والسابقون الاولون من المهاجرین والانصار والذین اتبعوهم

میاں جمیل احمد

1665

رسالہ

کلیدِ قرآن

نوشتہ

انیس احمد بی۔ اے (علیگ)
فیلو محمڈن کالج علی گڑھ

باہتمام
محمد مقتدیٰ خاں شروانی

مطبع انسٹیٹیوٹ علی گڑھ میں ۱۳۲۴ھ طبع ہوا

(رجسٹری شدہ)

59570

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

عام طور سے مسلمانوں کا خیال ہے کہ اُن کی ہستی کے لیے مذہب سب سے زیادہ مقدم ہے (اور حقیقت بھی یہی ہے) لیکن باوجود اس کے جسقدر توجہ ہم کو مذہب کی طرف کرنا چاہیے ہم نہیں کرتے۔ اس زمانہ میں ہم قوم کی دنیاوی ترقی پر ایک حد تک متوجہ ہیں۔ لیکن بخلاف دیگر اقوام کے ہم اپنی کوششوں میں ناکام ہو رہے ہیں اس رسالہ میں ظاہر کیا گیا ہے کہ ہم دنیاوی ترقی بھی بغیر مذہب کے نہیں کر سکتے۔ اور قرآن مجید کی حقیقی تعلیم سے محروم ہو جانے سے ہماری حالت ایسی خراب ہوئی ہے۔ قرآن مجید کی حقیقی تعلیم کا معیار بھی بتایا گیا ہے اور صحابہ کرام کے حالات سے قرآن مجید کی اصلی تعلیم پر روشنی ڈالی گئی ہے جس کو بھلا کر ہم موجودہ ذلت و ادبار میں گرفتار ہیں۔

Marfat.com

اسی سلسلہ میں دوسرے رسالے لکھ رہا ہوں جن سے ظاہر ہوگا کہ قرآن مجید میں روحانی ترقی کی تعلیم کے علاوہ انتہائی دنیاوی ترقی کے اصول بھی موجود ہیں۔ مجھے یقین کامل ہے کہ اگر اس زمانہ میں قرآن کی تعلیم صحیح طور سے پیش کی جائے تو دنیا کی بہترین قومیں اُس کے قبول کرنے پر بہت جلد آمادہ ہو جائینگی اور پھر مسلمانوں کی دنیاوی ترقی کا کام بھی جو اُن کے مذہب کے منشار کے عین مطابق ہے بہت آسان ہو جائیگا۔

افسوس ہے کہ ہم نے اس صراطِ مستقیم کو چھوڑ رکھا ہے جس کی بدولت کم سے کم وقت میں بہتر سے بہتر نتائج پیدا ہونے کی امید ہے۔ خدا ہمیں توفیق دے کہ اپنی کوششیں قرآن مجید کی اصلی تعلیم شائع کرنے میں صرف کریں جس سے دین اور دنیا دونوں کے ملنے کی امید ہے۔

انیس احمد

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ
۱	قرآن مجید کی صحیح تعلیم کا معیار	۳ — ۵
۲	قرآن مجید وحدیث شریف کے غیر صحیح مطالب کے بارہ میں علامہ عبدہ کی رائے	۶ — ۷
۳	قرآن مجید کی ممتاز خصوصیت	۷
۴	مسلمانوں کی موجودہ تباہی کا سب سے بڑا سبب	۷ — ۸
۵	امام رازی اور مذمت دنیا کی مخالفت	۸ — ۹
۶	مسلمانوں کی "روحانی ترقی" کی تکمیل کی علامت یہ ہے کہ وہ انتہائی "دنیوی ترقی" کرلیں	۹ — ۱۷
۷	قومی ذلت ومحتاجی ومسکنت خدا کے غضب و ناراضگی کی علامتیں ہیں	۱۷ — ۲۰
۸	مسلمان دنیاوی ترقی نہیں کرسکتے جبتک وہ مذہبی نہ بنیں	۲۱ — ۲۶
۹	ہماری ذلت وپستی کا اصلی سبب	۲۶ — ۲۸
۱۰	دین و دنیا ایک دوسرے کے مخالف نہیں	۲۸ — ۳۴
۱۱	صحابۂ کرام کی "دنیاوی ترقی" قرآن مجید کے احکام سے ماخوذ ہے	۳۵ — ۳۶
۱۲	قرآن مجید اور حکومت	۳۷ — ۳۸
۱۳	صحابۂ کرام اور حکومت	۳۸ — ۳۹
۱۴	قرآن مجید اور دولت	۳۹ — ۴۰
۱۵	صحابۂ کرام اور دولت	۴۰ — ۴۶

Marfat.com

نمبر صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۴۸-۴۷	قرآن مجید اور غلبہ	۱۶
۵۰-۴۸	صحابۂ کرام اور غلبہ	۱۷
۵۱-۵۰	قرآن مجید اور مساوات	۱۸
۶۳-۵۱	صحابۂ کرام اور مساوات	۱۹
۶۴-۶۳	قرآن مجید اور اخوت	۲۰
۶۸-۶۴	صحابۂ کرام اور اخوت	۲۱
۶۸	قرآن مجید اور حریت	۲۲
۷۶-۶۸	صحابۂ کرام اور حریت	۲۳
۷۷-۷۶	قرآن مجید اور احساس فرض	۲۴
۸۴-۷۷	صحابۂ کرام اور احساس فرض	۲۵
۸۵-۸۴	قرآن مجید اور عدل و انصاف	۲۶
۹۰-۸۵	صحابۂ کرام اور عدل و انصاف	۲۷
۹۰	قرآن مجید اور تجارت	۲۸
۹۴-۹۰	صحابۂ کرام اور تجارت	۲۹
۹۴	قرآن مجید اور حفاظت	۳۰
۹۸-۹۴	صحابۂ کرام اور حفاظت	۳۱
۹۹-۹۸	قرآن مجید اور ایثار و قربانی	۳۲
۱۱۵-۹۹	صحابۂ کرام اور ایثار و قربانی	۳۳
۱۱۶	قرآن مجید کی حقیقی تعلیم	۳۴

Marfat.com

سعادت الدارین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَتْلُوْنَہٗ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ اُولٰٓئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ

تعلیم قرآن مجید کا اثر صحابہ کرام پر

کانفرنس منعقدہ آگرہ میں خاکسار نے مفصل طریقہ سے بیان کیا تھا کہ موجودہ زمانہ میں ہمارے مذہبی معلّم کیسے ہونے چاہئیں، راولپنڈی کانفرنس میں خصوصیت سے اس بات پر زور دیا تھا کہ ہماری مذہبی کتاب قرآن مجید کی اصلی اور حقیقی تعلیم کس طریقہ سے شائع ہو اس مرتبہ یہ عرض کرنیکا ارادہ ہی کہ بالفرض اگر عمدہ مذہبی معلّم بھی ہوں اور یہ بھی کہا جائے کہ صحیح طریقہ سے قرآن مجید کی تعلیم کا انتظام ہو گیا ہی تو اس بات کا کیا معیار ہی کہ ہم مطمئن ہو جائیں کہ قرآن مجید کی تعلیم اپنے اصلی اور صحیح رنگ میں ہو رہی ہی۔ یہ معیار مقرر کرنا اور اس بارے میں اپنا کامل اطمینان

Marfat.com

کرنا سخت ضروری ہے۔ کیونکہ میرے خیال میں سب سے بڑی مصیبت جو مسلمانوں
نازل ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ بعض لوگوں نے مختلف حالات سے متاثر ہو کر مذہب
مسموم بنا دیا ہے اور اس زہر کے اثر سے مسلمان برابر ہلاک ہو رہے ہیں۔ چند
سال سے خاکسار ان مسائل پر غور کر رہا ہے، اور اپنے غور کے نتائج پیش کر ر
ہے اسکی وجہ صرف یہی نہیں کہ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے مجھے مسلمانوں کی
"روحانی ترقی" کے متعلق غور و فکر کرنا چاہیئے بلکہ اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ
مجھے کامل یقین ہے کہ مسلمانوں کی "دنیاوی ترقی" کا انحصار بھی اُن کے
مذہب پر ہے کیونکہ مسلمانوں کی قومیت کی بنیاد بخلاف دیگر اقوام کے اُن کے
مذہب پر ہے وطن پر نہیں ہے اور حقیقی قومی ترقی کے لئے جس ایثار و قربانی کی
ضرورت ہے، اُس کی سنگ بنیاد صرف دو ہی چیزیں ہو سکتی ہیں، اور تاریخ
عالم شاہد ہے کہ ہمیشہ قوموں کی ترقی میں انھی دونوں سے مدد ملی ہے یا تو "مذہب"
یا "حب وطن"۔ مذہبی جذبہ کے مقابلہ میں محض "حب وطن" کا جذبہ مسلمانوں میں
نسبتاً کمزور ہے۔ کیونکہ اُن کی قومیت کی بنیاد مذہب ہی پر ہے اور اس لئے
وہ حب وطن بھی مذہب ہی کے ذریعہ سے حاصل کر سکتے ہیں اور اسلئے مسلمان
صرف مذہب ہی سے متاثر ہو کر حقیقی قومی ترقی کی شاہراہ پر گامزن
ہو سکتے ہیں۔

ایک طرف تو چونکہ مسلمانوں کی قومیت کی بنیاد ہی مذہب پر ہے اور

Marfat.com

کسی ملک پر نہیں، اسلئے اُن میں صرف مذہب ہی ایثار و قربانی کے وہ جذبات
پیدا کرسکتا ہے جو تمام قومی قوتوں اور طاقتوں کا سرچشمہ ہیں اور جن کے بغیر
کوئی قوم مضبوط اور قوی نہیں بن سکتی۔ اور جو دوسری اقوام میں حب وطن
کے جذبہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ دوسری طرف خود ان کا مذہب بھی انتہائی
"رُوحانی" اور "مادی" ترقیوں کا ضامن اور کفیل ہے، اور مسلمانوں کی بہترین
حالت کو فی الدنیا حسنۃً وفی الاخرۃ حسنۃً سے تعبیر کرتا ہے۔ باوجود اسکے
مسلمان بھی موجود ہیں اور اُن کا مذہب بھی موجود ہے لیکن مسلمانوں کی دنیاوی
اور دینی حالتیں دونوں خراب ہیں۔ اپنے رسالہ تعلیم قرآن میں خاکسار مفصل
طور سے اس بارے میں بحث کرچکا ہے کہ ہمارا موجودہ "رُوحانی" اور "مادی"
زوال اسوجہ سے ہے کہ نہ صرف قرآن مجید کی تعلیم ہی صحیح طریقہ سے نہیں دیجاتی
بلکہ اُسکے غلط مفہوم شائع کردیے گئے ہیں جس سے وہ تعلیم مسموم ہوگئی ہے۔

اس بات کے جانچنے کا بہترین معیار کہ قرآن مجید کی تعلیم صحیح رنگ میں
ہو رہی ہے، یہ ہے کہ قرآن مجید کی تعلیم سے اُس قسم کے نتائج پیدا ہوں جن کا
خود قرآن دعوی کرتا ہے اور جو نتائج اُس زمانہ میں پیدا ہوچکے ہیں جبکہ قرآنِ مجید
کی تعلیم اپنے اصلی اور حقیقی رنگ میں شائع ہوئی تھی۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا
هُوَ شِفَاۗءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ یہ ناممکن ہے کہ اکسیر و تریاق کا صحیح استعمال
ہو اور اُس کے عمدہ اثرات نہ پیدا ہوں۔ اگر عمدہ نتائج پیدا نہیں ہوتے تو یا تو

Marfat.com

اکسیر و تریاق کا استعمال نہیں ہوتا یا غلط طریقہ سے استعمال ہوتا ہی۔

اسلام کا بہترین زمانہ جبکہ قرآن مجید کی تعلیم صحیح طریقہ سے شائع ہوئی صحابۂ کرام کا زمانہ ہی جنکو خود رسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے قرآن کی تعلیم دی اور اپنے فیض تربیت سے مستفیض فرمایا۔ خود رسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا ہی۔

(۱) خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ۔

بہترین زمانہ میرا زمانہ ہی پھر اُن لوگوں کا زمانہ جو اُس سے متصل ہونگے۔

(۲) عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ۔

میرے طریقے اور خلفائے راشدین کے طریقے کو اختیار کرو۔

(۳) اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ۔

میرے اصحاب ستاروں کی طرح (راہ نما) ہیں۔

پس جس قدر ہمارے حالات صَحَابۂ کِرَام کے حالات کے مشابہ ہونگے اُسی نسبت سے ہم قرآن کی اصلی تعلیم سے رنگے ہوئے ہونگے۔ تمام مذاہب کا بہترین زمانہ اُن کا ابتدائی زمانہ ہوتا ہی ایک فاضل یورپین نے اس واقعہ کو حسب ذیل الفاظ میں ادا کیا ہی:۔

تاریخ شاہد ہی کہ ہر مذہب کا بہترین زمانہ اُس کا ابتدائی زمانہ	History pointed out that the Palmy days of every religion were its early

Marfat.com

days and that the teachings of the messenger were never improved on by the later adherents of the faith where as the countrary must have been the case if the religion had been produced by evolution. Latter religious literature consists of commentaries, dissertations, argtuments. Inspiration is ever sought in later days in the sayings of the founder and in the teachings of his immediate disciples.

ہی اور پیغمبر کی تعلیم میں اُس کے ماننے والے اُس کے بعد کبھی اضافہ نہ کر سکے۔ اگر مذہب ارتقا سے پیدا ہوتا تو اُس کے بالکل برخلاف عمل ہوتا۔

پیغمبر کے زمانہ کے بعد کا مذہبی لٹریچر تشریحات بیانات، اور دلائل کا مجموعہ ہوتا ہی زمانہ مابعد میں پیغمبر اور اُس کے ابتدائی شاگردوں کی روایات اور تعلیم کو ہی ہمیشہ اصل ماخذ قرار دیا جاتا ہی۔

عام طور سے ہم میں بھی یہی مشہور ہی کہ اسلام کا بہترین زمانہ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کا زمانہ ہی، اور اُن کے طریقے پر چلنا حقیقی اور اصلی اسلام ہی لیکن نہایت افسوس کی بات ہی کہ اس قول کی تائید عمل سے نہیں ہوتی بلکہ ہمارے اکثر اعمال اس قول کے صریح مخالف ہیں یہ مسلمانوں کی انتہائی بدقسمتی ہی کہ باوجود اس علم کے کہ قرآن کو سب سے زیادہ صحیح صحابۂ کرام نے سمجھا تھا اور اُس پر سب سے زیادہ عمل انہی نے کیا، وہ اُن کے طریقوں کو فراموش کر چکے ہیں اور انہوں نے خود

Marfat.com

اپنے ذاتی خیالات کی بنا پر ایک نیا مذہب قائم کر لیا ہے، اور قرآن و حدیث کے غلط مطالب لیکر دینی و دنیاوی ہلاکت میں گرفتار ہیں امام عبدہ فرماتے ہیں:

فَاسْتَتَرَ الْحَقُّ تَحْتَ ظَلَامِ الْبَاطِلِ وَرَسَخَ فِي نُفُوسِ النَّاسِ مِنَ الْعَقَائِدِ مَا يُضَادُّ بِأُصُولِ دِينِهِمْ وَيُبَايِنُهَا عَلَى خَطٍّ مُسْتَقِيمٍ، وَاسْلَبَتْ مِنَ الْمُسْلِمِ أَمَلًا كَانَ يَخْتَرِقُ بِهِ أَطْبَاقَ السَّمٰوٰتِ وَاَخْلَدَتْ بِهِ اِلَى يَأْسٍ يُجَاوِرُ بِهِ الْعَجْمَاوَاتِ، وَجُلُّ مَا تَرَاهُ الْآنَ مِمَّا تُسَمِّيهِ اِسْلَامًا فَهُوَ لَيْسَ بِاِسْلَامٍ وَاِنَّمَا حُفِظَ مِنَ الْاِسْلَامِ صُورَةُ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَمِنَ الْاَقْوَالِ قَلِيلًا مِنْهَا حُرِّفَتْ مَعَانِيهَا وَوَصَلَ النَّاسُ بِمَا عَرَضَ عَلَى دِينِهِمْ مِنَ الْبِدَعِ وَالْخُرَافَاتِ اِلَى الْجُمُودِ الَّذِي ذَكَرْتُهُ وَعَدُّوهُ دِينًا فَكُلُّ مَا يُعَابُ الْآنَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ

اس طرح پر حق باطل کی تاریکی میں چھپ گیا اور انسانی نفوس میں وہ عقائد راسخ ہو گئے جو دینی اصول کے بالکل اور خط مستقیم متضاد تھے مُسلمانوں کی آسمان سے باتیں کرنیوالی اُمیدیں غارت ہو گئیں اور اُن کو مایوس کرکے بہائم کے درجہ تک پہنچا دیا گیا۔ اسوقت جس شے کا نام اسلام رکھا جاتا ہے وہ اس سے زیادہ نہیں کہ اسلامی اعمال نماز، روزہ، حج، کی ظاہری صورتوں کا مجموعہ ہے، اور چند اقوال ہیں جنکے معانی میں تغیر کر لیا گیا ہے اور جنکا نتیجہ وہ بدعتیں اور خرافات ہیں جنھوں نے مسلمانوں میں اُس جمود کی نوبت پہنچا دی جسکو میں نے بیان کیا ہے اور انھوں نے اُنکو اسلام سمجھا ہے مسلمانوں پر اس وقت اسلام کے نام سے جو عیب لگایا جاتا ہے اسکو

Marfat.com

لَیْسَ مِنَ الْاِسْلَامِ وَاِنَّمَا ھُوَ اسلام سے کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ ایک دوسری
شَیْءٌ اٰخَرُ سَمَّوْہُ اِسْلَامًا چیز ہی جسکا نام اُنھوں نے اسلام رکھا ہی۔

میں پیشتر عرض کرچکا ہوں کہ قرآن کی صحیح تعلیم کا اصلی معیار یہ ہی کہ اُس سے اُس قسم کے نتائج پیدا ہوں جو اسلام کے بہترین زمانہ میں یعنی صحابہ کرام کے زمانہ میں اُس سے پیدا ہو چکے ہیں چونکہ اُن نتائج کو بھلا دیا گیا ہی اسلئے ضروری ہی کہ وہ نتائج پیش کئے جائیں۔

قرآن کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہی کہ وہ بنی نوع انسان کے لئے ایسا مکمل قانون پیش کرتا ہی جس سے انسان انتہائی "روحانی" اور "دنیاوی" ترقی ساتھ ساتھ کرسکے چنانچہ اسی قرآن کی تعلیم نے بہت جلد عربوں میں ایسے کامل ترین اخلاق پیدا کردیے کہ ایک طرف تو چند سال کے عرصہ میں دنیا کی سب سے بڑی سلطنتوں نے اُن کے سامنے سر اطاعت خم کردیا اور دوسری طرف وہ سب سے زیادہ خدا پرست اور روحانی بنگئے۔

لیکن عرصہ سے مسلمانوں نے قرآن مجید کی اس خصوصیت کو فراموش کرنا شروع کردیا ہی، اور یہ خیال کرنے لگے ہیں کہ "روحانی ترقی" اور "دنیاوی ترقی" دونوں متضاد ہیں حقیقت میں یہ خیال تعلیم قرآن کے بالکل مخالف ہے اور مسلمانوں کی موجودہ تباہی کا سب سے بڑا سبب۔ اس خیال کی وجہ سے مسلمانوں کے دو طبقے ہوگئے، ایک تو "بزعم خود" "روحانی" اور دوسرا "دنیاوی" روحانی

Marfat.com

طبقہ نے اپنا مقصد یہ سمجھا ہے کہ ہمیں صرف روحانی ترقی کرنا چاہیے اور "دنیاوی ترقی" سے ہمیں کچھ سروکار نہیں بلکہ "دنیاوی ترقی" کرنا "دینی ترقی" کے مخالف ہے اصلی مسلمان کبھی "دنیاوی ترقی" نہیں کر سکتے۔ مسلمانوں کا اصلی مقصد اور بہترین کام علاوہ فرض نماز و روزہ کے صرف نوافل پڑھنا اور وظیفوں کا ورد رکھنا گوشہ نشینی کرنا، اور دنیا و مافیہا سے بیخبر رہنا ہے دنیا مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ کافروں کے لئے ہے۔ مسلمانوں کو فقط جنت ملیگی دنیا نہیں ملسکتی۔ دنیا میں قلت، محتاجی، اور فقیری مسلمانوں کا طغرائے امتیاز ہے۔ دنیاوی عزت، حکومت، ثروت، تونگری فقط کفار کے لئے ہے۔ تمام دنیا مُردار ہے، اور اُس کے حاصل کرنیوالے کتے ہیں۔ دنیا ایک مومن کے لئے صرف قید خانہ ہے اور فقط کفار کیلئے جنت ہے۔

اہل دنیا کافران مطلق اند | روز و شب در زق زق و در بق بق اند

بعض آیتوں اور حدیثوں کا غلط مطلب سمجھنے سے بھی ایک حد تک یہ مرض پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۴۳ مطبوعہ مصر میں دنیا کی مذمت کرنے کی مخالفت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

وَاعْلَمْ اَنَّ نَفْسَ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ لَا يُمْكِنُ ذَمُّهَا لِاَنَّ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الْعَاجِلَةَ لَا يَصِحُّ اكْتِسَابُ السَّعَادَاتِ الْاُخْرَوِيَّةِ اِلَّا فِيْهَا فَلِهٰذَا حَصَلَ

مطلقاً حیات دنیا کی مذمت ہرگز نہیں کیجا سکتی کیونکہ "اخروی سعادات" صرف اسی دنیاوی حیات میں رہکر حاصل کیجا سکتی ہیں، اسلئے اس آیت کی تفسیر دو طرح سے

Marfat.com

فی تفسیر هٰذہ الآیۃ قولان
الأول ان المراد منہ حیاۃ
الکافر قال ابن عباس یرید حیوۃ
اھل الشرک والنفاق
والسبب فی وصف حیاۃ
ھٰؤلاء بھٰذہ الصفۃ ان حیوۃ
المؤمن ھی اعمال صالحۃ
فلا تکون لھواً ولعباً

کیگئی ہی۔ ایک یہ کہ جس حیات دنیا کو بُرا
کہا گیا ہی وہ کفار کی حیات ہی۔ حضرت
ابن عباس فرماتے ہیں کہ اس سے مشرکین
ومنافقین کی حیات مُراد ہی۔
اور مشرکین ومنافقین کی حیات دنیا کو
اسلئے بُرا بتایا گیا ہی کہ مومن کی حیات
دنیا میں اعمال صالحہ ہوتے ہیں، اسلئے وہ
کبھی لہو ولعب نہیں قرار دیجا سکتی۔

کس قدر تعجب کی بات ہی کہ جو طبقہ اپنے آپ کو مسلمانوں کی روحانی ترقی کا ذمہ دار سمجھتا ہی اُس کا یہ خیال ہے کہ "دنیاوی ترقی" اور روحانی ترقی متضاد ہیں، "روحانی ترقی" کے لئے "دنیاوی ترقی" سم قاتل ہی۔ حالانکہ قرآن مجید کا دعوٰی ہی کہ مسلمانوں کی "روحانی ترقی" کی تکمیل کی علامت یہ ہی کہ وہ انتہائی "دنیاوی ترقی" کرسکیں، اور پورے غالب ہوجائیں اور دنیاوی ذلت ومسکنت، روحانی تنزل اور خدا کے غضب وعذاب کی علامت ہی، چنانچہ ارشاد ہوتا ہی۔

وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم
وعملوا الصٰلحٰت لیستخلفنھم فی
الارض کما استخلف الذین من

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک
عمل بھی کرتے ہیں اُن سے خدا کا وعدہ ہی
کہ اُن کو ملک کی خلافت (سلطنت) ضرو

Marfat.com

قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا	عطا کریگا جیسے اُن لوگوں کو خلافت عطا کی تھی جو ان سے پہلے ہو گذرے ہیں اور جس دین کو اُس نے اُنکے لئے پسند کیا ہے اُسکو اُنکے لئے جمع کریگا اور خوف و خطر جو اُنکو لاحق ہے اسکے بعد ان کو اسکے بدلے میں امن دیگا ۔
إِنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ، إِنَّ فِي هَٰذَا لَبَلَاغًا لِقَوْمٍ عَابِدِينَ.	زمین (کی سلطنت) کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے اس میں بیشک عابدین کو (بشارت) کا پہنچا دینا ہے ۔
الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ	یہ لوگ اگر ہم زمین میں ان کے پاؤں جما دیں تو نماز پڑھیں گے، اور زکوٰۃ دینگے اور لوگوں کو اچھے کاموں کیلئے کہیں گے اور بُرے کاموں سے منع کرینگے ۔
وَأَوْرَثَكُمْ أَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَأَرْضًا لَمْ تَطَئُوهَا	اور ان کی زمین، اور اُن کے گھروں اور اُن کے مالوں کا اور نیز اُس زمین (خیبر) کا جس میں تم نے قدم تک نہیں رکھا تھا، تم ہی کو مالک بنا دیا ۔
وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا	اور جن (مسلمانوں) پر (کافروں کی

Marfat.com

مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّ ئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ	طرف سے ظلم ہوئے اور ظلم ہوئ پیچھے اُن کو خدا کیلئے وطن چھوڑنے پڑے ہم اُن کو ضرور ضرور دُنیا میں اچھے ٹھکانے سے بٹھائیں گے اجر آخرت (جو اُنکو ملنے والا ہے) وہ کہیں بڑھکر ہے
قُلْ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ	اے پیغمبر! کفار سے کہدو کہ (مسلمانوں کے مقابلہ میں) تم مغلوب ہوگے اور (قیامت میں) جہنم کی طرف ہانکے جاؤگے۔
فَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ	نہ ہمت ہارو اور نہ آزردہ خاطر ہو اگر تم سچے مسلمان ہو تو (آخر کار) تمہارا ہی بول بالا ہے۔
وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ	اور عزت اللہ اور اُسکے رسول اور مومنین ہی کے لئے ہے۔
فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْا اِلَى السَّلْمِ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ	(مسلمانو) تم نہ بودے بنو اور نہ دشمنوں کو (عاجز ہوکر) صلح کیطرف بلاؤ اور آخر کار تم ہی غالب ہوگے، اور اللہ تمہارے ساتھ ہے۔
اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ	یہ خدائی گروہ ہے، خدائی گروہ ہی (آخر کار) غالب رہیگا۔

Marfat.com

اور جو اللہ اور اُس کے رسول اور مسلمانوں	وَمَنْ يَتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
کا دوست ہو کر رہیگا، تو (وہ اللہ والا ہے	وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ
اور) اللہ والوں کا بول ہی بالا ہی ۔	اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ
خدا لکھ چکا ہی کہ ہم اور ہمارے پیغمبر ضرور	كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ
غالب ہو کر رہینگے، بیشک اللہ زور آور اور زبردست ہے	رُسُلِيْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ
اور ایمان والوں کو مدد دینا ہم پر لازم ہی ۔	وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ
ہمارا لشکر (اسلام) ہی ضرور غالب ہو کر	وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ
رہے گا ۔	الْغٰلِبُوْنَ
اور جو اللہ کی مدد کرے گا، اللہ بھی	وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ
ضرور اُس کی مدد کرے گا ۔	يَّنْصُرُهٗ
بدر میں خدا نے تمہاری مدد کی ہے	وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ
حالانکہ (اُس وقت دشمن کے مقابلہ میں)	وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ
تمہاری کچھ بھی حقیقت نہ تھی ۔	
مسلمانو! اگر تم خدا (کے دین) کی مدد	يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ
کروگے تو وہ تمہاری مدد کریگا اور دشمنوں کے	تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ
مقابلہ میں تمہارے قدم جمائے رکھے گا ۔	وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ
ہم دُنیا کی زندگی میں بھی اپنے پیغمبروں	اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ

Marfat.com

اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ	اور ایمان والوں کی مدد کرتے ہیں اور
یَقُوْمُ الْاَشْهَادُ	اُس دن بھی (مدد کرینگے) جبکہ گواہ کھڑے ہونگے
وَاذْکُرُوْا اِذْ اَنْتُمْ قَلِیْلٌ	اور وہ وقت یاد کرو جب تم تھوڑے
مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِی الْاَرْضِ	سے تھے اور کمزور سمجھے جاتے تھے اور اس بات
تَخَافُوْنَ اَنْ یَّتَخَطَّفَکُمُ النَّاسُ	سے ڈرتے تھے کہ لوگ تمکو پکڑ کر اڑا نہ لیجائیں
فَاٰوٰىکُمْ وَاَیَّدَکُمْ بِنَصْرِهٖ وَ	پھر خدا نے تمکو جگہ دی اور اپنی مدد سے تمہاری
رَزَقَکُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ لَعَلَّکُمْ	تائید کی اور اچھی اچھی چیزیں تمھیں کھانیکو دیں
تَشْکُرُوْنَ	(یہ سب احسانات ہیں) اسلئے کہ تم شکر کرو۔
یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوْا	مسلمانو! اللہ نے جو تمپر احسان کئے
نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ	ہیں ان کو یاد کرو کہ جب کچھ لوگوں نے تم پر
اَنْ یَّبْسُطُوْا اِلَیْکُمْ اَیْدِیَهُمْ	دست درازی کرنیکا قصد کیا تو خدا نے انکے
فَکَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْکُمْ	ہاتھوں کو تم سے روک دیا ۔
اِنْ یَّنْصُرْکُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ	اگر خدا تمہاری مدد کریگا تو پھر کوئی
لَکُمْ	تم پر غالب نہ آسکے گا ۔
سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ	ہم عنقریب تمہاری ہیبت کافروں
کَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَکُوْا	کے دلوں میں بٹھا کر رہیں گے کیونکہ انھوں
بِاللّٰهِ	نے شرک کیا ہے

Marfat.com

فَاِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ مِّائَۃٌ صَابِرَۃٌ	تو اگر تم میں سے ثابت قدم رہنے
یَّغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ وَاِنْ یَّکُنْ	والے سو ہونگے تو وہ دو سو پر غالب رہینگے
مِّنْکُمْ اَلْفٌ یَّغْلِبُوْا اَلْفَیْنِ	اور اگر تم میں سے (ایسے) ایکہزار ہونگے
بِاِذْنِ اللّٰہِ وَ اللّٰہُ مَعَ	تو خدا کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہینگے اور اللہ
الصّٰبِرِیْنَ	اُن لوگوں کا ساتھی ہے جو صبر کرتے ہیں ۔
رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا	اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا
حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ	میں خیر و برکت دے اور آخرت میں
حَسَنَۃً	بھی خیر و برکت دے ۔
لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا	جن لوگوں نے بھلائی کی اُنکے لئے
حَسَنَۃٌ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَۃِ خَیْرٌ	اس دنیا میں (بھی) بھلائی ہے اور اُنکا آخرت
وَّلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِیْنَ	ٹھکانا تو (اس سے) کہیں بہتر ہے
فَاٰتٰھُمُ اللّٰہُ ثَوَابَ الدُّنْیَا	تو اللہ نے اُن کو دنیا میں بدلہ دیدیا
وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَۃِ وَاللّٰہُ	اور آخرت میں بھی اچھا بدلہ دیا، اور اللہ خلوص
یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ	دل سے کام کرنیوالوں کو دوست رکھتا ہے
ھُوَالَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ	وہ خدا ہی تو ہے جس نے اپنے رسول
بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ	کو ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا تاکہ اُسکو
عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ	تمام دینوں پر غالب رکھے ۔

Marfat.com

فَقَدْ اٰتَیْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ	سو خاندان ابراہیم کے لوگوں کو
الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَاٰتَیْنٰ	ہم نے کتاب اور علم دیا اور اُن کو بڑی
هُمْ مُّلْکًا عَظِیْمًا	بھاری سلطنت بھی دی -
وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ	اور ایک واقعہ یہ بھی یاد دلاؤ کہ جب
یٰقَوْمِ اذْکُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ	موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ بھائیو اللہ نے
عَلَیْکُمْ اِذْ جَعَلَ فِیْکُمْ اَنْبِیَآءَ	جو تم پر احسانات کئے ہیں اُن کو یاد کرو کہ اُس نے
وَجَعَلَکُمْ مُّلُوْکًا وَّاٰتٰکُمْ	تم میں بہتیرے پیغمبر بنائے اور تمکو بادشاہ بھی
مَّا لَمْ یُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ	بنایا اور تمکو وہ نعمتیں دیں جو دنیا جہان
الْعٰلَمِیْنَ	کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دیں -
فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ بَنِیْۤ	چنانچہ بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ تو
اِسْرَآءِیْلَ وَکَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ	ایمان لایا اور ایک گروہ کافر رہا تو جو لوگ
فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰی	ایمان لائے ہمنے اُنکے دشمنوں کے مقابلے
عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِیْنَ	میں اُنکی تائید کی اور آخرکار وہی غالب رہے
وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰی مُوْسٰی وَ	اور ہمنے موسیٰ اور ہارون پر بھی احسانات کئے
هٰرُوْنَ وَنَجَّیْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا	اور آخرکار دونوں (بھائیوں) کو اور اُنکی قوم کو
مِنَ الْکَرْبِ الْعَظِیْمِ	بڑی مصیبت (یعنی فرعون کی غلامی) سے نجات دی
وَنَصَرْنٰهُمْ فَکَانُوْا هُمُ	اور (فرعون کے مقابلے میں) اُن کی مدد کی

Marfat.com

الْغَالِبُوْنَ
تو آخر کار یہی لوگ غالب رہے۔

اَلَمْ یَرَوْا کَمْ اَهْلَکْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّکَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَکِّنْ لَّکُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَیْهِمْ مِّدْرَارًا وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَکْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِیْنَ

کیا ان لوگوں نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی اُمتوں کو ہلاک کر مارا، جنکے ہمنے ملک میں ایسی مضبوط جڑ باندہ دی تھی کہ اے منکرو ابھی تک تمہاری بھی ایسی جڑ نہیں باندھی اور (ہمنے پانی کی اس قدر افراط کی کہ اوپر سے تو) ان پر موسلا دھار مینہ برسایا اور نیچے سے نہریں رواں کردیں پھر ہمنے اُن کے گناہوں کی سزا میں اُن کو ہلاک کردیا اور اُنکے ہلاک ہوئے پیچھے اور اُمتیں نکال کھڑی کیں۔

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤی اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَرَکٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰکِنْ کَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ۔

اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لاتے اور پرہیزگاری کا طریقہ اختیار کرتے تو ہم آسمان وزمین کی برکتوں کے دروازے اُن پر کھول دیتے مگر اُن لوگوں نے (ہمارے پیغمبروں کو) جھٹلایا، تو اُنکے اُن کرتوتوں کی سزا میں جو وہ کرتے تھے ہمنے اُن کو عذاب میں دھر پکڑا۔

Marfat.com

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِی الْاَرْضِ وَ	اور اے بنی آدم! ہم نے تمکو زمین میں رہنے
جَعَلْنَا لَكُمْ فِیْهَا	اور اس میں تصرف کرنے کیلئے، جگہ دی اور اسی
مَعَایِشَ - قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ	میں تمہارے لئے زندگی کے سامان مہیا کئے
	سو تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو ۔
وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ	✗ اور مال سے اور بیٹوں سے ہمنے تمہاری مدد کی ۔
یُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ	اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا
وَیَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ	اور تمہارے لئے باغ اگائے گا اور تمہارے
یَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا	لئے نہریں جاری کریگا ۔

ان آیتوں میں ارشاد ہوا ہے کہ خدا مومنین کا ناصر و یاور ہے اور مومن ہونے کی ایک علامت یہ ہے کہ انتہائی "دنیاوی ترقی" اور غلبہ ان کو حاصل ہو اب وہ آیتیں درج ہوتی ہیں جن میں یہ ارشاد ہے کہ قومی ذلت و محتاجی و مسکنت خدا کے غضب و ناراضی کی علامت ہے ۔

وَضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ	اور ان پر محتاجی اور ذلت لیس دیگئی اور
وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ذٰلِكَ	خدا کے غضب میں آگئے، یہ اسلئے کہ وہ اللہ
بِاَنَّهُمْ كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	کی آیتوں سے انکار کرتے تھے اور پیغمبروں
وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ الْحَقِّ	کو ناحق قتل کیا کرتے تھے ۔
اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ	تو کیا کتاب الٰہی کی بعض باتوں کو مانتے ہو

Marfat.com

وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ	اور بعض کو نہیں مانتے، تو جو لوگ تم میں سے ایسا
مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ	کریں اسکے سوا اُن کا اور کیا بدلہ ہو سکتا ہے کہ دنیا
فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ	کی زندگی میں انکی ذلت و رسوائی ہو اور آخر کار قیامت
يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ۝	کے دن بڑی سخت عذاب کیطرف لوٹا دیے جائیں
لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ	ان کے لئے دنیا میں بھی رسوائی ہے اور انکے
فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝	لئے آخرت میں بھی بڑا عذاب ہے۔
ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا	جہاں دیکھو ذلت اُن کے سر پر سوار ہے
ثُقِفُوْٓا وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ	اور خدا کے غضب میں گرفتار ہیں اور محتاجی ہے
اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ	کہ الگ اُن کے پیچھے پڑی ہے یہ اسکی سزا ہے
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ	کہ وہ اللہ کی آیتوں سے انکار رکھتے تھے
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَ	اور اس کے علاوہ پیغمبروں کو بھی ناحق قتل
نْبِيَآءَ بِغَيْرِ الْحَقِّ	کیا کرتے تھے۔
اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا	جو لوگ بچھڑے کو پرستش کے لئے، لے
الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ	بیٹھے۔ عنقریب اُن پر اُن کے پروردگار کا
مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِى	غضب نازل ہوگا، اور دنیا کی زندگی میں
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَكَذٰلِكَ	ذلت (اسکے علاوہ)، اور جھوٹ بہتان باندھنے
نَجْزِى الْمُفْتَرِيْنَ	والوں کو ہم اسی طرح سزا دیتے ہیں۔

Marfat.com

إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّا آمَنُوا	مگر یونس کی قوم کے لوگ (جب
كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ	ایمان لے آئے تو ہمنے دنیا کی (اس) زندگی
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ	میں اُن سے رسوائی کے عذاب کو دفع کردیا اور
إِلٰى حِيْنٍ	اُنکو ایک خاص وقت تک رسایا بسایا:-
لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ	ان لوگوں کیلئے دنیا کی زندگی میں بھی
الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ	عذاب ہے اور آخرت کا عذاب (جو انھیں ہوگا وہ)
أَشَقُّ	تو اور زیادہ سخت ہے ۔
وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً	اور خدا ایک گاؤں کی مثال بیان فرماتا ہے
كَانَتْ آمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً	کہ وہاں کے لوگ (ہر طرح پر) امن اور اطمینان کیساتھ
يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا	تھے، ہر طرف سے بافراغت اُنکا رزق اُنکے پاس
مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ	چلا آتا تھا، پھر اُنھوں نے خدا کی نعمتوں کی ناشکری
بِأَنْعُمِ اللّٰهِ فَأَذَاقَهَا اللّٰهُ	کی تو اُن کے کرتوتوں کے بدلے میں اللہ نے
لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ	اُنکو مزہ بھی چکھا دیا کہ بھوک اور خوف کو (انکا)
بِمَا كَانُوا يَصْنَعُوْنَ	اوڑھنا (اور بچھونا) بنادیا -
لَهُ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ	ایسے کی سزا دنیا میں بھی رسوائی ہے اور
وَنُذِيقُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	قیامت کے دن بھی ہم اُس کو دوزخ کا مزا
عَذَابَ الْحَرِيقِ	چکھائیں گے ۔

Marfat.com

لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ جَنَّتَانِ عَنْ يَمِينٍ وَشِمَالٍ كُلُوا مِنْ رِزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ، فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ	سبا کے (لوگوں) کیلیے اُنکے (اپنے ہی) گھروں میں (قدرت خدا کی) البتہ ایک بڑی نشانی موجود تھی (سرزمین کیا تھی کہ بیچ میں سے گذر جانیوالے کیلیے) داہنے ہاتھ اور بائیں ہاتھ دو باغ تھے، (ہمنے اُن لوگوں کو حکم دیا کہ) اپنے پروردگار کی دی ہوئی روزی کھاؤ اور اُس کا شکر کرو (دنیا میں رہنے کو ایسا) عمدہ شہر اور (آخرت میں گناہ بخشنے والا پروردگار۔ اس پر بھی انھوں نے (ہمارے حلم کی) کچھ پروانہ کی، تو ہمنے (بھی بندھ توڑکر) اُن پر بڑے زور کا سیلاب بھیجدیا۔
كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ فَأَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ	جو لوگ ان سے پہلے ہو گذرے ہیں انھوں نے بھی (پیغمبروں کو) جھٹلایا تو انکو عذاب الٰہی نے ایسی طرف سے آلیا کہ اُنھیں اسکی کچھ خبر بھی نہ تھی تو اُن کو (اسی) دنیا کی زندگی میں اللہ نے (ذلت اور) رسوائی کا مزہ چکھا دیا اور آخرت کا عذاب تو (اس سے) کہیں بڑھکر ہے۔

ان آیتوں کا خلاصہ یہی ہے کہ اصلی مومن ہونے کی علامت یہ بھی ہے کہ

Marfat.com

وہ پورے غالب ہوں، صاحب طاقت ہوں، صاحب ثروت ہوں، اور خدا اُن کا ناصر و مددگار ہو، اور جس قوم کا ناصر و مددگار خدا ہو وہ ہمیشہ غالب رہیگی کبھی ذلیل نہ ہوگی باوجود اس کے مسلمانوں کے روحانی طبقہ کی تو یہ حالت ہے کہ وہ مسلمانوں کی "روحانی ترقی" اس میں سمجھتے ہیں کہ وہ "دنیاوی ترقی" نہ کرسکیں۔

منحصر مرنے پہ ہو جس کی امید
ناامیدی اُسکی دیکھا چاہیئے

رہا مسلمانوں کا "دنیاوی طبقہ" اُس نے بدقسمتی سے یہ سمجھ رکھا ہے کہ مسلمانوں کی "روحانی ترقی" سے ہمیں کوئی واسطہ نہیں، ہمکو مسلمانوں کی "دنیاوی ترقی" کی فکر چاہیئے۔ لیکن جس طرح مسلمانوں کی "روحانی ترقی" کی تکمیل اُس وقت تک نہیں ہوسکتی جبتک وہ "دنیاوی ترقی" نہ کریں اسی طرح مسلمان "دنیاوی ترقی" بھی نہیں کرسکتے جبتک وہ مذہبی نہ بنیں۔ دنیا میں کوئی قوم مضبوط اور قوی نہیں ہوسکتی جبتک کہ اُس کے افراد میں ایثار اور قربانی نہ ہو۔ اور وہ اپنے ذاتی مقاصد کو قومی اور ملکی کاموں کیلئے قربان کرنیکے لئے تیار نہ ہوں۔ قوموں کو مضبوط اور زبردست بنانے میں سب سے زیادہ اہم حصہ اُن کے افراد کی قربانی اور ایثار کا ہوتا ہے جس کے بغیر علم اور دولت وغیرہ بھی زیادہ مفید نہیں ہوتے۔ کام کرنیوالوں میں یہ قربانی اور ایثار کے جذبات یا تو حُبِّ وطن یا مذہب کے جذبہ سے پیدا ہوسکتے ہیں چونکہ مسلمانوں کی قومیت کی بنیاد مذہب پر ہے کسی ملک پر نہیں اس لئے اُن میں

Marfat.com

حُبِّ وطن کا جذبہ اس قدر قوی نہیں کہ قومی ترقی کیلئے آمادہ کر سکے۔ انکو اگر کوئی جذبہ پورے ایثار اور قربانی کے لئے آمادہ کر سکتا ہی تو وہ فقط مذہب کا جذبہ ہو سکتا ہی چنانچہ واقعات شاہد ہیں کہ مسلمان مذہب کے لئے ہر قسم کی تکالیف برداشت کرنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں اور دوسری چیزوں کیلئے وہ ایثار اور قربانی کیلئے پوری طرح تیار نہیں ہوتے، خود ہندوستان کے حالات پر غور فرمایئے حُبِّ وطن کے جذبے نے ہندوؤں میں کس قدر ایثار اور قربانی پیدا کر دی ہی، جن پر اُن کی قوتوں اور ترقیوں کا دارمدار ہی لیکن مسلمانوں میں ایثار اور قربانی کی مثالیں نایاب ہیں اسکی وجہ یہی ہی کہ اُن سے ایسے کاموں کیلئے ایثار کی خواہش کیجاتی ہی جن میں اُنکے خیال کے مطابق مذہب کو دخل نہیں۔ اس لئے وہ اپنے ذاتی منافع میں سارا وقت اور توجہ صرف کر دیتے ہیں کچھ تھوڑی بہت توجہ ان کاموں میں بھی بعض خاص وجوہ سے کرتے ہیں، جسکا نتیجہ یہ ہی کہ آج ہم اس قدر پست حالت میں ہیں ہماری پستی ایک مثال سے واضح ہوگی کہ باوجود سات کروڑ ہونے کے چالیس سالہ کوشش میں (جس میں گورنمنٹ کی مدد بھی ہمارے ساتھ رہی ہی) ہم صرف دو قومی کالج قائم کر سکے ہیں بخلاف اسکے صرف دو کروڑ ہندو بنگالی علاوہ گورنمنٹ کالجوں پر قابض ہونے کے اپنے اکیس قومی کالج قائم کر چکے ہیں۔

اگر ہم اس احساس کے ساتھ اپنے قومی کالج قائم کرنا شروع کرتے کہ ان کالجوں کے قیام سے مسلمانوں کی "دنیاوی ترقی" ہوگی، اور قرآن میں اسکی تاکید ہی کہ

59570

Marfat.com

مسلمان "دنیاوی ترقی" کریں، تو ہمارا یہ کام بالکل مذہبی رنگ میں رنگ جاتا، اور ان کاموں کیلئے مسلمان پوری قربانی پر آمادہ ہوسکتے اگر مسلمان اس معاملہ میں پوری قربانی اور ایثار سے کام لینا شروع کریں تو مجھے یقین ہو کہ وہ دس سال کے اندر کم از کم بیس کالج ہندوستان میں قائم کر سکتے ہیں۔

مسلمانوں میں کام کرنے کی قوتیں موجود ہیں، لیکن اُن قوتوں سے صحیح طریقہ پر کام نہیں لیا جاتا اسلیے وہ قوتیں بیکار پڑی ہیں۔ صرف ہلال احمر کے لئے غریب مسلمانوں نے تقریباً ایک کروڑ روپیہ دیدیا کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ یہ مذہبی کام ہے بمبئی کے علاقہ میں ایک قصبہ میں تنہا ایک مسلمان نے ایک کروڑ روپیہ کا وقف کیا ہو۔ اور مسلمانوں کے کاموں میں لاکھوں روپیہ دینے والے تو سیکڑوں مسلمان موجود ہیں لیکن اُن سے واقف ہونیکے لئے اور اُن سے راہ و رسم پیدا کرنے کیلئے کسے فرصت ہو؟ کون اپنے ذاتی کام چھوڑ کر اُن کو مفید کاموں کی طرف مائل کرے؟

کسے کہ محرمِ بادِ صباست می داند
کہ باوجودِ خزاں بوئے یاسمن باقیست

چونکہ ہمارے دنیاوی طبقہ نے اپنا عمل اس رنگ میں رکھا کہ ہم سے اور مذہب سے کوئی واسطہ نہیں اسلئے نہ تو خود وہ پورا ایثار کر سکے اور نہ عام مسلمان اُن کے کاموں میں پوری قوت کیساتھ شریک ہوسکے (مستثنیات ہر قاعدہ میں ہوسکتے ہیں) اور نتیجہ یہ ہو کہ ہماری تمام تحریکیں بیجان اور کمزور حالت میں ہیں اور ہماری

Marfat.com

تعلیم یافتہ جماعت میں گوکھلے، گاندھی، پرنجپی، ہنسراج وغیرہ کی نظیریں مفقود ہیں جنہوں نے اپنے ذاتی منافع کو بالکل نظرانداز کرکے اپنی قوم کو صحیح اصول پر قوی اور زبردست بنانے کیلئے اپنی تمام طاقتیں اور قوتیں صرف کردیں۔ اس واقعہ کو ہمارے نامور قومی مورخ و شاعر نے حسب ذیل طریقہ سے بیان کیا ہے:-

تم کسی قوم کی تاریخ اٹھا کر دیکھو — دو ہی باتیں ہیں کہ جن پر ہے ترقی کا مدار
یا کوئی جذبۂ دینی تھا کہ جس نے دم میں — کردیا ذرۂ افسردہ کو ہمرنگِ شرار
ہے یہ وہ قوتِ پُرزور کہ جس کی ٹکر — سنگِ خارا کو بنادیتی ہے اک مشتِ غبار
اسکی زد کھاکے لرز جاتی ہے بنیادِ زمیں — اس سے ٹکراکے بکھر جاتے ہیں اوراقِ دیار
یہ اسی کا تھا کرشمہ کہ عرب کے بچے — کھیلنے جاتے تھے ایوان گہِ کسریٰ میں شکار
وہ الٹ دیتے تھے دنیا کا مرقع دم میں — جن کے ہاتھوں میں رہا کرتی تھی اونٹوں کی مہار
اسکی برکت تھی کہ صحرائے حجازی کی سموم — بن گئی دہر میں جاکر چمن آرائے بہار
یہ اسی کا تھا کرشمہ کہ عرب کے رہزن — فاش کرنے لگے جبریل امیں کے اسرار
یا کوئی جاذبۂ ملک و وطن تھا جس نے — کردیئے دم میں قوائے عملی سب بیدار
ہے اسی مے سے یہ سرمستیٔ احرارِ وطن — ہے اسی نشہ سے یہ گرمیٔ ہنگامۂ کار

غرض یہ کہ اس زمانہ میں ہمارے دو طبقے ہیں ایک "روحانی طبقہ" جنکی رائے تو یہ ہے کہ مسلمان "دنیاوی ترقی" نہیں کرسکتے اور ہمیں "دنیاوی ترقی" سے کوئی واسطہ نہیں اور ظاہر ہے کہ یہ رائے قرآن مجید کی تعلیم کے بالکل مخالف ہے۔ دوسرا

Marfat.com

طبقہ "دنیاوی" ہے اُن کی رائے ہے کہ ہم کو "دنیاوی ترقی" کرنی چاہیے مذہب سے ہمارا کوئی تعلق نہیں، مذہب سے اپنا تعلق منقطع کر لینے کی وجہ سے وہ مسلمانوں میں حقیقی جوش اور ایثار و قربانی نہ پیدا کر سکے اور نہ پیدا کر سکتے ہیں۔

قوم مذہب سے ہے مذہب جو نہیں تم بھی نہیں
جذب باہم جو نہیں محفل انجم بھی نہیں

اور اس وجہ سے مسلمان دوسری اقوام کے مثل "دنیاوی ترقی" بھی نہیں کر سکے اور نہ کر سکتے ہیں تھوڑا سا روپیہ جمع کرنے یا چند آدمیوں کے انگریزی پڑھ جانے سے ہی قوم مضبوط اور قوی نہیں ہو سکتی قوم کو مضبوط اور طاقتور کرنے کے لیے جن چیزوں کی ضرورت ہے اُن میں سب سے زیادہ اہم ایثار اور قربانی ہے جس کے بغیر قوم مردہ اور بیجان رہتی ہے۔ یہ بات اس مثال سے زیادہ واضح ہو جائے گی۔ فرض کیجیے ایک شخص مالدار بھی ہے اور یورپ کا سند یافتہ بھی ہے لیکن وہ اپنی قوم کے لئے ایثار اور قربانی کے لئے تیار نہیں ہے اور قومی کام نہیں کرتا بلکہ صرف اپنا ذاتی نفع چاہتا ہے۔ دوسرا شخص دولتمند بھی نہیں اور یورپ کا سند یافتہ بھی نہیں (یورپ کا سند یافتہ اس لئے بیان کیا گیا کہ آجکل تعلیم کا بہترین معیار فقط یہی سمجھا جاتا ہے) لیکن وہ اپنی قوم کے لئے ایثار اور قربانی کرتا ہے۔ اور قوم کی خدمت میں منہمک ہے تو صاف ظاہر ہے کہ قوم کے لئے یہ دوسرا شخص زیادہ مفید ہے ہم جب اپنی قومی تحریکوں پر نظر ڈالیں گے تو صاف طور سے نظر آئیگا کہ اُن کی

Marfat.com

تہ میں ایسے حضرات ہیں جو قوم کے لئے ایثار اور قربانی پر تیار رہتے۔ اور جنھوں نے اپنے ذاتی کاموں اور منافع کو نظر انداز کر کے ہمارے قومی کاموں میں اپنی قوتیں صرف کی ہیں اور نہ تو وہ بڑے دولتمند تھے اور نہ یورپ کے سند یافتہ بلکہ مخلص مسلمان تھے۔ اگر علم و دولت کے ساتھ قربانی بھی ملجائے تو سبحان اللہ! لیکن بغیر ایثار اور قربانی کے علم و دولت بھی زیادہ مفید نہیں غرض ہمارا ایک حصہ "روحانی ترقی" چاہتا ہے "دنیاوی ترقی" نہیں چاہتا دوسرا دنیاوی ترقی چاہتا ہے "روحانی ترقی نہیں چاہتا اور اس طرح ہم مذہب کے بعض حصے کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے اُس کا نتیجہ خود خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں بتلا دیا ہے۔

أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ إِلٰى أَشَدِّ الْعَذَابِ	تو کیا کتاب الٰہی کے بعض باتوں کو مانتے ہو اور بعض کو نہیں مانتے تو جو لوگ تم میں سے ایسا کریں اس کے سوا اُن کا اور کیا بدلہ ہو سکتا ہے کہ دنیا کی زندگی میں اُن کی ذلت و رسوائی ہو اور آخر کار قیامت کے دن بڑے سخت عذاب کی طرف لوٹا دیئے جائیں۔

ہماری ذلت اور پستی کا اصلی سبب دین و دنیا کی یہی علحدگی ہے جس کی وجہ سے نہ تو ہم روحانی ترقی کر سکتے ہیں اور نہ مادی اگر ہمارا روحانی طبقہ یہ سمجھے کہ قرآن کا یہ حکم ہے کہ مسلمان پوری دنیاوی طاقت حاصل کریں تو وہ اپنے

Marfat.com

اوقات مسلمانوں کو دنیا میں مضبوط اور قوی بنانے میں صرف کریں جیسا کہ قرون اولیٰ کے بہترین مسلمانوں نے کیا تھا اور جس کی وجہ سے مسلمانوں کی ترقی کا آفتاب نصف النہار پر پہنچ گیا تھا اس کے ساتھ ہی اگر ہمارا "دنیاوی طبقہ" یہ خیال کرے کہ دوسرے مسلمانوں کی طرح مذہب سے ہمارا بھی پورا تعلق ہے اور وہ مذہبی بن جائے تو پھر اس صحیح مذہبی جذبہ سے اُن میں اُس قسم کا ایثار اور قربانی پیدا ہو جو قرون اولیٰ کے مسلمانوں میں پیدا ہوا تھا اور جس کی جھلک بعض مذہبی مسلمانوں میں نظر آتی ہے جو مذہب کے لئے ہر چیز نثار کرنے کے لئے ہر وقت آمادہ رہتے ہیں جب اُن میں یہ ایثار و قربانی کے جذبات پیدا ہو جائیں گے تو پھر اُن کے تمام قومی ترقی کے کام جن کی تاکید خود قرآن مجید کرتا ہے سرسبز و جاندار ہو جائینگے اور وہ قوم میں حقیقی زندگی اور قوت کی روح پھونک سکیں گے جس کے بغیر ہمارا سارا قومی نظام درہم برہم ہو رہا ہے اور ہماری تمام تحریکیں موت کے جراثیم اپنے ساتھ لے کر پیدا ہوتی ہیں جو لوگ مسلمانوں کی دنیاوی ترقی چاہتے ہیں وہ مذہب کی طرف اس وجہ سے بھی مائل نہیں ہوتے کہ مذہبی لوگوں نے یہ باتیں شائع کر رکھی ہیں کہ مسلمانوں کو دنیاوی ترقی نہیں کرنی چاہیئے مسلمانوں کو دنیا سے کچھ واسطہ نہ رکھنا چاہیئے دنیاوی ترقی تو فقط کفار کا حصہ ہے جس وقت ان خیالات کی قطعی تردید ہو جائیگی اور قرآن کی تعلیم اپنے اصلی صحیح رنگ میں پیش ہو گی تو مسلمانوں کی دنیاوی ترقی چاہنے والا طبقہ بھی بہت جلد مذہبی بنجائیگا

Marfat.com

کیونکہ قرآن کی تعلیم کا خلاصہ ہے انتہائی دنیاوی ترقی اور انتہائی روحانی ترقی
چنانچہ بہترین صحابہ انتہائی روحانی ترقی کے ساتھ دنیاوی بادشاہ فاتح گورنر
مالدار اور تاجر بھی تھے مسلمانوں کے دینی اور دنیاوی تنزل وپستی کا اصلی
علاج یہی ہے کہ مسلمانوں کے دونوں طبقوں کو اپنی اپنی فرائض کا پورا احساس
ہو اور وہ قرآن مجید کی صحیح تعلیم پر عمل کریں اور دین و دنیا کو علٰحدہ نہ کریں
چونکہ قرآن مجید کی تعلیم کو پس پشت ڈالنے اور اُس کو صحیح طریقہ پر نہ سمجھنے کی وجہ
سے موجودہ تباہی نازل ہوئی ہے اس لئے ہم کو اس بارے میں احتیاط سے
کام لینا چاہیئے کہ قرآن مجید کی تعلیم صحیح طریقہ سے شائع ہو قرآن کی تعلیم کی صحیح
اشاعت کا معیار میں پیشتر عرض کر چکا ہوں یہ ہے کہ اُس تعلیم سے اُس قسم کے
نتائج نکلیں جو قرآن کی صحیح تعلیم کے بہترین زمانے یعنی صحابہ کرام کے زمانے
میں نکل چکے ہیں اُن نتائج کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی صحیح تعلیم کے اثر سے
صحابہ کرام نے انتہائی روحانی اور مادی ترقیاں ساتھ ساتھ کیں اور دین و دنیا
کو ایک دوسرے کا مخالف نہ سمجھا خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے

خَیْرُکُمْ مَنْ لَمْ یَتْرُکْ اٰخِرَتَہٗ لِدُنْیَاہُ وَلَا دُنْیَاہُ لِاٰخِرَتِہٖ (حاکم فی المستدرک)	تم میں اچھا وہ شخص ہے جو نہ تو اپنی دُنیا کے لئے آخرت کو چھوڑے اور نہ آخرت کے لئے دُنیا کو چھوڑے۔
لَیْسَ بِخَیْرِکُمْ مَنْ تَرَکَ	تم لوگوں میں ایسا شخص اچھا نہیں ہے جو اپنی

Marfat.com

دُنْیَاہُ لِاٰخِرَتِہٖ وَلَا اٰخِرَتَہٗ لِدُنْیَاہُ حَتّٰی یُصِیْبَ مِنْهُمَا جَمِیْعًا فَاِنَّ الدُّنْیَا بَلَاغٌ اِلَی الْاٰخِرَةِ

آخرت کے لئے دنیا کو یا اپنی دنیا کے لئے آخرت کو چھوڑ بیٹھے بلکہ اچھا وہ ہے جو دونوں حاصل کرے کیونکہ دنیا تو آخرت تک پہنچنے کے لئے زاد راہ ہے۔

(ابن عساکر عن انس)

اِذَا کَانَ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ لَا بُدَّ لِلنَّاسِ فِیْهَا مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِیْرِ

آخر زمانہ میں لوگوں کو اپنی دنیا اور دین دونوں کی حفاظت کے لئے درہموں اور دیناروں کی ضرورت ہوگی۔

مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یَّقِیَ دِیْنَهٗ وَعِرْضَهٗ بِمَالِهٖ فَلْیَفْعَلْ

تم میں سے جو شخص مال سے اپنے دین اور اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کر سکے ضرور کرے۔

(ابوداؤد عن ابی سعید)

اِنَّ الْغِنَا لِلْمُؤْمِنِ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ سَعَادَةٌ

آخر زمانے میں مالدار ہونا مومن کے لئے سعادت ہوگی۔

نِعْمَ الْعَوْنُ عَلٰی تَقْوَی اللّٰهِ الْمَالُ

خدا سے تقویٰ کرنے میں مال سے اچھی مدد مل سکتی ہے۔

لَا تَسُبُّوا الدُّنْیَا فَلَنِعْمَ الْمَطِیَّةُ

دنیا کو برا نہ کہو ایک مومن کے لئے دنیا کو

Marfat.com

لِلْمُؤْمِنِ عَلَيْهَا يَبْلُغُ الْخَيْرَ وَعَلَيْهَا يَنْجُو مِنَ الشَّرِّ	ایک اچھی سواری سمجھو جس پر سوار ہو کر وہ بھلائی حاصل کر سکتا اور برائی سے نجات پا سکتا ہے۔
(عن انس)	
اِنَّكَ اِنْ تَذَرْ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ	اپنے پس ماندوں کو مفلس اور لوگوں کا دست نگر چھوڑ جانے سے بہتر ہے کہ ان کو مالدار چھوڑو۔
(صحیحین قالہ سعد)	
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ خِيَارُكُمْ مَنْ لَمْ يَدَعْ اٰخِرَتَهٗ لِدُنْيَاهُ وَلَا دُنْيَاهُ لِاٰخِرَتِهٖ	حضرت علی سے روایت ہے کہ تم میں بہتر وہ آدمی ہے جو نہ تو دنیا کے لئے آخرت کو چھوڑ بیٹھے اور نہ آخرت کے لئے دنیا چھوڑے۔
(ابن عساکر)	
يَا اَبَا ذَرٍّ! اِنَّهٗ لَا يَضُرُّكَ مِنَ الدُّنْيَا مَا كَانَ لِلْاٰخِرَةِ اِنَّمَا يَضُرُّ مِنَ الدُّنْيَا مَا كَانَ لِلدُّنْيَا	ابو ذر! دنیا کا جتنا حصہ تم آخرت کی نیت سے حاصل کرو گے اس میں کچھ حرج نہیں ہر دنیا کا وہ حصہ مضر ہے جس سے صرف دنیا ہی مقصود ہو۔
اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَ	سچے امانت دار تاجر (قیامت کے دن) انبیا اور صدیقین اور شہداء کے ساتھ

Marfat.com

الشُّهَدَاءِ (ترمذی عن ابی سعید)	رہیں گے۔
رَحِمَ اللّٰہُ امْرَءًا اکْتَسَبَ	خدا ایسے شخص پر رحم کرے جو حلال کمائی
طَیِّبًا وَّاَنْفَقَ قَصْدًا وَّقَدَّمَ	کمائے خرچ میں میانہ روی ملحوظ رکھے اور
فَضْلًا لِیَوْمِ فَقْرِہٖ وَحَاجَتِہٖ	آیندہ ضرورتوں کو مدنظر رکھکر کچھ پس ماندہ بھی جمع رکھے
اِنَّ ھٰذَا الْمَالَ خَضِرَۃٌ حُلْوَۃٌ	مال نہایت سرسبز اور خوشگوار چیز ہے جو
فَمَنْ یَّاْخُذُہٗ بِحَقِّہٖ یُبَارَکُ	شخص اس کو جائز طریقہ سے حاصل کرے خدا
لَہٗ فِیْہِ (امام احمد)	اُس میں برکت عطا فرماتا ہے۔
لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَ	امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو
لَتَنْھَوُنَّ عَنِ الْمُنْکَرِ اَوْ	ورنہ خدا تمہارے بروں کو تم پر حاکم بنادے گا
لَیُسَلِّطَنَّ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ شِرَارَکُمْ	پھر اُس وقت اچھوں کی دعا کی بھی خدا کے
فَیَدْعُوْ خِیَارُکُمْ فَلَا یُسْتَجَابُ	دربار میں قبولیت نہ ہو گی۔
لَھُمْ	

یعنی بُرے آدمیوں کا اقتدار اور تسلط عذاب خداوندی ہے تسلط اور اقتدار اچھے آدمیوں کا ہونا چاہیئے۔

لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْھَوُنَّ	امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ضرور کرتے
عَنِ الْمُنْکَرِ اَوْ لَیَبْعَثَنَّ اللّٰہُ	رہو ورنہ خدا عجم کو تم پر حاکم بنادے گا پھر
عَلَیْکُمُ الْعَجَمَ فَلَیَضْرِبُنَّ رِقَابَکُمْ	وہ تمہاری گردنیں مارینگے تم پر بہت سختیاں

Marfat.com

وَلَیَکُوْنُنَّ اَشِدَّاءَ لَا یَفِرُّوْنَ کرینگے اور ہٹنے کا نام بھی نہ لیں گے۔

ان احادیث کو پیش نظر رکھنے سے دنیا کی مذمت اور ترک دنیا کے متعلق بعض حدیثوں کے جو غیر صحیح مفہوم مشہور ہو گئے ہیں اُن کی غلطی کا اندازہ ہو سکتا ہے امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے مفصل بحث میں یہ ثابت کیا ہے کہ حیات دنیا کی مذمت کرنا بالکل غلط اور غیر ممکن ہے۔ اِعْلَمْ اَنَّ نَفْسَ ھٰذِہِ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا لَا یُمْکِنُ ذَمُّھَا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس حیات دنیا کی بُرائی کی گئی ہے اور جس کو لہو ولعب قرار دیا گیا ہے وہ اہل شرک ونفاق کی حیات دنیا ہے۔ یُرِیْدُ حَیٰوۃَ اَھْلِ الشِّرْکِ وَالنِّفَاقِ۔ حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ یہ دنیا آخرت تک کامیابی کے ساتھ پہنچنے کے لئے زاد راہ ہے اور جن کا ثواب ہمیں قیامت میں ملے گا وہ اعمال اسی دنیا میں رہکر کئے جا سکتے ہیں[۱]۔

فی الحقیقت ان احادیث میں اُس "دنیا" کی بُرائی بیان کی گئی ہے جس کے حصول میں خدا تعالےٰ اور اُس کے احکام کی مخالفت کیجائے اور اُن کو فراموش کر دیا جائے۔ اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَطَالِبُھَا کِلَابٌ کا یہی مطلب ہے دوسرا ہونا ناممکن ہے۔

---

[۱] طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم دوم صفحہ ۶۰۔

Marfat.com

الدُّنیا سِجن لِلمُومِن وَجَنَّۃ لِلکافِر کا صحیح مطلب حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا ہے ایک مرتبہ وہ تشریف لیجا رہے تھے سیکڑوں طالبانِ علم و معرفت اُن کے ہمراہ تھے اُن کی اس شان کو دیکھکر ایک یہودی نے کہا کہ مسلمانوں میں تو یہ مشہور ہے کہ اَلدُّنیا سِجن المُومِن وَجَنَّۃ الکافِر اور آپ تو اس شان و شکوہ کے ساتھ رہتے ہیں اور میری حالت اس قدر خراب ہے پھر یہ حدیث کہاں سچ ہوئی آپ نے فرمایا کہ تم اس کا مطلب نہیں سمجھے اُس کا مطلب یہ ہے کہ مومنین کو جو نعمتیں آخرت میں ملنے والی ہیں اُن کے مقابلے میں دنیا کی نعمتیں ایسی ہیں جیسے قیدخانہ میں قیدیوں کو کچھ ملجاتا ہے اور کافروں کو جو تکالیف آئندہ پیش آنے والی ہیں اُن کے مقابلے میں جو حالت بھی اُن کے اس دنیا میں ہو وہ گویا جنت ہے۔

چونکہ صحابہ کرام کے دونوں قسم کی ترقیوں کے حالات کو بالکل فراموش کر دیا گیا ہے اس لئے میں بہترین صحابہ کرام کے نہایت مختصر حالات اس طریقے سے پیش کرتا ہوں جس سے معلوم ہوگا کہ اُنھوں نے قرآن مجید کے ارشاد کے مطابق روحانی اور مادی دونوں ترقیاں ساتھ ساتھ کیں۔

اسلام ان دونوں ترقیوں کا موید اور کفیل ہے دین و دنیا کو علحدہ نہیں کرتا بلکہ خدا کے احکام کے مطابق دنیاوی ترقی کو عین مذہب قرار دیتا ہے یہ ہماری سخت غلطی ہے کہ ہم نے اسلام کی اس خصوصیت کو بالکل بھلا کر اپنی حالت خراب کی ہے

Marfat.com

ہمارے نزدیک اب بہترین مذہبی آدمی وہ ہے جو نماز و روزہ وغیرہ کے علاوہ صرف نوافل کثرت سے پڑھے اور اوراد و وظائف میں مشغول رہے دنیاوی کاموں سے تعلق نہ رکھے گوشہ نشین ہو اور دنیا و مافیہا سے بیخبر رہے

صحابہ کرام کے حالات پر غور کرنے سے ہماری یہ غلطی نمایاں طریقے سے معلوم ہوگی اور ہمیں معلوم ہوگا کہ اسلام اور دنیاوی ترقی کس طرح ایک دوسرے سے وابستہ ہیں صحابہ کرام کے روحانی ترقی کے حالات تو ہمارے پیش نظر ہیں ہم جانتے ہیں کہ کس خشوع وخضوع سے وہ نماز اور ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے اکثر پوری پوری رات خدا کے ذکر و تلاوت قرآن میں گذار دیتے تھے اور ہر وقت خدا تعالیٰ کو پیش نظر رکھتے تھے کس طریقہ سے وہ روزہ حج اور زکوٰۃ کے پابند تھے اور ہر وقت اپنی جان و مال عزیز و اقارب کو خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار رہتے تھے اور ہر طرح کی تکالیف و مصائب راہ حق میں برداشت کرتے تھے اُن کے بارے میں اُس زمانیکے اقوام کا خیال تھا

بِاللَّيْلِ رُهْبَانٌ وَبِالنَّهَارِ فُرْسَانٌ (ابن اثیر) رات کے وقت راہب ہوتے ہیں اور دن میں سپاہی بنجاتے ہیں۔

لیکن ہمارے پیش نظر وہ حالات نہیں ہیں جو اس روحانی ترقی کے ساتھ وہ دنیا کے متعلق کرتے تھے اور اس لئے اسلام کے پورے چہرہ پر نقاب پڑگیا اور اسلام کا اصلی اور پورا چہرہ نظر نہیں آتا۔ اور اُس کے پوشیدہ ہونے کی وجہ سے

Marfat.com

ہماری حالت ایسی خراب ہو گئی ہی اور ہم نے دین و دنیا کو علیحدہ کر کے گویا ایک نیا مذہب قایم کرلیا ہے جو تعلیم قرآن کے بالکل مخالف ہی اور ہماری تمام مصیبتوں اور ذلتوں کا اصلی ذمہ وار ہی صحابہ کرام نے اپنی تمام قوت اور جان و مال خدا کے احکام کے مطابق کام کرنے میں صرف کردی تھی اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ ہم اپنی جان و مال اور تمام قوتیں خدا کے سپرد کر چکے جو اُس کا حکم ہو گا اُسی کے مطابق عمل کریں گے۔

اِنَّ اللّٰہَ اشۡتَرٰی مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَنۡفُسَھُمۡ وَاَمۡوَالَھُمۡ بِاَنَّ لَھُمُ الۡجَنَّۃَ	اللہ نے مسلمانوں سے اُن کے مال اور اُن کی جانیں خرید لی ہیں کہ اُس کی عوض اُن کے لیے جنت ہی۔
قُلۡ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَنُسُکِیۡ وَمَحۡیَایَ وَمَمَاتِیۡ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ	کہو کہ میری نماز اور میری تمام عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ (ہی) کے لئے ہے۔

چونکہ خدا کا خود ارشاد ہی کہ مسلمان روحانی ترقی کے ساتھ دنیاوی ترقی بھی کریں۔

فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانۡتَشِرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَابۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِ اللّٰہِ	پھر جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو اور خدا کے فضل (یعنی معاش) کی تلاش میں لگ جاؤ۔

Marfat.com

رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْآخِرَۃِ حَسَنَۃً

اس لئے صحابہ کرام کی "دنیاوی ترقی" بھی قرآن ہی کے احکام سے ماخوذ ہی اور اس لئے وہ مذہب سے علیحدہ نہیں بلکہ مذہب کا ایک حصہ ہی اس لئے صحابہ کرام کے دنیاوی ترقی کے حالات کو بھی اُن کی مذہبی ترقی کے ایک حصہ سے تعبیر کیا جائے گا۔

صحابہ کی ترقیاں

روحانی ترقی اور دنیاوی ترقی کو الگ الگ تعبیر کرنے میں ہم اس لئے مجبور ہو گئے ہیں کہ اس زمانہ میں یہ دونوں ترقیاں علیحدہ علیحدہ اور متضاد تصور کرلی گئی ہیں ورنہ صحابہ کرام کے متعلق یہ کہنا کہ اُن کی دنیاوی ترقی یہ ہی اور روحانی ترقی یہ ہے بالکل غلط ہی اُنھوں نے تو صرف ایک جامع ترقی کی ہی جو روحانی اور دنیاوی دونوں ترقیوں پر مشتمل ہی (جسے ہم روحانی بھی کہہ سکتے ہیں اور دنیاوی بھی) اب صحابہ کرام کی ترقی کے اُس حصہ کے متعلق جس کو ہم نے فراموش کردیا ہی یعنی اُن کی دنیاوی ترقی کے چند واقعات پیش کرتا ہوں انتہائی دنیاوی ترقی کا خلاصہ ہے (۱) حکومت (۲) دولت (۳) غلبہ جن کے حصول اور قیام کے لئے ان اخلاق و اعمال کی خاص ضرورت ہی (۱) مساوات (۲) حرّیت (۳) اخوت (۴) عدل و انصاف (۵) احسان فرض (۶) تجارت (۷) حفاظت (۸) قربانی۔

صحابہ کرام کو حکومت اور دولت میں بھی کافی حصہ ملا اور اُن کو غلبہ بھی پورا

Marfat.com

پورا حاصل ہوا۔ اور جن اخلاق واعمال سے یہ ترقیاں حاصل ہوتی ہیں اور قایم رہتی ہیں وہ بھی اُن میں بدرجۂ اتم موجود تھے چنانچہ حسب ذیل واقعات سے یہ امر پوری طرح روشن ہوگا۔

(۱) حکومت

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا	تم لوگوں میں سے جو ایمان لائے اور عمل صالح کرتے ہیں اُن سے خدا کا وعدہ ہے کہ اُن کو ملک کی خلافت ضرور دیگا جیسے اُن لوگوں کو خلافت عطا کی جو ان سے پہلے ہوگذرے ہیں اور جس دین کو ان کے لئے پسند کیا ہے اُس کو ان کے لئے مضبوط کرکے رہیگا اور خوف وخطر جو اُن کو لاحق ہے اُس کے بعد ان کو امن دیگا
وَلَقَدْ کَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّکْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُھَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ اِنَّ فِیْ ھٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ	اور ہم زبور میں (پندو) نصیحت کے بعد یہ لکھ چکے ہیں کہ ہمارے نیک بندے زمین کے وارث ہوں گے عابدین کو اُس میں (ایک بشارت کا) پہنچا دینا ہے۔
ھُوَ الَّذِیْ جَعَلَکُمْ خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ	وہی ذات پاک ہے جس نے زمین میں تم کو (اپنا) نائب بنایا ہے۔
وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ یٰقَوْمِ اذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ جَعَلَ فِیْکُمْ اَنْبِیَآءَ	جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ بھائیو اللہ نے تم پر جو احسانات کئے ہیں ان کو یاد کرو کہ اُس نے تم (ہی) میں (بہتیرے) پیغمبر بنائے اور

Marfat.com

وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا وَّاٰتٰكُمْ	تم کو بادشاہ (بھی) بنایا اور تم کو وہ نعمتیں دیں
مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ	جو دنیا جہان کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دیں
فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ	سو خاندان ابراہیم (کے لوگوں) کو ہم نے
الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ	کتاب دی اور علم دیا اور اُن کو بڑی بھاری
مُّلْكًا عَظِيْمًا	سلطنت (بھی) دی۔

ابوبکر صدیقؓ عمر فاروقؓ عثمان غنیؓ علی مرتضیٰؓ

یہ حضرات صحابہ کرام بادشاہ ہوئے۔ حسب ذیل صحابہ گورنر و حاکم ہوئے۔

(۱) ابوعُبَیدَۃ بن الجَرّاح۔ گورنر شام تھے (۲) سَعد بن ابی وَقّاص۔ گورنر کوفہ تھے

(۳) سعید بن زید۔ گورنر دمشق تھے (۴) عَمرو بن العاص۔ گورنر مصر تھے

(۵) یزید بن ابی سفیان گورنر شام تھے (۶) عُتبَۃ بن غَزوَان گورنر بصرہ تھے

(۷) مُغیرۃ بن شُعبہ گورنر کوفہ تھے (۸) ابوموسیٰ الاَشعری گورنر بصرہ تھے

(۹) عُمیر بن سعد گورنر دمشق و حمص و جزیرہ تھے (۱۰) حُذیفۃ بن محصن گورنر عمان تھے

(۱۱) زید بن ثابت گورنر مکہ یمن مصر و بصرہ تھے (۱۲) عمّار بن یاسر گورنر کوفہ تھے

(۱۳) ابوہریرہ گورنر بحرین تھے (۱۴) سَمُرَۃ بن جُندب گورنر بصرہ تھے

(۱۵) عتاب بن اُسید حاکم مکہ تھے (۱۶) مُہاجر بن ابی اُمیہ حاکم صنعاء تھے

(۱۷) یعلیٰ بن مُنیَہ حاکم خولان تھے (۱۸) معاذ بن جبل حاکم جند تھے

(۱۹) جریر بن عبداللہ حاکم نجران تھے (۲۰) عیاض بن غنم حاکم دومۃ الجندل تھے

Marfat.com

(۲۱) شرحبیل بن حسنہ شام کے بعض حصے پر حاکم تھے (۲۲) عثمان بن ابی العاص حاکم طائف تھے
(۲۳) زیاد بن لبید حاکم حضر موت تھے (۲۴) عبداللہ بن ثور حاکم جرش تھے
یہ چند صحابہ کی حکومت کا مختصر تذکرہ ہے۔

(۲) دولت

اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا	اپنے مال جس کو خدا نے تمہارے لئے باعث قیام بنایا ہے۔
يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ	اور مال واولاد سے (خدا) تمہاری مدد کرے گا۔
وَاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِیْٓ اٰتٰىكُمْ	اور مال خدا میں سے جو اس نے تمھیں دے رکھا ہے انھیں بھی دو۔
رَبُّكُمُ الَّذِیْ يُزْجِیْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِی الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا	تمہارا پروردگار وہ (قادر مطلق ہے) جو تمہارے لیے سمندر میں جہازوں کو چلاتا ہے تاکہ تم اس کا فضل یعنی معاش تلاش کرو اس میں شک نہیں کہ خدا تم پر بڑا مہربان ہے۔
وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا	اور ہم ہی نے دن کو روزی کے لیے بنایا
فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ	پھر جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو اور خدا کے فضل یعنی معاش کی تلاش میں

Marfat.com

وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ   لگ جاؤ۔

اس موقعہ پر زیادہ تر اُن چند صحابہ کرام کے دولت و ثروت کے مختصر حالات بیان کرتا ہوں جو عشرہ مبشرہ میں داخل ہیں اور بہترین صحابہ ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں قریش میں سب سے بڑا تاجر اور سب سے زیادہ مالدار تھا (الریاض النضرۃ جلد ا صفحہ ۱۲۷)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ایک ایک ہزار اونٹ غلہ سے لدے ہوئے شام سے آئے اور انھوں نے سب فی سبیل اللہ دیدیئے (الریاض النضرۃ جلد ا صفحہ ۱۰)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ہزار اونٹ تین ہزار بکریاں اور سو گھوڑے چھوڑ کر انتقال فرمایا (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۹۶)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے چالیس ہزار نقد پانسو گھوڑے ڈیڑھ ہزار اونٹ مختلف موقعوں پر حفاظت و اشاعت اسلام کے لئے صرف کئے۔

(الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۲۸۸)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس چالیس ہزار نقد تھے جو انھوں نے راہ حق میں صرف کر دیئے (ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۲۰۵)

غزوہ تبوک کے لئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ساڑھے نو سو اونٹ پچاس گھوڑے اور ایک ہزار دینار عطا فرمائے (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۹۱)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیر رومہ (کنواں) ۳۵ ہزار درہم میں خرید کر مسلمانوں

Marfat.com

کے لئے وقف کردیا (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۹۲)

مسجد نبوی میں اضافہ کرنے کے لئے ۲۵ ہزار درہم میں ایک زمین حضرت عثمان ؓ نے خرید کر وقف کردی (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۹۲)

حضرت عثمان ؓ شہید ہوئے تو ان کے خزانچی کے پاس تین کروڑ پانچ لاکھ درہم اور ایک لاکھ دینار تھے اور ہزار اونٹ زبدہ میں موجود تھے (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۵۴)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ جب ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو رسالتمآب ؐ نے سعد بن الربیع انصاری اور ان کے درمیان مواخاۃ کرادی سعد ؓ نے ان سے گھر لیجا کر کہا کہ میں انصار میں سب سے زیادہ مالدار ہوں تمھیں اپنا نصف مال دیتا ہوں حضرت عبدالرحمٰن ؓ نے جواب دیا کہ خدا تمھیں تمہارا مال مبارک کرے مجھے اس کی ضرورت نہیں مجھے یہاں کا بازار بتادو بازار گئے اور تجارت شروع کردی..... حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ پھر خدا نے ایسی برکت دی اور تجارت میں اتنی ترقی ہوئی کہ اگر میں پتھر بھی اٹھاتا تھا تو یقین تھا کہ مجھے اس کے نیچے سونا چاندی ملیگا (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۸۹)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے منجملہ اور چیزوں کے سونے کے بڑے بڑے ٹکڑے بھی چھوڑے جنھیں کلہاڑیوں سے کاٹ کاٹ کر تقسیم کیا گیا (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۹۶)

Marfat.com

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے چار بیویاں چھوڑیں جن میں سے ہر ایک ترکہ کا بتیسواں حصہ ملا۔ چنانچہ تماضر بنت الاصبغ کا حصہ ایک لاکھ میں خرید لیا گیا (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۹۷)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے اپنی ایک زمین حضرت عثمانؓ سے چالیس ہزار دینار میں فروخت کی اور سب فی سبیل اللہ صرف کر دیا (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۹۴)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے وصیت کی کہ پچاس ہزار دینار فی سبیل اللہ صرف کیے جائیں (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۹۶)

حضرت عمر فاروقؓ نے ام کلثوم سے نکاح کیا اور چالیس ہزار درہم مہر میں دیے (طبقات ابن سعد جلد ۸ صفحہ ۳۴۰)

حضرت زبیرؓ نے ایک گھر چھ لاکھ درہم میں فروخت کیا (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۲۷۲)

حضرت زبیرؓ نے تین کروڑ باون لاکھ درہم کی جائداد چھوڑی چار بیویوں میں سے ہر ایک کو بتیسواں حصہ یعنی گیارہ لاکھ درہم ملے (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۷۷)

حضرت علی مرتضیٰؓ فرماتے ہیں کہ میں اب تک چالیس ہزار نقد راہ حق میں صرف کر چکا ہوں (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۲۲۶)

Marfat.com

حضرت طلحہؓ نے ایک زمین حضرت عثمانؓ سے سات لاکھ درہم میں
فروخت کی اور رات ہی رات میں سب روپیہ مسلمانوں میں تقسیم کر دیا (طبقات
ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۱۵۷)

حضرت طلحہؓ نے بائیس لاکھ درہم اور دو لاکھ دینار نقد اور تین کروڑ درہم
کی جائداد چھوڑی (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۱۵۸)

حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے عہد خلافت میں تمام مسلمان مردوں عورتوں
اور بچوں کے سالانہ وظائف مقرر کر دیئے تھے جن کی عوض مردوں سے فوجی
خدمت لیجاتی تھی چنانچہ اہل بدر کے پانچ پانچ ہزار درہم اہل حدیبیہ کے
چار چار ہزار جنگ قادسیہ سے پہلی لڑائیوں کے شرکا کے تین تین ہزار اہل
قادسیہ اور اہل شام کے دو دو ہزار قادسیہ اور یرموک کے بعد والوں کے
لئے ہزار ہزار درہم سالانہ مقرر کئے اہل بدر کی عورتوں کے لئے پانچ پانچ
سو اُس کے بعد سے لیکر اہل حدیبیہ تک کی عورتوں کے لئے چار چار سو
قادسیہ سے قبل کی جنگ میں شریک ہونے والوں کی عورتوں کیلئے تین تین سو
اہل قادسیہ وغیرہ کی عورتوں کے لئے دو دو سو درہم مقرر کئے اور تمام بچوں
کے سو سو درہم سالانہ مقرر کئے (ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۲۴۸) (وطبقات
ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۲۱۴)

سلیم ابو عامر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمانؓ کو ایک یمنی چادر اوڑھے

Marfat.com

دیکھا جس کی قیمت سو درہم تھی (طبقات ابن سعد جلد ۸ قسم ۱ صفحہ ۳۹)

محمد بن ربیعہ سے روایت ہی کہ حضرات صحابہ عورتوں کے زینت و زینت کے لباس میں وسعت کرتے تھے میں نے حضرت عثمانؓ کو ایک ریشمی چادر اوڑھے دیکھا جس کی قیمت سو درہم تھی حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ یہ چادر نائلہ کی ہی میں نے اُن کی خوشی کے لئے اس کو اوڑھ لیا ہی (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۲۹)

سعد بن ابی وقاصؓ نے اپنے نقد مال کی زکوٰۃ پانچ ہزار درہم (والی مدینہ) کے پاس بھیجی اور ڈھائی لاکھ نقد چھوڑ کر انتقال فرمایا (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۱۰۵)

عبداللہ بن مسعودؓ سب سے اچھا سفید کپڑا پہنتے اور سب سے زیادہ خوشبوؤں کا استعمال کرتے تھے (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۱۱۷)

زمین اور پہاڑوں کا خراج حضرت عمرؓ کے عہد میں بارہ کروڑ دس لاکھ وافی تک پہنچ گیا تھا وافی ایک درہم سے کچھ زیادہ ہوتا ہے (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۲۰۲)

خباب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ میں نے اپنی وہ حالت دیکھی ہی کہ ایک درہم اور ایک دینار بھی میرے پاس نہ تھا آج میرے گھر کے گوشہ میں صندوق کے اندر چالیس ہزار وافی موجود ہیں (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۱۱۷)

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ خدا زیادہ مال دے گا تو ہر ایک مسلمان کیلئے چار چار

ہزار درہم سالانہ مقرر کروں گا ہزار سفر کے لئے ہزار ہتیار وغیرہ کے لئے ہزار اُس کے اہل وعیال کے لئے اور ہزار اُس کے گھوڑے اور خچر کے لئے (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۲۱۴)

سعدیٰ سے روایت ہی کہ حضرت طلحہؓ کے پاس مال زیادہ ہوا تو اپنی کنیز کو بلایا اور سب تقسیم کردیا سعدیٰ کہتے ہیں کہ چار لاکھ درہم تھے (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۱۵۰)

عبداللہ بن مسعود نے نوّے ہزار درہم چھوڑکر انتقال فرمایا (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۱۱۳)

طلحہؓ کو عراق کی کاشت سے چار پانچ لاکھ اور سرات کی کاشت سے کم وبیش دس ہزار دینار وصول ہوتے تھے وہ بنو تیم کے ہر ضرورتمند کو اُس کے اہل و عیال کے لئے کافی خرچ دیا کرتے تھے بے شوہر عورتوں کا نکاح کردیتے تھے جسے خادم کی ضرورت ہوتی اُسے خادم دیتے تھے قرضداروں کی طرف سے قرض ادا کرتے تھے صبیحہ تیمی پر تیس ہزار درہم قرض تھے وہ حضرت طلحہؓ نے ادا کردیئے (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۱۵۰)

برزہ بنت رافع کہتی ہیں کہ جب حضرت عمرؓ سالانہ وظایف تقسیم کرنے لگے تو حضرت زینب کے پاس اُن کا وظیفہ بھیجا حضرت زینبؓ نے فرمایا کہ خدا عمر پر رحم کرے میری دوسری بہنیں اسے مجھ سے زیادہ اچھی طرح تقسیم کرسکتیں ہیں لوگوں نے

Marfat.com

کہاکہ یہ آپ ہی کا ہے زینب نے اُسے رکھوا دیا اور پھر مجھ سے فرمایاکہ اتنا فلاں کو اور اتنا فلاں کو دے آؤ غرض اپنے ضرورتمند رشتہ داروں اور یتیموں میں سب تقسیم کردیا تھوڑا سا کپڑے کے نیچے بچ رہا تو میں نے کہاکہ ام المومنین میرا بھی اس میں حق ہے زینب رضؓ نے کہاکہ جو بچا ہے وہ تم لے لو میں نے کپڑا اُٹھایا تو ۸۵ درہم تھے

(طبقات ابن سعد جلد ۸ قسم اول صفحہ ۲۱۷)

ابو ہریرہؓ بحرین سے چار لاکھ درہم نقد لیکر آئے حضرت عمر نے دریافت کیا کہ کسی پر ظلم کرکے تو تم نے یہ نہیں لیا ہے؟ انھوں نے کہاکہ نہیں پھر حضرت عمر نے پوچھاکہ اپنا مال کتنا لائے؟ انھوں نے کہا بیس ہزار درہم حضرت عمرؓ نے پوچھاکہ اتنا کہاں سے آیا انھوں نے کہاکہ میں وہاں تجارت کرتا تھا (طبقات ابن سعد جلد ۴ قسم ۲ صفحہ ۶۰)

حضرت عمرؓ کے ایک خسر اُن کے پاس حاضر ہوئے اور چاہاکہ وہ انہیں بیت المال سے کچھ دیں حضرت عمر اُن پر خفا ہوئے اور فرمایاکہ تم چاہتے ہوکہ میں خائن بادشاہ بنکر خدا کے یہاں جاؤں؟ اس کے بعد اُنھیں بلاکر اپنے خاص مال سے دس ہزار درہم دیئے (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۲۱۹)

حضرت عمرؓ نے فرمایاکہ جس قدر مال بڑھتا جائے گا ہم لوگوں کے وظائف بڑھاتے جائیں گے اگر مال کی اتنی کثرت ہوئی کہ حساب مشکل ہو تو بلاحساب مٹھیوں میں بھر بھر کر دیں گے یہ مال انھیں لوگوں کا ہے جس طرح چاہیں لیں

Marfat.com

(طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۲۱۹)

(۳) غلبہ

وَمَن يَتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ	اور جو اللہ اور اُس کے رسول کا دوست ہو کر رہیگا تو (وہ اللہ والا ہے اور) اللہ والوں کا بول بالا ہے۔
فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ	چنانچہ بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ تو ایمان لایا اور ایک گروہ کافر رہا تو جو لوگ ایمان لائے ہم نے اُن کے دشمنوں کے مقابلے میں اُن کی تائید کی اور آخر کار وہی غالب رہے۔
اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ	یہ خدائی گروہ ہے خدائی گروہ ہی غالب رہے گا۔
اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ	خدا تمہاری مدد پر ہو تو پھر کوئی تم پر غالب نہ ہو سکے۔
وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ	مسلمانوں کی مدد ہم پر لازم ہے۔
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ	بدر میں خدا نے تمہاری مدد کی حالانکہ (اُس وقت دشمن کے مقابلہ میں) تمہاری کوئی حقیقت نہ تھی۔

Marfat.com

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ — نہ ہمت ہارو اور نہ آزردہ خاطر ہو اور
الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ — اگر تم سچے مسلمان ہو تو تم ہی غالب ہو کر رہو گے
اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ — ہم دنیا کی زندگی میں بھی اپنے پیغمبروں
اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا — اور ایمان والوں کی مدد کرتے ہیں اور اس دن
وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ — بھی (مدد کریں گے) جبکہ گواہ کھڑے ہوں گے

اسعد بن زرارہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بیعت اسلام کے شرائط بیان فرمائے آنحضرتؐ نے فرمایا شرائط یہ ہیں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ کی شہادت دو نماز پڑھو زکوٰۃ دو اطاعت و فرمانبرداری کرو اور جو امیر ہو اُس کی امارت میں نزاع نہ کرو اور یہ کہ جن چیزوں سے اپنی اور اپنے اہل وعیال کی حفاظت کرتے ہو اُن سے میری بھی حفاظت کرو انصار بولے ہاں ہمیں منظور ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ شرائط تو جناب کے ہیں ان کے معاوضہ میں ہمیں کیا ملے گا آپ نے فرمایا دنیا میں فتح و غلبہ آخرت میں جنت (ابن سعد جلد ۳ قسم ۲ صفحہ ۱۳۹)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اُبلّہ بارُوسما بانِقیا الیس حیرہ انبار بادقلی عین التمر قطربل دُومۃ الجندل فراض خالدؓ بن الولید اور عیاض بن غنمؓ نے فتح کئے اور شام میں مرج الصّفر بلقا اجنادین العربہ بُصری داثن وغیرہ حضرت ابوعبیدہؓ اور یزید بن ابی سفیانؓ عمرو بن العاص

شرجیل بن حسنہ اور خالد بن الولید نے فتح کئے۔

حضرت فاروق اعظمؓ کے عہد خلافت میں عراق عجم کے تمام اضلاع خوزستان آذربائجان، کرمان، سیستان، مکران، خراسان، فارس، طبرستان وغیرہ اور سلطنت ایران کے اکثر صوبے فتح ہوئے۔ قادسیہ کی فیصلہ کن جنگ حضرت سعد بن ابی وقاص نے اور نہاوند کی عظیم الشان جنگ حضرت نعمان بن مقرن نے فتح کی۔

عمرو بن العاص کے زیر کمان ملک مصر فتح ہوا شام میں دمشق بیسان طبریہ حمص بیت المقدس قیساریہ تکریت موصل وغیرہ شام کے بڑے بڑے صوبے حضرت ابوعبیدہؓ نے فتح کئے پھر آرمینیہ کا بڑا حصہ مفتوح ہوا۔

عہد خلافت حضرت عثمانؓ میں آرمینیہ آذربائجان کرمان وغیرہ کا باقیماندہ حصہ فتح ہوا۔ اور ان کے علاوہ قوقاز، کرجستان، بیلقان، بوشنجان، قبالہ، سیشیوان، شیروان، باب، داغستان حبیب بن مسلمۃ الفہری اور سلمان وغیرہ نے فتح کئے امیر معاویہ نے جو حضرت عثمان کی طرف سے شام کے گورنر تھے بحری لڑائی میں شہنشاہ قسطنطین کو شکستیں دینے کے بعد جزائر قبرص، کریٹ، رھوڈس، وکوس فتح کئے، اور پھر اس کے بعد ایشیائے کوچک میں داخل ہو کر چند بڑے اضلاع عموریہ ارزنڈ وغیرہ فتح کئے عبداللہ بن سعد کے زیر کمان اور حضرت عبداللہ بن زبیر کی تدبیروں سے شمالی افریقہ میں طرابلس، برقہ، ٹیونس، الجیریا، فاس، مراکو وغیرہ فتح کئے گئے پھر ایران کی طرف زرام، قہستان، بیہق، بشت، نیشاپور، طوس، ہرات، جوزبان

Marfat.com

طالقان فاریاب بلخ کابل زابستان نریخ کش اور طبرستان کے باقیماندہ حصے بھی حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں مفتوح ہوئے اور سندھ سے لیکر مغرب اقصیٰ تک اسلامی پرچم لہرانے لگا۔

صحابہ کرام کی حکومت، دولت اور غلبہ کے مختصر حالات دکھانے کے بعد جو مادی ترقی کے سب سے بڑے اجزا ہیں ہم نہایت اختصار کے ساتھ صحابہ کرام کے اُن اخلاق و اعمال پر روشنی ڈالتے ہیں جن پر اس انتہائی "دنیاوی ترقی" کا حصول اور قیام منحصر ہے جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے کہ حکومت و ثروت و غلبہ کا حصول اور قیام ان اخلاق و اعمال پر موقوف ہے (۱) مساوات (۲) حریت (۳) اخوت (۴) عدل (۵) احساس فرض (۶) تجارت (۷) حفاظت (۸) قربانی ان سب کے متعلق پہلے کی طرح علیحدہ علیحدہ اول قرآن مجید کی چند وہ آیتیں نقل کی جائینگی جن کے اثر نے حضرات صحابہ کرام کو اُن اخلاق و اعمال پر آمادہ کیا اور پھر آیتوں کے بعد بہت ہی اختصار کے ساتھ صحابہ کرامؓ کے چند واقعات پیش کیے جائیں گے جن سے معلوم ہوگا کہ قرآن مجید کی اُن آیتوں کے مطابق کس حد تک صحابہ کرام نے عمل کیا صحابہ کرام کا یہ عمل ہمارے عمل کیلئے بہترین معیار ہے۔

(۱) مساوات

وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا	اور تمہاری ذاتیں اور برادریاں اس لئے ٹھہرائیں تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو۔

Marfat.com

اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ — اللہ کے نزدیک تم میں بڑا شریف وہی ہی جو بڑا پرہیزگار ہے۔

وَلَا یَتَّخِذَ بَعۡضُنَا بَعۡضًا اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ — اور اللہ کے سوا ہم میں کوئی کسی کو (اپنا) مالک نہ سمجھے۔

قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُکُمۡ — کہو کہ میں (بھی تو) تم جیسا ایک بشر ہی ہوں۔

حضرت صدیقؓ خلیفہ ہوئے تو پہلے خطبہ میں آپ نے فرمایا کہ لوگو میں تمہارا خلیفہ بنایا گیا ہوں اور تم سے بہتر نہیں ہوں (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۱۲۹)

حضرت صدیق نے فرمایا جو تم میں کمزور ہی جبتک میں اُس کے لئے حق نہ لیلوں میرے نزدیک تم سب میں قوی ہی اور جو تم میں قوی ہے جبتک میں اُس سے (دوسروں کا) حق نہ لیلوں میرے نزدیک تم سب میں کمزور ہے (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۱۲۹)

خلیفہ منتخب کرنے کے بعد لوگوں نے ان کا وظیفہ مقرر کرنا چاہا تو یہ طے ہوا کہ دو چادریں وہ لے لیا کریں جب پرانی ہوجائیں تو پھر دوسری لے لیں جب سفر حج وغیرہ کی ضرورت پیش آئے سواری لے سکتے ہیں اپنے اہل عیال کا خرچ اُسی انداز سے لیں جیسا قبل از خلافت اپنے مال سے خرچ کرتے تھے۔

(ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۱۳۱)

ایک دفعہ حضرت صدیق نے فرمایا کہ خلافت کی وجہ سے میرے طرز زندگی

Marfat.com

میں کوئی فرق نہیں آئے گا (ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۱۴۲)

حضرت عمرؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں ایک جرم کی وجہ سے اپنے بیٹے عبیداللہ کو پوری سزا دی یہاں تک کہ اُن کا انتقال ہوگیا (ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۲۰۴ مطبوعہ مصر)

بیت المال سے جب مسلمانوں کے وظائف مقرر ہوئے تو حضرت فاروق نے اپنے لئے بھی وہی مقدار مقرر کی جو اور مہاجرین کے لئے مقرر کی تھی۔ (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۳ مطبوعہ مصر)

حضرت فاروق نے اپنی وفات کے وقت فرمایا کہ اگر سالم مولیٰ ابی حذیفہ (یعنی ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام) زندہ ہوتے تو انھیں خلافت کے لئے نامزد کر جاتا (ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۲۴۸)

حضرت فاروق کے زمانہ میں ایک دفعہ یمن سے چادریں آئیں تو آپ نے مسلمانوں میں ایک ایک تقسیم کردی اور خود بھی ایک لی پھر نماز کے وقت دو چادریں اوڑھ کر تشریف لائے خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو فرمایا اسمعوا واطیعوا صاحبو سنو اور اطاعت کرو سلمان نے برجستہ کہا کہ ہم ہرگز نہیں سنیں گے اور ہرگز اطاعت نہ کریں گے حضرت فاروقؓ نے پوچھا کیوں؟ سلمان نے کہا کہ یمن کی چادر آپ نے ہر ایک کو ایک ایک دی اور خود دو لے لیں حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تم نے بڑی جلدی کی یہ کہکر دریافت فرمایا کہ عبداللہ بن عمر کہاں ہیں؟ عبداللہ موجود تھے عرض کیا امیرالمومنین میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ بتاؤ دوسری چادر

Marfat.com

جو میرے پاس ہی کس کی ہے عبداللہ نے کہا کہ میری ہے اس کے بعد حضرت فاروق نے سلمان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں یہ چادر عبداللہ سے مستعار لیکر آیا ہوں سلمان نے یہ تمام واقعہ معلوم کر لیا تو کہا کہ اب آپ فرمائیں ہم سُنیں گے اور اطاعت کریں گے (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۵۶)

اپنے عہد خلافت میں ایک دفعہ فرمایا کہ عمر کے لئے بیت المال سے صرف اتنا جائز ہے کہ دو کپڑے پہننے کے لئے لے اور حج وغیرہ کے لئے سواری اور اپنے اہل وعیال کا خرچ قریش کے ایک اوسط درجہ کے آدمی کے خرچ کے برابر لیا کرے (ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۱۹۷)

ایک دفعہ حضرت عمرؓ بیمار ہوئے لوگوں نے علاج کے لئے شہد کا استعمال تجویز کیا تو مجمع عام میں آکر لوگوں سے فرمایا کہ اگر تم لوگوں کی اجازت ہو تو بیت المال میں جو شہد رکھا ہے اُس میں سے کچھ لے لوں لوگوں نے اجازت دیدی۔

(ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۱۹۸)

حضرت عثمانؓ اپنی خلافت کے زمانے میں اکثر چادر سر کے نیچے رکھکر مسجد کے فرش پر تنہا سو رہا کرتے تھے (ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۴۱)

دوپہر کے وقت حضرت عثمانؓ مسجد میں سویا کرتے تھے اُٹھتے تو بدن میں کنکریوں کے داغ ہوتے اور لوگ کہا کرتے کہ یہ امیر المومنیں ہیں (الریاض النضرہ جلد ۲ صفحہ ۱۱۱)

Marfat.com

حضرت عثمانؓ کا ایک غلام تھا کسی موقع پر انھوں نے اُس کے کان کھینچے بعد میں فرمایا کہ اس کا بدلہ مجھ سے لیلے دنیا میں بدلہ دینا قیامت کے بدلے سے آسان ہی (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۱۱)

حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمانؓ کو دیکھا کہ چادر سر کے نیچے رکھکر مسجد میں سوئے ہوئے ہیں لوگ آتے ہیں اور اُن کے ادھر اُدھر بیٹھتے جاتے ہیں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ بھی اُنھیں عوام میں سے ہیں (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۱۱)

دوسری بار حضرت علی مرتضیٰؓ نے ایک دفعہ دو چادریں خریدیں قنبر اپنے غلام سے فرمایا کہ ان دونوں میں سے ایک اپنے لیے پسند کرلو (الریاض النضرہ جلد ۲ صفحہ ۲۲۹)

حضرت علی مرتضیٰؓ ایک دفعہ بازار تشریف لے گئے کھجور کی دوکان کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ ایک کنیز اُس دوکان پر رو رہی ہے آپ نے اُس سے وجہ دریافت فرمائی تو اُس کنیز نے جواب دیا کہ میرے آقا نے کھجوریں واپس کردی ہیں یہ دوکاندار نہیں لیتا ہی آپنے اُس کھجور والے سے فرمایا کہ یہ کھجوریں لے لو اور انکی قیمت واپس کردو اس کنیز کا کچھ اختیار نہیں ہی اُس شخص نے آپ کو جھڑک دیا۔ لوگوں نے اُس سے کہا کہ کچھ خبر ہی کس کو جھڑک رہا ہے؟ اُس نے کہا نہیں لوگوں نے کہا کہ یہ امیر المومنین ہیں یہ سُن کر اُس نے عرض کیا کہ اگر جناب مجھ سے ناراض ہو گئے ہوں تو معاف فرمادیں آپ نے فرمایا کہ جب تم ایمانداری اور راستبازی سے معاملہ کروگے تو میری ناخوشی کی کوئی وجہ نہیں (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۲۳۴)

Marfat.com

حضرت علی مرتضیٰؓ نے ایک دفعہ اپنی صاحبزادی کے پاس بیت المال کا ایک موتی دیکھا لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ موتی کہاں سے لائیں؟ میں ضرور سزا دوں گا۔ ابورافع افسر مال نے عرض کیا کہ امیر المومنین میں نے کھیلنے کے لئے دے رکھا ہے (ابن اثیر جلد ۳ صفحہ ۲۰۲)

ضرار کہتے ہیں کہ حضرت علی مرتضیٰؓ ہم لوگوں میں اس طرح رہا کرتے تھے کہ گویا ہمیں لوگوں میں سے ایک ہیں (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۲۱۲)

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف اپنے غلاموں کو اس طرح رکھا کرتے تھے کہ ان میں اور اُن کے غلاموں میں کوئی امتیاز نہیں ہوتا تھا (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۲۸۶)

جب اہل روم کا قاصد شام میں حضرت ابوعبیدہؓ سپہ سالار افواج اسلامیہ سے گفتگو کے لئے آیا۔ تو وہ تمیز نہ کر سکا کہ ابوعبیدہ کون ہیں اور یہاں ہیں یا نہیں لوگوں سے دریافت کیا کہ تمہارا امیر کہاں ہے؟ آپ کی طرف اشارہ کر کے لوگوں نے بتایا کہ یہ ہیں اس نے دیکھا کہ ایک شخص گھوڑے کی باگ ہاتھ سے تھامے ہوئے زمین پر بیٹھا ہے اور ہاتھ میں تیروں کو اُلٹ پلٹ رہا ہے (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۳۱۴)

جنگ یرموک میں جب لڑائی ہونے لگی تو رومیوں کی طرف سے سب سے پہلے جرجہ میدان میں آیا اور خالد سے کہا کہ جو دعوت اسلام قبول کرلے اُس کا تم لوگوں میں کیا درجہ ہے؟ خالدؓ نے کہا کہ سب کے سب ایک درجہ میں ہیں اُس نے پوچھا کہ ثواب میں بھی برابر ہیں؟ خالد نے کہا بیشک (ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۲۰۱)

Marfat.com

عمرو بن العاص جب شام میں حضرت ابو عبیدہ سے جا ملے تو آپ نے عمرو بن العاص سے کہا کہ گو میں تمہارا افسر اور سپہ سالار ہوں مگر تم ہی جیسا ہوں بغیر تمہارے مشوروں اور رایوں کے میں کوئی کام نہ کروں گا (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۲۱۴)

جنگ قادسیہ سے پہلے ایک لڑائی میں ایران کا سردار جابان گرفتار کیا گیا اُس نے کسی مسلمان کو دھوکہ دیکر اماں لے لی لوگ اُسے ابو عبید ثقفی سپہ سالار اسلام کے پاس لائے اور کہا کہ یہ ایرانیوں کا سردار ہے اُس کو قتل کرنا ضروری ہے ابو عبید نے کہا جب ایک مسلمان اس کو امن دے چکا تو میں اس کو سزا نہیں دیسکتا مسلمان ایک جسم کیطرح ہیں جو عہد ایک مسلمان نے کیا وہ سب پر لازم ہے (ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۲۱۲)

حضرت فاروق سعد بن ابی وقاص کو جنگ ایران کا سپہ سالار بنا کر روانہ فرمانے لگے تو فرمایا کہ اس خیال میں مت رہنا کہ لوگ تمہیں رسول خدا کا ماموں اور صحابی کہتے ہیں یاد رکھو خدا کے نزدیک تمام انسان برابر ہیں کوئی چیز مرتبہ کم و بیش کرنے والی ہے تو وہ صرف طاعت ہے (ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۲۲۰)

جنگ قادسیہ کے زمانہ میں ایک سفارت پر حذیفہ بن محصن تشریف لے گئے رستم سپہ سالار ایران نے پوچھا کہ کل جو شخص آیا تھا آج وہی کیوں نہ آیا حذیفہ نے جواب دیا کہ ہمارا سپہ سالار ہر حالت میں ہم میں مساوات و انصاف قایم رکھنا چاہتا ہے (ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۲۲۸)

Marfat.com

سفارت قادسیہ میں ایک دفعہ مغیرہ بن شعبہ تشریف لے گئے اور جاتے ہی رستم کے ساتھ تخت پر جا کر بیٹھ گئے چوبداروں نے انہیں تخت پر سے اُتار دیا اُنھوں نے فرمایا کہ ہمارے پاس تو تمہاری عقل و دانائی کی خبریں پہنچتی ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ تم سے زیادہ بیوقوف اور کوئی قوم نہیں میں خود نہیں آیا تم نے بلایا تھا تو آیا اس سلوک سے تو یہی اچھا تھا کہ تم مجھکو پہلے ہی یہ بتا دیتے کہ تم میں بعض خدا ہیں اور باقی سب اُن کے بندے ہو کر گردن جھکاتے ہیں آج مجھے پورا یقین ہوگیا کہ تم ضرور مغلوب ہوگے اور کوئی سلطنت اس اصول کے ساتھ اور ان عقلوں کے ساتھ قائم نہیں رہ سکتی بعض لوگ بول اُٹھے کہ یہ عربی ٹھیک کہتا ہے (ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۲۲۸)

حضرت عمرؓ نے بیت المال سے جو وظائف مسلمانوں کیلئے مقرر کیئے اُس میں قوی و ضعیف عرب و عجم کا کچھ تفرقہ اور امتیاز ملحوظ نہ رکھا (ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۲۴۸)

فتوحات شام کے زمانہ میں رومیوں نے ایک جاسوس مسلمانوں کے حالات معلوم کرنے کے لئے بھیجا وہ آیا اور ایک رات دن رہکر واپس گیا رومیوں نے اُس سے پوچھا تو اُس نے کہا کہ یہ لوگ رات کے وقت راہب ہوتے ہیں اور دن کے وقت سپاہی بنجاتے ہیں ان کے عدل و مساوات کا یہ عالم ہو کہ اگر ان کے بادشاہ کا بیٹا چوری کرے تو اُسے پوری سزا دیں (ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۲۰۳)

فتح مصر کے زمانہ میں رومیوں کا جاسوس جب مسلمانوں کے لشکر سے واپس گیا

Marfat.com

تو اُس نے رومیوں سے مسلمانوں کے حالات بیان کرتے ہوئے کہا کہ اُن کی مساوات کا یہ حال ہے کہ ادنیٰ اور اعلیٰ میں کوئی امتیاز نہیں خادم و آقا ایک سے معلوم ہوتے ہیں اور سب سے زیادہ یہ کہ اُن کا افسر اور سپہ سالار بھی اُن کے عوام کی طرح سے رہتا ہے (اشہر مشاہیر الاسلام جلد ۲ صفحہ ۱۰۵)

ہرمزان (ایران کا ایک سردار) جب متعدد عہد شکنیوں کے بعد گرفتار ہو کر مدینہ آیا تو شاہانہ ٹھاٹ سے آراستہ تاج مرصع سر پہ رکھے ہوئے دیبا کا قبا زیب بدن کئے ہوئے شاہان عجم کے طریقہ کے موافق زیور پہنے کمر سے مرصع تلوار لگائے ہوئے تھا غرض شان و شوکت کی تصویر بنکر مدینہ میں داخل ہوا۔ لوگوں سے پوچھا کہ امیر المومنین کہاں ہیں وہ سمجھتا تھا کہ جس شخص کے دبدبہ نے تمام دنیا میں غلغلہ ڈال رکھا ہی اُس کا دربار بھی بڑے ساز و سامان کا ہوگا حضرت عمر اُس وقت مسجد میں فرش خاک پر لیٹ کر سو گئے تھے ہرمزان نے پوچھا کہ کہاں ہیں لوگوں نے اُن کی طرف اشارہ کیا اُس نے نہایت متعجب ہو کر کہا کہ ان کے حاجب اور پہرہ دار کہاں ہیں لوگوں نے جواب دیا کہ ان کا کوئی حاجب اور پہرہ دار نہیں ہی اس پر بیحد متاثر ہوا اور کہنے لگا تب تو ان کو نبی ہونا چاہیئے لوگوں نے کہا نبی نہیں ہیں ہاں کام انبیا جیسے کرتے ہیں حضرت عمر لوگوں کی آواز سُن کر بیدار ہو گئے۔

(ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۲۷۰)

جنگ قادسیہ کے نتیجہ کا حضرت فاروق کو سخت انتظار تھا روز صبح کے وقت

Marfat.com

قاصد کے انتظار میں مدینہ سے باہر نکل جاتے تھے ایک دن اسی حالت میں ایک شخص آتا ہوا ملا۔ حضرت عمر نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہی قاصد ہے بشارت لے کر آیا ہے وہ سواری پر تیز آرہا تھا حضرت عمر نے اُس سے کہا کہ بندۂ خدا کچھ تو حال سُناؤ اُس نے کہا کہ خدا نے دشمن کو شکست دی آپ حالت پوچھتے ہوئے اُس کے پیچھے پیچھے دوڑتے ہوئے آرہے تھے اسی حالت میں مدینہ پہنچے لوگوں نے امیر المومنین کہکر سلام کرنا شروع کیا قاصد یہ سُن کر گھبرایا اور اُتر کر معذرت کی کہ امیر المومنین آپنے مجھے پیشتر ہی اطلاع کیوں نہ دی آپنے فرمایا کہ بھائی کچھ حرج نہیں (ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۴۰۸)

ایک دفعہ حضرت فاروق اور اُبی بن کعب میں نزاع ہوا اُبی نے زید بن ثابت کے یہاں مقدمہ دائر کیا حضرت فاروق امیر المومنین مدعا علیہ کی حیثیت سے عدالت میں حاضر ہوئے زید نے تعظیم کی حضرت فاروق نے فرمایا کہ یہ تمہارا پہلا ظلم ہے یہ کہکر اُبی کے پاس بیٹھ گئے اور زید سے کہا کہ جبتک عام آدمی اور عمر دونوں تمہارے نزدیک برابر نہ ہوں تم منصب قضا کے قابل نہیں سمجھے جا سکتے (الفاروق)

جبلہ ابن الایہم غسانی شام کا مشہور رئیس مسلمان ہو گیا تھا کعبہ کے طواف کے وقت اُس کی چادر کا ایک گوشہ ایک شخص کے پاؤں کے نیچے آگیا جبلہ نے اُس کے منہ پر تھپڑ مارا اُس نے بھی برابر کا جواب دیا۔ جبلہ غصّہ سے بیتاب ہو گیا اور حضرت عمر کے پاس آیا حضرت عمر نے فرمایا کہ تم نے جو کیا اُس کی سزا پائی اُس نے

Marfat.com

کہا کہ ہم اس رُتبہ کے شخص ہیں کہ ہم سے جو گستاخی کرے اُس کی سزا قتل ہی حضرت عمر نے فرمایا کہ جاہلیت میں ایسا ہی تھا لیکن اسلام نے پست و بلند ایک کر دیا الفاروق

حضرت فاروق کا یہ حال تھا کہ قمیص میں پیوند لگے رہتے تھے کاندھے پر مشک رکھکر غریب عورتوں کے ہاں پانی بھر کر دے آتے تھے فرش خاک پر پڑے رہتے تھے بازاروں میں پھرتے تھے جہاں جاتے تھے جریدہ و تنہا اونٹوں کے بدن پر اپنے ہاتھ سے تیل ملتے تھے دربار نقیب چاوش حشم و خدم کے نام سے آشنا نہ تھے اور پھر یہ رعب وداب تھا کہ عرب و عجم اُن کے نام سے لرزتے تھے اور جس طرف رُخ ہوتا تھا زمین دہل جاتی تھی عمر فاروق رضؓ کے سفر شام میں سواری کے ایک اونٹ کے علاوہ اور کچھ نہ تھا لیکن چاروں طرف غل پڑا ہوا تھا کہ مرکز عالم جنبش میں آگیا (الفاروق)

عبداللہ بن عامر کہتے ہیں کہ میں سفر حج میں مدینہ سے مکہ تک آمد و رفت میں حضرت عمرؓ کے ہمراہ رہا نہ تو انھوں نے کہیں خیمہ لگایا نہ کہیں اُن کا مکان تھا جس کے سایہ میں رہتے صرف چمڑا یا چادر درخت پر ڈال لیتے اور اسی کے سایہ میں قیام فرماتے (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۲۰۰)

ابو محصن طائی کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نماز پڑھ رہے تھے اُن کے تہبند میں کئی پیوند لگے ہوئے تھے جن میں سے بعض چمڑے کے تھے حالانکہ وہ اُن دنوں امیر المومنین تھے (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۲۳۷)

Marfat.com

حضرت ابو بکرؓ خلیفہ منتخب ہوئے تو صبح اُٹھکر تجارت کے لئے کپڑے لیکر بازار کی طرف روانہ ہوئے راہ میں حضرت عمرؓ اور حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح ملے اور دریافت کرنے لگے کہ یا خلیفہ رسول اللہ کدھر کا قصد ہے حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ بازار جا رہا ہوں ان دونوں نے فرمایا کہ آپ کے سپرد تو کاروبار خلافت ہے بازار میں کیا کیجئے گا آپ نے فرمایا کہ پھر اپنے متعلقین کی پرورش کہاں سے کروں ان دونوں نے فرمایا کہ آپ تشریف لیچلیں ہم آپ کا وظیفہ مقرر کردیں گے۔ حضرت ابو بکرؓ ان دونوں کے ساتھ واپس تشریف لائے تو ان حضرات نے روزانہ آدھی بکری اور حسب ضرورت کپڑے اور کھانے مقرر کردیئے (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۱۳۰)

حضرت ابو بکرؓ خلیفہ ہوئے تو صحابہ نے کہا کہ خلیفۂ رسول اللہ کے لئے کچھ وظیفہ مقرر ہونا چاہیئے جس سے اُن کی ضروریات پوری ہو جایا کریں سب نے کہا ہاں دو چادریں انھیں دیجائیں جب وہ پُرانی ہوجائیں تو انھیں واپس کرکے دوسری لے لیں سفر کریں تو سواری لیں اور خلافت سے پہلے جو خرچ آپ کا تھا اسی کے موافق اپنے اور اپنے متعلقین کے لئے خرچ لیں حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا مجھے منظور ہے۔ (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۱۳۱)

حسن بصری فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے تہبند میں بارہ پیوند تھے جن میں سے بعض چمڑے کے تھے حالانکہ وہ اُن دنوں امیر المومنین تھے (طبقات ابن سعد

Marfat.com

جلد ۳ قسم اول صفحہ ۲۲۳)

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں تمھیں بتاتا ہوں کہ بیت المال سے کتنا لینا میں حلال
سمجھتا ہوں جاڑے اور گرمی کے لئے دو جوڑے کپڑے حج وعمرہ کے لئے سواری
اپنے اور اپنے متعلقین کی خوراک قریش کے ایک متوسط درجہ کے آدمی کے برا
جو نہ بہت مالدار ہو نہ زیادہ تنگدست (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۱۹

حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ جب سے میں خلیفہ ہوا ہوں جو کھا
کھایا وہ موٹا کھایا بدن پر کپڑے موٹے پہنے مسلمانوں کے غنیمت میں سے میر
پاس بجز اس حبشی غلام اور اس اونٹ اور اس پرانی چادر کے اور کچھ نہیں ہے
میں مرجاؤں تو یہ سب عمرؓ کے پاس بھیجدینا اور ان چیزوں سے بری ہو جانا حضر
عائشہ نے حضرت صدیق کی وفات کے بعد ایسا ہی کیا (طبقات ابن سعد جلد
قسم اول صفحہ ۱۳۹)

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر مجھے ضرورت نہ ہوئی تو بیت المال سے نہ لوں گا
اگر ضرورت ہوئی تو مناسب اندازہ سے لوں گا پھر جب میرے پاس مال ہوگا تو
ادا کروں گا (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۱۹۷)

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ بخدا اگر عجمی لوگ عمل لے کر آئیں اور ہم بے عمل جائیں
تو قیامت کے دن وہ رسول اللہ صلعم کے نزدیک ہم سے زیادہ قریب ہوں گے
کوئی قرابت کا خیال نہ کرے بلکہ خدا کے لئے عمل کرے کیونکہ جس کا عمل نہ

Marfat.com

نسب اور خاندانی شرافت اس کو آگے نہیں بڑھا سکتی (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول)

حضرت عثمانؓ رات کے وقت وضو کے لئے پانی وغیرہ خود اپنے ہاتھ سے اُٹھا کر لیتے تھے کسی نے کہا کہ امیر المومنین آپ کسی خادم سے یہ کام لیں تو کیا مضایقہ ہے؟ حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ رات ان کے آرام کیلئے ہے (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول ص ۴۱)

(۲) اُخوّت

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ	مسلمان تو بس (آپس میں بھائی) بھائی ہیں تو اپنے بھائیوں میں میل جول کرا دیا کرو۔
وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا	اور سب (ملکر) مضبوطی سے اللہ (کے دین) کی رسی کو پکڑے رہو اور ایک دوسرے سے الگ نہ ہونا اور اللہ کا وہ احسان یاد کرو جب تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے پھر اللہ نے تمہاری دلوں میں الفت پیدا کی اور تم اس کے فضل سے (بھائی) بھائی ہو گئے۔
وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ	اور نہ تم میں سے ایک کو ایک پیٹھ پیچھے برا کہے بھلا تم میں سے کوئی اس بات کو گوارا کرے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے یہ تو یقیناً تم کو گوارا نہیں۔

Marfat.com

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ

پھر اگر یہ لوگ (شرک و کفر سے) توبہ کرلیں نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو تمھارے دینی بھائی ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ پہنچ کر مہاجرین اور انصار میں مواخات قایم کردی تو بہت سے انصار نے اپنا مال بھی تقسیم کرکے اپنے مہاجر بھائیوں کو دے دیا چنانچہ سعد بن الربیع نے اپنے مہاجر بھائی عبدالرحمن بن عوف سے کہا کہ میں انصار میں سب سے زیادہ مالدار ہوں تمھیں اپنا آدھا مال دیئے دیتا ہوں مگر عبدالرحمن نے یہ پسند نہ کیا اور تجارت شروع کردی (ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۸۹)

حذیفہ کہتے ہیں کہ جنگ یرموک میں میرے چچا زاد بھائی زخمی ہوکر گرے تو میں تھوڑا سا پانی لے کر اُن کو تلاش کرنے چلا تاکہ اُن کو پلا دوں۔ ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے اُن کو پایا تو اُن کی آخری حالت دیکھی میں نے اشارے سے دریافت کیا کہ پانی پلاؤں؟ انھوں نے کہا ہاں۔ میں پلانے ہی کو تھا کہ قریب سے آہ کی آواز آئی میرے بھائی نے اشارے سے کہا کہ پہلے انھیں پلاؤ میں اُدھر گیا تو دیکھا کہ ہشام بن العاصی مجروح پڑے ہیں اُن سے پوچھا کہ پانی پلاؤں اتنے میں ایک اور طرف سے آہ کی آواز آئی ہشام نے اشارے سے کہا کہ انھیں پلا آؤ میں وہاں گیا تو وہ اب تک جاں بحق ہوچکے تھے لوٹ کر ہشام کے پاس آیا تو وہ بھی انتقال فرما چکے تھے پھر اپنے بھائی کے پاس آیا تو اُن کی روح بھی پرواز کرچکی تھی

Marfat.com

(حمامۃ الاسلام مطبوعہ مصر صفحہ ۸۲)

ابوعبید ثقفی کے لئے فتح عراق کے زمانہ میں فروخ اور فراوندا دو وہبرد ارجن سے صلح ہو چکی تھی کئی قسم کے لذیذ کھانے لائے ابوعبید نے پوچھا کہ کیا یہ کھانے تمام فوج کے لئے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ تمام فوج کے لائق چیزیں ابھی مہیا نہیں ہو سکیں ہاں ارادہ ہے ابوعبید نے جواب دیا کہ ہمیں ایسی چیزوں کی ضرورت نہیں مسلمانوں کو ایک دوسرے پر ترجیح نہیں ابوعبید بہت ہی برا شخص ہے اگر وہ اکیلا عمدہ چیزیں کھائے اور دوسرے مسلمان بھائیوں کو چھوڑ دے واللہ میں تمہاری لائی ہوئی چیزوں اور مال غنیمت سے ایسی چیز ہرگز نہ کھاؤں گا جو عام طور پر تمام مسلمان نہ کھاتے ہوں (الفاروق)

فتوحات شام کے زمانہ میں رومیوں کا قاصد حضرت ابوعبیدہ کے پاس آیا اور انہیں عام لوگوں کے ساتھ زمین پر بیٹھے دیکھا تو تعجب سے پوچھا کہ آپ نے اپنے لئے کوئی فرش کیوں نہیں بچھا رکھا ہے یا کسی مسند پر کیوں نہیں بیٹھتے حضرت ابوعبیدہ نے جواب دیا کہ اگر میرے پاس فرش وغیرہ ہو تو بھی مجھے گوارا نہیں کہ خود اس پر بیٹھوں اور اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کو زمین پر بٹھاؤں (ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۲۱۲)

حضرت فاروقؓ روزانہ رات کے وقت ایک بڑھیا کے پاس جا کر اسکی ضروریات کا سامان مہیا کر دیا کرتے تھے ایک دن تشریف لیگئے تو دیکھا کہ اس کے سب کام کوئی اور شخص آکر انجام دے گیا کئی دن یہ اسی تلاش میں رہے کہ یہ کون شخص ہے آخر ایک دن

Marfat.com

معلوم ہوا کہ وہ حضرت ابوبکر صدیق تھے جو اپنے زمانہ خلافت میں بھی بعض وقت اُس کے یہاں جاکر اُس کے کام کرتے تھے (ابن اثیر ۲ صفحہ ۲۰۶)

ایک دفعہ رات کے وقت حضرت فاروق رضؓ گشت کرتے کرتے ایک مکان کے قریب پہنچے تو ایک آدمی بیٹھا ہوا ملا۔ اُس سے پوچھنے لگے کہ کون ہو کہاں سے آئے ہوا تنے میں اندر سے کراہنے کی آواز آئی دریافت فرمایا تو اُس مرد نے کہا کہ ہم مسافر ہیں گھر میں بچہ ہونے والا ہے کوئی عورت پاس نہیں ہے جو ایسے وقت میں مدد دے حضرت فاروقؓ یہ سُن کر اُٹھے اور اپنے گھر آکر اپنی زوجہ محترمہ حضرت ام کلثوم سے کہا کہ میرے ساتھ چلو اُن کے ہمراہ وہاں پہنچے اور اُس مرد سے کہا کہ تمہاری اجازت ہو تو میں اس خاتون کو تمہاری بی بی کے پاس بھیجدوں اُس نے اجازت دے دی تھوڑی دیر میں حضرت ام کلثوم نے پکار کر کہا کہ یا امیر المومنین اپنے ساتھی کو بیٹے کی خوشخبری دیجیے لفظ امیر المومنین سنکر وہ شخص چونک پڑا اور معذرت کرنے لگا حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ معذرت کی کوئی بات نہیں تم صبح کو آنا میں اس بچے کا وظیفہ مقرر کر دونگا۔

دوسری دفعہ حضرت فاروق رات کے وقت گشت کرتے ہوئے مقام صرار پر پہنچے تو دیکھا کہ ایک جگہ ایک عورت بیٹھی ہے اور چند بچے رو رہے ہیں قریب جاکر حال دریافت کیا تو اُس عورت نے کہا کہ بچے بھوکے ہیں یہ سُن کر آپ واپس آئے اور خود آٹا وغیرہ لیکر تشریف لیگئے اور خود پکا کر اُن سب کو کھلایا۔ جب بچے کھا کر ہنسنے کھیلنے لگے تو واپس ہو گئے (ابن اثیر جلد ۳ صفحہ ۲۸ و ۲۹)

Marfat.com

جب قحط ہوا تو حضرت عمرؓ نے عہد کیا کہ جب تک عام طور پر گھی اور دودھ بازاروں میں نہ ملنے لگے میں نہ کھاؤں گا۔ اتفاقاً ایک دن بازار میں گھی اور دودھ آیا ان کے ایک غلام نے سب خرید لیا اور لاکر پیش کیا آپ نے فرمایا کہ تم نے سب خرید کر لوگوں کو تکلیف پہنچائی ہے جاؤ سب تقسیم کر دو میں ہرگز نہ کھاؤں گا جب تک خود تکلیف نہ اُٹھاؤں لوگوں کی تکلیف کا اندازہ کس طرح ہو سکتا ہے (ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۲۷۴)

حضرت صدیق ایک قبیلہ کی بکری کا دودھ دُوہ دیا کرتے تھے جب خلیفہ منتخب ہوئے تو اُس قبیلہ کی لڑکیوں نے کہا کہ اب تو یہ دودھ نہ دُوہیں گے حضرت صدیق نے یہ سنکر فرمایا کہ ضرور دُوہ دیا کرونگا خلافت سے میرے طرزِ عمل میں کوئی فرق نہ آئے گا (ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۱۳۲)

آپ کی رحمدلی کی یہ کیفیت تھی کہ جب باہر نکلتے تو محلے کے بچے ابا ابا کہکر آپ سے لپٹ جایا کرتے آپ اُن کو پیار کرتے اور سروں پر ہاتھ رکھتے تھے۔

(الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۳)

جنگ قادسیہ کی سفارتوں میں ایک دفعہ ربعی بن عامر تشریف لیگئے رستم سپہ سالار ایران سے ان کی گفتگو ہوئی اخیر میں انھوں نے کہا کہ تین دن تک ہم تمھیں غور کرنے کے لئے مہلت دیتے ہیں اور اس کے لئے ہم اپنے تمام ہمراہیوں کی طرف سے ذمہ دار ہیں رستم نے پوچھا کہ کیا سردار تمھیں ہو انھوں نے جواب دیا کہ میں سردار تو نہیں ہوں مگر مسلمان سب کے سب ایک جسم ہیں ایک دوسرے کے اعضا ہیں اُن میں کا ایک معمولی

Marfat.com

شخص بھی اگر ایک امر کا ذمہ دار ہو جائے تو سب کے سب اُس کے ذمہ دار ہیں۔

(ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۲۲۷)

(۳) حُرِّیت

فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ — تو آدمیوں سے نہ ڈرو ہم ہی سے ڈرو

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ — تو اُن سے نہ ڈرو اور ہم ہی سے ڈرو۔

وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللَّهِ — اور ہم میں سے اللہ کے سوا کوئی کسی کو (اپنا) مالک نہ سمجھے۔

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ — ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ — اور تمہارے لئے مسخر کیا جو کچھ آسمانوں اور زمینوں کے درمیان ہے سب کا سب

حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے خلیفہ ہو کر پہلے خطبہ میں فرمایا کہ اگر میں سیدھے راستہ پر چلوں تو میری مدد کرو اور اگر کجروی اختیار کروں تو مجھے سیدھا کردو میری اطاعت اُس وقت تک ہے جب تک میں خدا اور اُس کے رسول کا مطیع رہوں (ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۱۶۰ و طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۱۲۹)

یمن کی چادروں کے واقعہ میں پیشتر بیان ہو چکا ہے کہ جب حضرت عمر فاروق نماز میں دو چادریں پہنکر تشریف لائے تو حضرت سلمان نے کہا کہ ہم نہ سُنیں گے

Marfat.com

اطاعت کریں گے لوگوں کو آپ نے ایک ایک چادر دی اور خود دو پہنکر
ئے ہیں چنانچہ حضرت عمر نے یہ جواب دیا کہ ایک چادر میری اور ایک میرے
بیٹے عبداللہ کی ہے (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۵۶)

حضرت عمر فاروق رض کی عادت تھی کہ رات کے وقت لوگوں کے حالات دریافت
رنے کی غرض سے گشت فرمایا کرتے تھے ایک دفعہ اسلم کے ہمراہ صرار پہنچے تو دیکھا
ہ ایک جگہ چند بچے رو رہے ہیں اور ایک عورت بیٹھی ہے چولہے پر ہانڈی چڑھی
ہوئی ہے آپ نے قریب جاکر سلام کیا اور پوچھا کہ میں قریب آسکتا ہوں اس عورت
نے جوابدیا کہ بھلائی کا ارادہ ہو تو آؤ ورنہ کوئی ضرورت نہیں آپ قریب تشریف
لیگئے اور حال دریافت فرمایا اُس نے کہا کہ رات کی سردی سے پریشان ہیں اور
بھوک سے رو رہے ہیں ان کو بہلانے کے لئے میں نے خالی ہانڈی چڑھا رکھی ہے
کہ وہ اس طرح چپ ہو کر سو جائیں ہمارا اور عمر کا انصاف تو خدا کرے گا آپ نے
فرمایا کہ عمر کو تمہاری کیا خبر؟ اُس نے جوابدیا کہ ہمارے حاکم تو بن جاتے ہیں اور
پھر ہم سے غافل رہتے ہیں حضرت فاروق یہ سنکر اسلم کے ہمراہ واپس تشریف لائے
ور بیت المال سے آٹا وغیرہ لیگئے اور خود پکا کر سب کو کھلایا جب سب سیر ہو گئے
ور حضرت عمر واپس تشریف لیجانے لگے تو اُس عورت نے کہا کہ خدا تمھیں جزائے
خیر دے خلافت کے قابل تو تم ہو نہ کہ عمر (ابن اثیر جلد ۳ صفحہ ۲۸)

سفر شام سے واپس آتے وقت جب فاروق اعظم رض مدینہ کے قریب پہنچے تو لوگوں کے

Marfat.com

حالات معلوم کرنے کے لئے ہمراہیوں سے الگ ہو کر ایک طرف روانہ ہوئے
اور ایک خیمہ کے پاس گذرے جس میں ایک بوڑھی عورت بیٹھی تھی اُس نے آپ
دیکھکر پوچھا کہ آپ کو عمر کی کچھ خبر ہے پھر کہا کہ خدا میری طرف سے عمر کو جزائے خیر
نہ دے آپ نے وجہ دریافت کی تو اس نے کہا کہ جب سے وہ خلیفہ ہوئے ہیں آج تک
ایک دینار یا ایک درہم بھی مجھے نہیں دیا ہی آپ نے فرمایا کہ تم یہاں بیٹھی ہو عمر
تمہارا حال کس طرح معلوم ہو اُس نے جواب دیا کہ سبحان اللہ ہمارے بادشاہ
بن جاتے ہیں اور یہ خبر ہی نہیں رکھتے کہ مشرق و مغرب میں کیا ہو رہا ہے حضرت
فاروق یہ سُنکر رونے لگے اور بہت سے دینار دے کر اُس سے معافی مانگی۔
(الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۵۶)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے زمانہ خلافت میں ایک دفعہ خطبہ دیتے ہوئے ارشاد
فرمایا کہ بتاؤ اگر میں حق چھوڑ دیتا تو تم کیا کرتے یہ سنکر مجمع میں سے ایک شخص تلوار کھینچ کر
کھڑا ہو گیا اور اُس نے کہا کہ اگر آپ اس طرح حق چھوڑ دیتے تو ہم آپ کو یوں تلوار
سے سیدھا کر دیتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کی جُرأت آزمانے کے لئے جھڑک کر کہا کہ میری
شان میں یہ کہہ رہے ہو؟ اسنے بھی اُسی لہجہ میں جوابدیا کہ ہاں آپ ہی کی شان میں
کہہ رہا ہوں تو حضرت فاروق نے فرمایا سبحان اللہ الحمد للہ میری رعایا میں خدا نے
ایسے لوگ پیدا کئے ہیں کہ میں کجروی اختیار کروں تو وہ مجھے صحیح راستہ پر لے آئیں
(الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۵۰)

Marfat.com

حضرت ابوبکر صدیق تاجر تھے خلافت کے مشاغل کی وجہ سے تجارت چھوڑنی پڑی تو اپنے اہل وعیال کے مصارف کی وجہ سے دقت ہونے لگی کیونکہ بیت المال سے جو مقرر ہوا تھا وہ اتنے بڑے خاندان کے لئے بالکل ناکافی تھا۔ ایک دن آپ کپڑے لیکر تجارت کے لئے بازار کی طرف تشریف لے چلے راستہ میں حضرت عمر ملے دریافت کرنے لگے کہ یا خلیفہ رسول اللہ کہاں تشریف لیجا رہے ہیں فرمایا کہ تم لوگوں نے میرا اتنا کم وظیفہ مقرر کیا ہے جو نہ میرے لئے کافی ہے نہ میرے متعلقین کے لئے حضرت عمر نے کہا اچھا واپس تشریف لے چلئے ہم لوگ وظیفہ زیادہ کر دینگے حضرت صدیق ؓ نے فرمایا کہ سالانہ تین سو دینار اور روزانہ ایک بکری حضرت عمر نے سنکر صاف کہدیا کہ یہ نہیں ہوسکتا اتنے میں حضرت علی مرتضیٰ ؓ تشریف لائے آپنے واقعہ سنکر فرمایا کہ ضرور پورا کر دینا چاہیئے حضرت صدیق ؓ نے فرمایا کہ صرف تم دونوں کے کہنے سے کیا ہوسکتا ہے جبتک تمام مہاجرین وغیرہ راضی نہ ہوجائیں کسی طرح سے نہیں ہوسکتا چنانچہ حضرت صدیق اکبر ؓ واپس تشریف لائے اور لوگوں کو جمع کرکے فرمایا کہ صاحبو! میرا سالانہ وظیفہ ڈھائی سو دینار ہے اب عمر ؓ اور علی ؓ تین سو دینار کے لئے راضی ہیں کیا آپ لوگ منظور کرتے ہیں سب نے متفق ہوکر کہا کہ ہاں منظور ہے (الریاض النضرۃ جلد اصفحہ ۱۷۸)

حضرت فاروق ؓ نے خلیفہ ہونے کے بعد لوگوں کو جمع کرکے ارشاد فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ میں تاجر تھا اور اسی تجارت سے اپنی اور متعلقین کی پرورش کرتا تھا اب

Marfat.com

کاروبار خلافت کی وجہ سے تجارت چھوڑنی پڑی تمہاری رائے میں مجھے بیت المال سے کتنا لینا چاہیئے۔ لوگوں نے مختلف رائیں دیں حضرت علیؓ چپ بیٹھے تھے حضرت فاروقؓ نے آپ سے دریافت فرمایا کہ آپ کی کیا رائے ہے انھوں نے فرمایا کہ آپ صرف اُسی قدر لے سکتے ہیں جس میں آپ کا اور آپ کے اہل و عیال کا گذارہ ہو سکے اس سے زیادہ آپ کا کوئی حق نہیں ہے حضرت فاروقؓ نے فرمایا کہ بیشک تمہاری رائے صحیح ہے (ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۲۴۸)

مصر میں عمرو بن العاص گورنر تھے اُن کے بیٹے اور ایک قبطی میں لڑائی ہو گئی عمرو بن العاص کے بیٹے نے اُس قبطی کو مارا۔ وہ شکایت لیکر مدینہ میں حضرت فاروقؓ کے دربار میں حاضر ہوا۔ حضرت فاروق نے عمرو بن العاص اور اُن کے بیٹے دونوں کو مصر سے بلا بھیجا اور مجمع عام میں اُس قبطی کے ہاتھ سے اُن کے بیٹے کو سزا دلوائی پھر دونوں کو مخاطب کر کے فرمایا مُذْکم تَعَبَّدْتُمُ النَّاسَ وَقَدْ وَلَدَتْھُمْ اُمَّھَاتُھُمْ اَحْرَارًا۔ تم لوگوں نے آدمیوں کو غلام کب سے بنا لیا ان کی ماؤں نے تو انھیں آزاد جنا ہے (الفاروق صفحہ ۲۱۵)

جنگ قادسیہ کے موقعہ پر زہرہ سفیر بن کر تشریف لیگئے رستم سپہ سالار ایران نے دریافت کیا کہ تمہارے مذہب کے کیا اصول ہیں آپنے فرمایا توحید و رسالت کی شہادت اُس نے پوچھا کہ اور کیا؟ آپنے جواب دیا کہ لوگوں کو مخلوق کی غلامی سے آزاد کر کے خدا کی غلامی میں لانا کیونکہ سب بنی آدم ایک درجہ کے ہیں (ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۳۲۷)

Marfat.com

پھر دوسری دفعہ ربعی بن عامر سفیر بن کر تشریف لیگئے تو رستم نے دریافت کیا کہ تم یہاں کیوں آئے ہو آپ نے جواب دیا کہ ہمیں خدا نے یہاں اس لئے بھیجا ہے کہ مخلوق کو سلطنتوں کے ظلم و غلامی سے آزاد کر کے اسلام کے عدل و حریت میں لائیں (ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۲۲۷)

حضرت عثمان رض نے اپنی عادت کے مطابق حج کے موقعہ پر تمام صوبوں میں فرمان بھیجدیئے کہ میں حج کے موقعہ پر اپنے تمام گورنروں کو بلاتا ہوں جس کسی کو کچھ شکایت ہو اس موقعہ پر آکر ہم سے یا ہمارے گورنروں سے جس سے چاہے اپنا حق وصول کرلے (ابن اثیر جلد ۳ صفحہ ۷۶)

ایک مرتبہ حضرت عثمان رض نے کسی کام کے متعلق لوگوں کو جمع کرکے فرمایا کہ یہ کام جو میں نے کیا ہی اگر تم اسے غلط سمجھو تو فوراً رد کردو میں تم لوگوں کے خلاف رائے کوئی کام کرنا نہیں چاہتا (ابن اثیر جلد ۳ صفحہ ۷۷)

شام میں رومی جب شکست کھا کر دمشق و حمص سے نکلے اور ہرقل کے پاس فریاد لے کر انطاکیہ پہنچے تو ہرقل نے بہت بڑی فوج تیار کی حضرت ابو عبیدہ رض سپہ سالار شام کو ان واقعات کی اطلاع ہوئی تو آپ نے تمام افسروں کو جمع کر کے مشورہ کیا۔ یزید بن ابی سفیان کھڑے ہوئے اور کہا کہ میری رائے ہی کہ عورتوں کو شہر میں رہنے دیں اور ہم خود شہر کے باہر لشکر جمع کریں اور خالد اور عمرو بن العاص کو لکھا جائے کہ دمشق اور فلسطین سے مدد لیکر آجائیں شرحبیل بن حسنہ نے کہا آزادانہ

Marfat.com

رائے دینی چاہیئے یزید بن ابی سفیان کی رائے کا میں مخالف ہوں شہر والے عیسائی ہیں ممکن ہے کہ تعصب سے ہمارے اہل وعیال کو قیصر کے حوالے کر دیں حضرت ابو عبیدہ نے فرمایا کہ اس کی تدبیر یہ ہے کہ ہم عیسائیوں کو شہر سے باہر چلے جانے کا حکم دیں شرجیل نے کہا کہ اے امیر! تم کو ہرگز یہ حق حاصل نہیں ہے ہم نے عیسائیوں کو اس شرط پر امن دیا ہے کہ وہ اطمینان سے شہر کے اندر رہیں حضرت ابو عبیدہ نے فوراً اپنی غلطی تسلیم کر لی۔

حضرت عمرو بن العاص جب شام میں حضرت ابو عبیدہ سے جا ملے تو حضرت ابو عبیدہ نے عمرو سے کہا کہ گو میں تمہارا افسر اور سپہ سالار ہوں مگر تم ہی جیسا ہوں بغیر تمہارے مشوروں اور رایوں کے کوئی فیصلہ نہ کروں گا لہذا مجھے ہر روز اپنے مشوروں سے مدد دیا کرو (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۲۱۴)

مغیرہ بن شعبہ اخیر سفارت میں تشریف لیگئے اور جاتے ہی رستم کے ساتھ تخت پر بیٹھ گئے چوبداروں نے آپ کو تخت پر سے اُتارا آپ نے فرمایا کہ ہمارے پاس تو تمہاری عقل و دانائی کی چیزیں پہنچتی تھیں اور واقعہ یہ ہے کہ تم سے زیادہ بیوقوف اور کوئی قوم نہیں ہے میں خود نہیں آیا تمہارے بلانے پر آیا تھا اس سلوک سے تو یہ اچھا تھا کہ مجھے تم پہلے ہی یہ بتلا دیتے کہ تم میں ایک شخص خدا ہے اور باقی سب کے سب اس کے آگے بندہ ہو کر گردن جھکاتے ہیں (ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۲۲۸)

حضرت فاروق ؓ نے ایک دفعہ خطبہ دیا اور فرمایا کہ میں بادشاہ نہیں ہوں کہ تم کو

Marfat.com

غلام بنانا چاہوں میں خود خدا کا غلام ہوں البتہ خلافت کا بار میرے سر پر رکھا گیا ہے اگر میں اس طرح تمہارا کام کروں کہ تم آرام سے گھروں میں سویا کرو تو میری سعادت ہے اور اگر میری خواہش ہو کہ تم میرے دروازے پر حاضری دو تو میری بدبختی ہے میں تم کو تعلیم دینا چاہتا ہوں لیکن قول سے نہیں بلکہ عمل سے (الفاروق صفحہ ۱۱۶)

جنگ شام کے زمانہ میں ایک مرتبہ رومی فوجیں بیسان میں جمع ہوئیں اور مسلمانوں نے اُن کے سامنے فحل میں پڑاؤ ڈالا مسلمانوں کا استقلال دیکھکر رومی عیسائی صلح پر آمادہ ہوئے اور ابو عبیدہؓ کے پاس پیغام بھیجا کہ کوئی شخص سفیر بن کر آئے ابو عبیدہؓ نے معاذ بن جبل کو بھیجا آپ وہاں پہنچے تو اثنائے گفتگو میں آپ نے فرمایا کہ تم کو اس پر ناز ہے کہ تم ایسے شہنشاہ کی رعیت ہو جس کو تمہارے جان و مال کا اختیار ہے لیکن ہم نے جس کو اپنا بادشاہ بنا رکھا ہے وہ کسی بات میں اپنے آپ کو ترجیح نہیں دیکھتا۔ اگر وہ کسی امر میں قانون کے خلاف کرے تو ہم لوگ اُس کو پوری سزا دیں وہ پردہ میں نہیں بیٹھتا اپنے آپ کو ہم سے بڑا نہیں سمجھتا مال و دولت میں اُس کو ہم پر کوئی ترجیح نہیں ہے (الفاروق صفحہ ۱۲۹)

جنگ یرموک میں حضرت خالدؓ مسلمانوں کی طرف سے سفیر بن کر باہان سپہ سالار روم کے پاس تشریف لے گئے باہان نے فخر سے کہا کہ ہمارا بادشاہ تمام بادشاہوں کا شہنشاہ ہے حضرت خالدؓ نے فرمایا کہ تمہارا بادشاہ ایسا ہی ہوگا لیکن ہم نے جس کو سردار اور خلیفہ بنا رکھا ہے اگر ایک لحظہ کے لیے بھی اُس کو بادشاہی کا خیال آئے تو ہم اسکو

Marfat.com

فوراً معزول کردیں (الفاروق صفحہ ۱۲۹)

(۴) احساس فرض

وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ

اور تنگی میں اور تکلیف میں اور حالت جنگ میں ثابت قدم رہے یہی لوگ ہیں جو سچے نکلے اور یہی ہیں (جن کو) پرہیزگار (کہنا چاہیئے)

قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ وَعَشِیْرَتُکُمْ وَاَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ کَسَادَهَا وَمَسٰکِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ

کہدو کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیبیاں اور تمہارے کنبہ دار اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور تجارت جس کے ماند پڑ جانے کا تم کو اندیشہ ہے اور مکانات جن (میں رہنے) کو تمہارا جی چاہتا ہے (اگر یہ چیزیں) اللہ اور اُس کے رسول اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے سے تم کو زیادہ عزیز ہوں تو (ذرا) صبر کرو یہانتک کہ کہ خدا کو جو کچھ کرنا ہے وہ (تمہارے سامنے) لا موجود کرے اور اللہ اُن لوگوں کو جو (اُسکے حکم سے) سرتابی کریں ہدایت نہیں دیا کرتا۔

Marfat.com

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ	(اے پیغمبر) جو لوگ اللہ اور روز آخرت کا
الْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ	یقین رکھتے ہیں اُن کو تو تم نہ دیکھو گے کہ خدا اور
اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَ	اُس کے رسول سے مقابلہ کرنے والوں کیساتھ
هُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ	دوستی رکھیں گو وہ اُن کے باپ یا اُن کے بیٹے
اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ	یا اُن کے بھائی یا اُن کے کنبے ہی کے کیوں
قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ	نہ ہوں یہی (وہ پکے مسلمان) ہیں جن کے
	دلوں میں خدا نے ایمان کا نقش کر دیا ہے

مثنیٰ بن حارثہ شیبانی عراق کے فتح پر مامور تھے حضرت خالد بن الولید آپ کی امداد کے لئے بھیجے گئے مگر شام میں جب رومیوں کی تیاری کا علم ہوا تو حضرت صدیق رضؓ نے حضرت خالد کو ابو عبیدہؓ کی مدد کے لئے شام جانے کا حکم دیا وہ مثنیٰ کو اپنا جانشین بنا کر شام روانہ ہو گئے ادھر دشمنوں نے موقع دیکھ کر بڑی تیاریاں کیں تو مثنیٰ مدد لینے کے لئے مدینہ آئے جس دن یہ مدینہ پہنچے حضرت صدیق کی حیات کا آخری دن تھا تاہم مفصل حالات سنے اور خطرہ کا اندازہ کر کے حضرت فاروق کو بلایا اور کہا کہ میرا خیال ہے کہ آج میری زندگی ختم ہو جائیگی دن میں میرا دم نکلے تو شام سے پہلے اور رات میں نکلے تو صبح ہوتے ہوتے مسلمانوں کو مثنیٰ کی مدد کے لئے روانہ کرنا کسی مصیبت کی وجہ سے تم کو ملت کی خدمت اور حکم خداوندی کی تعمیل سے نہ رکنا چاہیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رحلت سے بڑھکر کیا مصیبت

Marfat.com

ہوسکتی ہی تم نے دیکھا ہوگا کہ میں نے اُس دن کیا کیا خدا کی قسم اگر اُس روز حکم خداوندی کی بجاآوری میں کوتاہی کرتا تو خدا ہم کو تباہ کرکے سزا دیتا اور مدینہ میں آگ بھڑک اُٹھتی (سیرۃ الصدیق صفحہ ۹۴)

حضرت صدیقؓ جب بیمار ہوئے اور اپنی وفات کا اُن کو یقین ہوا تو سب سے اہم جو کام اُنھوں نے سمجھا وہ خلافت کا معاملہ تھا اور اسی لئے فوراً اُس کا انتظام شروع کردیا۔ سب سے پہلے عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو بلاکر حضرت عمرؓ کے متعلق مشورہ کیا پھر حضرت عثمان کو بلایا باوجودیکہ مرض کی شدت تھی اور رہ رہ کر غشی طاری ہوتی تھی مگر اپنے فرض کی اہمیت کو پوری طرح محسوس فرماتے تھے حضرت عثمان سے مشورہ کرکے فرمایا کہ عہدنامہ لکھو۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم هٰذَا مَا عَهِدَ اَبُوْبَكْرِ بْنِ اَبِي قُحَافَةَ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ اما بعد اتنا لکھ کر شدت مرض سے پھر بیہوش ہوگئے کچھ دیر بعد ہوش آیا تو سب سے پہلے حضرت عثمان سے دریافت کیا کہ تم نے کیا لکھا اُس کے بعد فرمایا کہ لوگوں کو سناؤ ایسی حالت میں بالاخانہ پر تشریف لیگئے اور اوپر سے لوگوں کو مخاطب کرکے دریافت فرمایا کہ ہم نے عمر کو خلیفہ منتخب کیا ہی آپ لوگ پسند کرتے ہیں؟ سب نے کہا کہ ہمیں منظور ہی ضرور اُن کی اطاعت کریں گے (ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۲۰۰ و طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۱۴۱ و ۱۴۲)

حضرت فاروقؓ خلیفہ ہوئے تو پہلے خطبہ میں فرمایا کہ لوگوں کی مثال اونٹ کی سی ہی جو ہمیشہ ساربان کے پیچھے پیچھے چلتا ہی ساربان کو خوب دیکھ بھال لینا چاہیے

Marfat.com

کہ وہ اُسے کدھر لیجا رہا ہے میں خدا کی قسم تم کو صراط مستقیم پر لے چلنے کی کوشش کروں گا (ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۲۰۸)

ایک دفعہ حضرت فاروق رضؓ نے خطبہ میں فرمایا کہ اگر فرات کے کنارے پر بھی ایک اونٹ ضائع ہو جائے تو مجھے خوف ہے کہ خدا مجھ سے اُس کی بازپرس ضرور کرے گا۔ (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۲۲۰)

ایک دفعہ چند مسافر رات کو مدینہ کے بازار میں اُترے حضرت فاروق کو معلوم ہوا تو عبدالرحمٰن بن عوف کے پاس تشریف لائے آپ نماز پڑھ رہے تھے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ امیر المومنین! آپ اس وقت کس ضرورت سے تشریف لائے ہیں آپ نے فرمایا کہ چند مسافر بازار میں اُترے ہیں چوروں کا خوف ہے اس لئے چاہتا ہوں کہ میں اور تم دونوں چل کر آج رات اُن کی حفاظت کریں (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۲۱۷)

حضرت فاروق عموماً رات کو لوگوں کے حالات دریافت کرنے کی غرض سے گشت لگایا کرتے تھے۔

حضرت فاروقؓ کی خلافت میں ایک سال سخت قحط پڑا حضرت فاروق رضؓ نے عہد کر لیا کہ گھی اور دودھ اور گوشت جب تک عام طور پر بازار میں فروخت نہ ہونے لگے میں نہیں استعمال کروں گا۔ اس کے بعد ایک روز بازار میں کچھ دودھ اور گھی آیا آپ کے غلام نے سب خرید لیا اور آکر کہا کہ امیر المومنین! آپ کا عہد پورا ہو گیا گھی دودھ

Marfat.com

بازار میں بکنے آیا تھا میں نے چالیس درہم میں خرید لیا ہی۔ آپ نے فرمایا کہ سب خرید کر تم نے لوگوں کو پریشانی میں ڈالا جاؤ اور سب کو لوگوں میں تقسیم کر دو۔ مجھے اس طرح کھانا پسند نہیں جب تک میں خود تکلیف نہ اُٹھاؤں رعیت کی پریشانی اور تکلیف کا کس طرح اندازہ کر سکتا ہوں (ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۲۷۳)

حضرت فاروقؓ اور حضرت عثمانؓ ہر سال حج میں خود تشریف لیجایا کرتے اور تمام صوبوں کے گورنروں کو بُلایا کرتے تھے اور عام طور پر لوگوں کو مختلف صوبوں میں فرمان روانہ فرماتے کہ جس کسی کو کوئی شکایت ہو یہاں آکر اُسے بیان کرے اور اپنا حق وصول کرے (ابن اثیر جلد ۳ صفحہ ۹۰ و ۱۴۲)

حضرت فاروقؓ کو اگر کسی حاکم کے متعلق یہ معلوم ہوتا کہ یہ عام لوگوں کی عیادت نہیں کرتا اور کمزور اور ضعیف طبقہ کی اُس کے یہاں رسائی نہیں ہوتی تو اُسی معزول فرما دیتے (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۵۵)

رعایا سے اُن کے حالات پوچھتے ہوئے اہل حمص سے پوچھا کہ تم کس حال میں ہو اور تمہارا گورنر کیسا ہی اُنھوں نے جواب دیا کہ بہت اچھا گورنر ہے صرف اتنی بات ہی کہ اُس نے ایک بالاخانہ بنایا ہی جس میں خود رہتا ہے یہ سنکر حضرت فاروق نے اُس گورنر کو بلایا اور کہا کہ تم نے بالاخانہ اس لئے بنایا ہی کہ کمزور مسلمانوں اور بیواؤں اور یتیم بچوں کی تم تک رسائی نہ ہو سکے جاؤ آیندہ ایسی حرکت نہ کرنا (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ

حضرت فاروقؓ مجاہدین کے اہل وعیال کی خبرگیری کرتے تھے اکثر خود جا جا کر

Marfat.com

اُن سے دریافت فرماتے کہ تمھیں کوئی ضرورت تو نہیں کسی نے کوئی تکلیف تو نہیں پہنچائی۔ کبھی بازار جا کر اُن کی ضروریات خرید فرما دیتے (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۴)

حضرت علیؓ بازاروں میں جایا کرتے تھے اور وہاں لوگوں کو تقویٰ اور خرید و فروخت میں حسن معاملگی کی نصیحت کرتے اور فرماتے کہ ناپ تول میں کمی نہ کیا کرو (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۱۸)

ابو صہبا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی مرتضیٰؓ کو مقام شطِّ الکلا میں غلّوں کا نرخ دریافت کرتے ہوئے دیکھا (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۲۳۷)

حضرت فاروقؓ جب مجروح ہوئے اور طبیب نے دیکھکر کہا کہ جو وصیت آپ کو کرنا ہو کرلیں یعنی زندگی کی اُمید نہیں ہے تو سب سے زیادہ جس کی فکر آپ کو ہوئی وہ مسئلہ خلافت تھا چنانچہ آپ نے چھ صحابہ کو منتخب فرما کر حکم دیا کہ حجرۂ عائشہ صدیقہ میں جا کر مشورہ کر کے ایک کو منتخب کرلیں۔

حضرت فاروقؓ ایک دفعہ سخت گرمیوں کے دن میں دوپہر کی دھوپ میں کھڑے تھے حضرت عثمانؓ سایہ میں بیٹھے لکھ رہے تھے صدقہ کے اونٹ کی دانتوں کا شمار اور اُن کی عمر حضرت فاروقؓ لکھوا رہے تھے حضرت علی مرتضیٰؓ نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا کہ قرآن میں ہے اِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ اور حضرت فاروق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا قوی اور امین کو دیکھ لو (ابن اثیر جلد ۳ صفحہ ۲۷)

حضرت عمرؓ نے وفات سے ایک سال قبل فرمایا کہ میں خوب سمجھتا ہوں کہ رعایا کے

Marfat.com

تمام حالات مجھ تک نہیں پہنچتے اور تمام لوگ یہاں تک نہیں آسکتے آیندہ سال اگر زندہ رہا تو تمام صوبوں میں دورہ کروں گا شام، جزیرہ، مصر، بحرین، کوفہ، بصرہ، ہر جگہ دو دو ماہ رہوں گا واللہ یہ کیا ہی مبارک سال ہوگا (ابن اثیر جلد ۳ صفحہ ۲۷)

سعد بن ابی وقاص گورنر کوفہ کو حضرت فاروق رضؓ نے لکھا کہ میں نے سنا ہے کہ تم نے کوئی عمارت بنوائی ہے جسے قصر سعد کہا جاتا ہے تم اسی میں رہا کرتے ہو وہ قصر سعد نہیں ہے بلکہ قصر ہلاکت ہے اُسے چھوڑ دو اور بیت المال کے قریب آکر رہو اور ایسا دروازہ نہ رکھو جس کی وجہ سے تم تک عوام الناس کی رسائی نہ ہو سکے۔

(ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۲۶۰)

موسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں کہ جمعہ میں حضرت عثمان ممبر پر آکر لوگوں کے حالات اُنکی ضروریات اور چیزوں کے نرخ دریافت کیا کرتے (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول ص ۴۱)

معرکہ نہاوند میں نعمان بن مُقرن سپہ سالار مجروح ہوکر گر پڑے آپ نے حکم دیدیا تھا کہ جنگ چھوڑ کر کوئی شخص میری تیمارداری کے لئے نہ آئے چاہے میں زخمی ہوکر مر بھی جاؤں جس وقت آپ دم توڑ رہے تھے تو اتفاق سے ایک سپاہی آپ کے قریب آیا لیکن آپ کا حکم یاد کر کے فوراً واپس ہو گیا (الفاروق)

عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے اسلام لانے کے بعد اپنے باپ حضرت صدیق سے کہا کہ جنگ بدر میں ایک دفعہ آپ میری زد پر آگئے تھے لیکن میں نے بچا دیا۔ حضرت ابوبکر رضؓ نے فرمایا کہ تم میری زد پر آجاتے تو میں کبھی نہ چھوڑتا (سیرت الصدیق ط ۱۰)

Marfat.com

حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہو کہ مجھ سے بہتر امور خلافت کو انجام دینے والا کوئی اور موجود ہے تو سچ کہتا ہوں کہ اگر مجھے لیجا کر قتل کر دیا جائے یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں خلیفہ بنوں (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۱۹۷)

ربیع بن زیاد سے روایت ہی کہ حضرت عمر نے فرمایا میری اور لوگوں کی ایسی مثال ہی کہ کچھ لوگوں کا قافلہ سفر میں چلا سب نے مل کر اپنی جماعت میں سے ایک کو منتخب کر کے اپنی تمام زادراہ وغیرہ اُس کے پاس رکھدے اور اُس سے کہدیا کہ انتظام کیساتھ یہ چیزیں ہم لوگوں پر خرچ کرو تو کیا اُس شخص کو مناسب ہی کہ اُن چیزوں میں سے خود لے اور انھیں نہ دے ربیع نے کہا ہرگز مناسب نہیں حضرت عمر نے فرمایا کہ یہی مثال میری اور لوگوں کی ہی پھر فرمایا کہ میں نے حکام اس لئے نہیں بھیجے ہیں کہ وہ تمھیں ماریں یا تمہاری آبرو ریزی کریں یا تمہارے مال چھینیں اُس کے بعد تمام فوجی افسروں کو یہ فرمان بھیجا کہ مسلمانوں کو مار کر ذلیل نہ کرو انھیں محروم رکھکر ناشکرا نہ بناؤ اور انھیں خطرناک مقاموں میں لیجا کر ضائع نہ کرو (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۲۰۱)

ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمر قحط کے سال ایک نئی بات کرتے تھے رات بھر نماز پڑھتے آخر شب میں پہاڑوں کی گھاٹیوں کی طرف جاتے وہاں پھرتے ایک دفعہ میں نے رات کے وقت یہ کہتے سُنا کہ خدایا اُمت محمدؐ کو میرے زمانہ میں ہلاک نہ کر (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۲۲۵)

Marfat.com

انسؓ سے روایت ہی کہ قحط میں حضرت عمر زیتون پر اکتفا کرنے لگے اور عہد کیا کہ قحط کے زمانہ میں گھی نہ کھائیں گے اس سے آپ کو سو ہضم کی شکایت ہونے لگی تو آپ نے فرمایا کہ جب تک لوگ از سر نو زندہ نہ ہو جائیں اور قحط دُور نہ ہو میں گھی نہ کھاؤں گا چاہے اس سے تکلیف ہی کیوں نہ ہو (ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۲۲۶)

عیاض بن خلیفہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر کو میں نے قحط میں سیہ فام دیکھا حالانکہ وہ گورے چٹّے تھے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ دودھ اور گھی کھایا کرتے تھے قحط میں آپ نے یہ چیزیں قحط دُور ہونے تک کے لئے چھوڑ دیں صرف زیتون پر اکتفا کرنے لگے۔ بعض وقت بالکل کھانا بھی نہ کھاتے تھے اسی لئے رنگ سیہ ہو گیا۔ (ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۲۲۷)

حضرت ابو بکرؓ خلیفہ منتخب ہوئے تو خطبہ کیلئے کھڑے ہوئے اور حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ لوگو! میں تم پر امیر بنایا گیا ہوں مگر تم میں سب سے زیادہ بہتر نہیں ہوں ہاں قرآن نازل ہوا ہی رسول اللہ صلعم نے سنن مقرر فرمائے ہیں یہ ہم نے سیکھا ہے اگر اچھا کام کروں تو مدد کرو، کجروی اختیار کروں تو مجھے راہ راست پر لاؤ (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۱۲۹)

(۵) عدل و انصاف

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ — اللہ انصاف کرنے اور (لوگوں کیساتھ) احسان کرنے کا حکم دیتا ہی۔

Marfat.com

وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ	اور جب لوگوں کے باہمی جھگڑے فیصل
تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ	کرنے لگو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔
فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى	تو انصاف (کا پاس) کرو چاہے (فریق مقدمہ) اپنا قرابت مند ہی (کیوں نہ) ہو۔
اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى	انصاف کرو کہ انصاف پرہیزگاری سے قریب ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے خلیفہ ہو کر پہلے خطبہ میں فرمایا کہ کمزور شخص میری نزدیک قوی ہے جب تک اُس کا پورا حق نہ دیدوں اور قوی سے قوی آدمی میری نزدیک کمزور ہے جب تک میں اُس سے پورا حق نہ لیلوں (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول ص ۱۲۹)

مصر میں حضرت فاروق ؓ کے بیٹے عبدالرحمن نے کوئی جرم کیا۔ حضرت فاروق کو یہ خبر ملی کہ عمرو بن العاص گورنر مصر نے سزا میں کچھ رعایت کی ہے اس پر حضرت فاروق نے ناراض ہو کر ایک فرمان عمرو بن العاص کو بھیجا کہ تم جب جانتے ہو کہ امر حق میں میں کسی کی پاس داری اور رعایت نہیں کرتا تو تم نے کیوں عبدالرحمن کی سزا میں رعایت کی اگر یہ حال رہا تو میں تم کو معزول کر دوں گا۔ عمرو نے جواب دیا کہ میں نے کوئی رعایت نہیں کی ہے تب حضرت فاروق کو اطمینان ہوا (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۳۲)

حضرت فاروق ؓ کا دستور تھا کہ جب کسی بات سے لوگوں کو منع کرتے تو پہلے اپنے گھر

Marfat.com

کے لوگوں کو روکتے اور فرماتے دیکھو اگر تم میں سے کسی نے ایسا کیا اُسے بھی سزا دوں گا (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۲۰۸)

اپنے تمام گورنروں اور حکام کو موسم حج میں بُلایا کرتے اور انھیں عدل و انصاف کی تاکید اور ظلم سے بچنے کی ہدایت فرماتے (ابن اثیر جلد ۳ صفحہ ۱۴)

ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جو لوگ ہمارے قریب ہیں اُن کے معاملات تو ہم خود انجام دیں گے لیکن جو لوگ دُور رہتے ہیں اُن پر ہم اہل قوت اور اہل امانت کو مقرر کر کے بھیجیں گے جو اچھے طریقہ پر چلے گا اُس کے ساتھ ہم بھی اچھا سلوک کریں گے اور جو بے انصافی کرے گا اُسے ہم سزا دینگے (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۱۹۷)

لوگ کہا کرتے تھے کہ حضرت عمر کسی کے عالی مرتبہ ہونے کی وجہ سے حق کے خلاف اُس کی رعایت نہیں کرتے نہ کسی ذی وجاہت کی وجاہت اور کسی ذی مرتبہ کا مرتبہ اُنھیں عدل انصاف سے پھیر سکتا تھا۔ اور نہ کوئی ضعیف و کمزور اُن کے ظلم کا خوف کرتا یا اُن کے انصاف سے مایوس ہوتا۔ نہ وہ امر حق میں کسی کی ملامت کی پروا کرتے تھے (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۳)

حضرت عثمان کا ایک غلام تھا جس سے آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے کان کھینچے تھے تم اُس کا بدلہ مجھ سے لیلو قیامت میں بدلہ دینے سے یہاں بدلہ دینا بہت آسان ہے (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۱۱۱)

حضرت عثمانؓ نے تمام صوبوں میں عام فرمان بھیجدیئے کہ جس کسی کو مجھ سے یا

Marfat.com

حکام سے کسی قسم کی شکایت ہو وہ حج کے موقع پر آکر اپنا حق خاطر خواہ وصول کرے (ابن اثیر جلد ۳ صفحہ ۷۶)

حضرت عثمانؓ نے تمام گورنروں کو یہ لکھ بھیجا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہیں جب کوئی کمزور مظلوم ہوگا تو ہم ہمیشہ قوی کے مقابلہ میں اسی کا ساتھ دیں گے (ابن اثیر جلد ۳ صفحہ ۹۰)

ایک دفعہ حکام کو لکھ بھیجا کہ خدا نے حاکموں پر یہ فرض کیا ہے کہ وہ رعایا کے نگہبان ہیں نہ یہ کہ صرف اُن سے خراج وصول کریں تم لوگ ہمیشہ رعایا کے معاملات پر پوری توجہ رکھو جو اُن کے حقوق ہیں پورے پورے اُنھیں دو (اشہر مشاہیر الاسلام جلد ۳ صفحہ ۷۵۴)

خراج لینے پر جو حکام مامور تھے اُن کو فرمان بھیجا کہ جس طرح تم حق وصول کرتے ہو اسی طرح جو جو حقوق اُن کے ہیں پورے پورے اُنھیں بھی دو، امانت اور وفا ہر معاملہ میں ملحوظ رکھا کرو یتیم اور محکوم قوموں پر کسی قسم کا ظلم نہ ہونے پائے کیونکہ جو اُن لوگوں پر ظلم کرے گا اُس کا مدعی خود خدا ہوگا (اشہر مشاہیر الاسلام جلد ۳ صفحہ ۷۵۵)

کسی دوکاندار نے حضرت علی مرتضیٰؓ سے سخت کلامی کی پھر جب اُسے علم ہوا کہ آپ امیر المومنین ہیں تو معذرت کی اور کہا کہ جناب مجھ سے ناراض نہ ہوں حضرت نے فرمایا کہ جب تم لوگوں کو اُن کے حقوق پورے دوگے تو میرے ناراض ہونے کی کوئی وجہ نہیں (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۲۳۴)

ضرار سے روایت ہے کہ کوئی قوی اور ذی مرتبہ شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے

Marfat.com

خلاف حق فیصلہ کی اُمید نہیں رکھ سکتا تھا اور نہ کوئی کمزور وکم درجہ کا شخص آپ کے عدل وانصاف سے مایوس ہوتا تھا (الریاض النضرۃ جلد۲ صفحہ ۲۱۲)

مصر کے گورنر عمرو بن العاص کے بیٹے نے ایک قبطی کو مارا اور اُس نے دربار خلافت میں آکر حضرت فاروق سے شکایت کی تو آپ نے عمرو بن العاص اور اُن کے بیٹے دونوں کو مصر سے بلایا اور عام مجمع میں اُس قبطی کے ہاتھ سے عمرو کے بیٹے کو سزا دلوائی (الفاروق)

فتوحات شام کے زمانہ میں ایک دفعہ معاذ بن جبل سفیر بن کر رومیوں کے پاس گئے وہاں انھوں نے دیکھا کہ خیمہ میں دیبائے زریں کا فرش ہے معاذ نے فرمایا کہ میں اس فرش پر جو غریبوں کا حق چھین کر تیار ہوا ہی بیٹھنا نہیں چاہتا یہ کہکر زمین پر بیٹھ گئے (الفاروق)

حضرت عمر کے ایک خسر آپ کے پاس آئے اور چاہا کہ آپ انھیں بیت المال سے کچھ دیں حضرت عمر اُن پر خفا ہوئے اور فرمایا کہ تم چاہتے ہو کہ میں خائن بادشاہ بنکر خدا کے یہاں جاؤں (طبقات ابن سعد جلد۳ قسم اول صفحہ ۲۱۹)

عمیر بن سعدؓ حاکم حمص نے ممبر پر کھڑے ہو کر فرمایا سنو! اسلام کی ایک مضبوط دیوار ہی اور اُس کا ایک مضبوط دروازہ ہی، اُس کی دیوار انصاف ہی اور اس کا دروازہ حق ہی جب دیوار گر جائیگی اور دروازہ ٹوٹ جائے گا تو اسلام مفتوح ہو جائیگا۔ اسلام اُسی وقت تک مضبوط رہیگا جبتک حکومت قوی رہے گی اور

Marfat.com

حکومت کی قوت تلوار کے وار اور کوڑے کی مار سے نہیں ہوتی بلکہ عدل و حق کے ذریعہ سے ہوتی ہے (طبقات ابن سعد جلد ۴ قسم ۲ صفحہ ۸۰)

حمص کی شکست کے بعد رومی انطاکیہ پہنچے اور ہرقل سے فریاد کی کہ عرب نے تمام شام کو پامال کر دیا۔ ہرقل نے ان میں سے چند ہوشیار اور معزز آدمیوں کو دربار میں طلب کیا اور کہا کہ عرب تم سے زور میں جمعیت میں ساز و سامان میں کم ہیں پھر اُن کے مقابلہ میں کیوں نہیں لڑ سکتے۔ اس پر سب نے ندامت سے سر جھکا لیا اور کسی نے کچھ جواب نہ دیا۔ لیکن ایک تجربہ کار بڈھے نے عرض کیا کہ عرب کے اخلاق ہمارے اخلاق سے اچھے ہیں وہ رات کو عبادت کرتے ہیں دن کو روزے رکھتے ہیں کسی پر ظلم نہیں کرتے آپس میں ایک ایک سے برابری کے ساتھ ملتا ہے ہمارا یہ حال ہے کہ شراب پیتے ہیں بدکاریاں کرتے ہیں۔ اقرار کی پابندی نہیں کرتے اوروں پر ظلم کرتے ہیں اُس کا یہ اثر ہے کہ اُن کے ہر کام میں جوش اور استقلال پایا جاتا ہے اور ہمارا جو کام ہوتا ہے ہمت اور استقلال سے خالی ہوتا ہے (الفاروق)

ابن ملجم نے جب حضرت علی کرم اللہ وجہ کو زخمی کیا اور پکڑ کر لایا گیا تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اس کو نہایت آرام سے رکھو۔ اچھا کھانا کھلاؤ اور اچھی جگہ سلاؤ اگر میں زندہ بچ گیا تو میں بدلہ لوں گا یا معاف کر دوں گا اور اگر میں نہ بچا تو تم اس پر زیادتی مت کرنا کہ خدا یہ پسند نہیں کرتا (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۲۳)

حضرت عثمانؓ نے ایک دفعہ فرمایا کہ اگر کتاب اللہ کا حکم ہو کہ مجھے پابہ زنجیر کرو

تو فوراً اس پر عمل کرو (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۲۸۴)

حضرت عمرؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں ایک جرم کی وجہ سے اپنے بیٹے عبید اللہ کو پوری سزا دی یہاں تک کہ اُن کا انتقال ہو گیا (ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۲۴۰ مطبوعہ مصر)

(۶) تجارت

لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً — ناحق ایک دوسرے کا مال خرد برد نہ کیا کرو ہاں تجارت ہو۔

وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا — اور ہم ہی نے دن کو روزی کیلئے بنایا۔

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ — پھر جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو اور خدا کے فضل یعنی معاش کی تلاش میں لگ جاؤ۔

رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ — تمہارا پروردگار وہ (قادر مطلق) ہے جو جہازوں کو سمندر میں چلاتا ہے تاکہ تم اُس کا فضل یعنی معاش طلب کرو۔

وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ — اور جہازوں میں جو لوگوں کے فائدے کی چیزیں (یعنی مال تجارت) لے کر سمندر میں چلتے ہیں۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ اپنی خلافت کے شروع زمانہ میں بھی روزانہ تجارت کے لئے بازار تشریف لیجایا کرتے تھے (ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۲۰۷)

Marfat.com

حضرت صدیق رضؓ نے فرمایا کہ میں قریش میں سب سے بڑا تاجر اور سب سے زیادہ مالدار تھا (الریاض النضرۃ جلد ا صفحہ ۱۳۰)

حضرت فاروق جب خلیفہ ہوئے تو فرمایا کہ لوگو! تمھیں معلوم ہے کہ میں تاجر تھا اور اسی کے ذریعہ سے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی پرورش کرتا تھا۔

حضرت عثمانؓ بہت بڑے تاجر تھے چنانچہ ایک دفعہ آپکے ہزار اونٹ غلہ لے کر شام سے آئے۔ مدینہ کے تجار یہ سن کر آپکے پاس آئے اور کہا کہ آپ یہ سب غلہ فروخت کر دیں حضرت نے فرمایا کہ تم شام کی خریداری پر فیصدی کیا نفع دوگے اُنھوں نے کچھ مقدار بتائی آپنے فرمایا کہ مجھے ایک خریدار اس سے زیادہ نفع دے رہا ہے تاجرو! گواہ رہو کہ میں نے یہ سب غلہ راہ خدا میں دیدیا (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۱۱)

غزوہ بدر کے موقع پر طلحہ بن عبیداللہ جو بہت بڑے درجہ کے صحابی ہیں اور عشرہ مُبشرہ میں داخل ہیں تجارت کی غرض سے شام گئے ہوئے تھے (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۲۵۴)

حضرت زبیر بہت بڑے تاجر تھے اور آپ کی تجارت بڑے پیمانہ پر تھی لوگوں نے پوچھا کہ آپ کی تجارت میں اس قدر ترقی کس طرح ہوئی آپنے جواب دیا کہ اول تو میں خراب مال نہیں لیتا دوسرے یہ کہ نفع کے ہی پیچھے نہیں پڑا رہتا (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۲۷۲)

حضرت عبدالرحمن بن عوف جب ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے اور رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں اور سعد بن الربیع انصاری میں مواخات قائم کر دی تو سعد نے عبدالرحمٰن سے کہا کہ میں انصار میں سب سے زیادہ مالدار ہوں اپنا آدھا مال تمھیں دیتا ہوں حضرت عبدالرحمٰن نے کہا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں مجھے بازار بتاؤ میں تجارت کروں گا چنانچہ آپ نے تجارت شروع کی اور آخر میں اس قدر مالدار ہو گئے کہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں پتھر بھی اُٹھاتا تو یقین تھا کہ اُس کے نیچے بھی میں سونا یا چاندی ہی پاؤں گا (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۸۹)

تجارت کے نفع سے ایک دفعہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے چالیس ہزار دینار راہ خدا میں صرف کئے پھر پانسو گھوڑے عطا فرمائے پھر ڈیڑھ ہزار اونٹ حفاظت و اشاعت اسلام کے لئے دیئے (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۲۰۸)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا انتقال ہوا تو اُنھوں نے بیحد مال چھوڑا۔ جس میں ہزار اونٹ سو گھوڑے تین ہزار بکریاں اور زمینداری بھی چھوڑی (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۹۶)

حضرت طلحہؓ کے تجارت بھی بڑے وسیع پیمانہ پر تھی چنانچہ ایک دفعہ آپ نے ایک دن میں لاکھ درہم فی سبیل اللہ خرچ کئے اور اسی تجارت سے اُن کی زمینداری بھی بہت بڑے وسیع پیمانہ پر تھی چنانچہ اُنھوں نے اپنی ایک زمین سات لاکھ میں فروخت کی (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول)

اسی تجارت سے حضرت عبدالرحمٰن کی زمینداری اتنی وسیع ہو گئی تھی کہ ایکدفعہ

Marfat.com

اُنھوں نے اپنی ایک زمین چالیس ہزار دینار میں حضرت عثمان کے ہاتھ فروخت کی -
(طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۹۴)

حضرت عباسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا بھی تاجر تھے -

حضرت زبیرؓ نے بھی تجارت سے اس قدر نفع حاصل کیا تھا کہ آپ نے ایک زمین ۶ لاکھ میں فروخت کی تھی (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۲۷۲)

حضرت ابوبکرؓ تجارت میں مشہور تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو اُن کے پاس نقد چالیس ہزار درہم تھے جس سے مسلمان غلاموں کو خرید کر آزاد کرتے تھے اور مسلمانوں کی تقویت میں اُسے صرف کرتے رہے یہاں تک کہ مدینہ ہجرت کر کے تشریف لائے یہاں بھی اُس مال کو انھیں کاموں میں صرف کرتے رہے -
(طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۱۲۲)

حضرت عمرؓ اپنے عہد خلافت میں بھی تجارت کرتے تھے، ایک قافلہ تجارت کے لئے شام بھیجنے لگے تو حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف سے چار ہزار درہم قرض منگوائے
(ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۱۹۹)

عاصم بن عمر کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے مجھے بلایا وہ اپنے جانماز پر صبح کی نماز کے وقت بیٹھے ہوئے تھے میں حاضر ہوا تو مجھ سے فرمایا کہ خلافت کے قبل بھی میں یہ سمجھتا تھا کہ بیت المال میں سے اپنے حق سے زیادہ لینا میرے لئے ناجائز ہی اور اب تو میں اُس سے لینے میں اور زیادہ احتیاط کرتا ہوں کیونکہ اب وہ میرے پاس بطور

Marfat.com

امانت ہی ایک ماہ تم پر خرچ کر چکا اب اس سے زیادہ بیت المال سے نہیں دیتا
ہاں غابہ میں میرے درخت ہیں اُن کو میں تمھیں دیتا ہوں اُن کو درست کرکے فروخت
کرو اور اپنی قوم کے کسی تاجر کے قریب جا بیٹھو وہ جو کچھ خریدے تم بھی اُس میں شریک
ہو جاؤ اور تجارت کرو۔ اسی سے اپنی اور اپنے اہل وعیال کی پرورش کرو (طبقات
ابن سعد جلد ۳ صفحہ ۱۹۰)

(۷) حفاظت

وَاَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم	اور (مسلمانو) قوت سے اور گھوڑوں کے
مِّن قُوَّةٍ وَّمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ	باندھے رکھنے سے جہاں تک تم سے ہوسکے
تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ	مقابلے کے لئے ساز وسامان مہیا کئے رکھو
عَدُوَّكُمْ	کہ اس سے دھاک پڑے اللہ کے دشمنوں پر اور تمہارے دشمنوں پر۔
وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا	اور اگر یہ لوگ (گھر سے) نکلنے کا ارادہ
لَهٗ عُدَّةً	رکھتے تو اس کے لئے ضرور تیاری کرتے پر کرتے
وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ	کافروں کی تو یہ تمنا ہی کہ تم ذرا بھی اپنے
عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ	ہتیاروں اور ساز وسامان سے غافل ہو جاؤ
فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً	تو ایک بارگی تم پر ٹوٹ پڑیں۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ابتداء خلافت میں جو لوگ مرتد ہو گئے تھے اور جو مدینہ

Marfat.com

پر حملہ آور ہوئے تھے اُن کا انتظام حضرت صدیقؓ نے اس طرح کیا کہ شہر کے ناکوں پر حضرت علیؓ حضرت زبیرؓ حضرت طلحہؓ عبداللہ بن مسعودؓ کو مقرر کیا عام اہل مدینہ کو حکم دیا کہ ہر وقت مسلح مسجد نبوی میں موجود رہیں اہل مدینہ کی جمعیت لیکر حملہ کے وقت موقع پر پہنچے اور دشمنوں پر حملہ کیا مسلمانوں کے حملے سے مرتدین کے قدم اُکھڑ گئے (سیرت الصدیق صفحہ ۵۸)

اُسی روز حضرت صدیق نے دوسرے حملے کا انتظام کیا اور شبا شب کوچ کر کے اُنھیں ہزیمت دی اور ذوالقصہ تک اُن کا تعاقب کیا وہاں حضرت نعمان بن مقرن کو معہ ایک حصّہ فوج کے متعین کیا اور خود مدینہ کو واپس چلے آئے (سیرت الصدیق صفحہ ۵۹)

پھر تیسرے حملے کی تیاری کی اور حضرت صدیق لشکر ہمراہ لے کر ذوالقصہ ہوتے ہوئے مقام ابرق پر پہنچے اور مخالفین کو شکست دی (سیرت الصدیق صفحہ ۶۰)

اُس کے بعد مستقل حفاظت کے لئے گیارہ فوجیں مقرر کر دیں اور گیارہ عَلَم تیار کر کے اُمرائے فوج کو دیئے۔

حضرت خالد طلیحہ کے مقابلے کے لئے عکرمہ مسیلمہ کے مقابل مہاجرین ابی اُمیہ اسود عنسی کے مقابل روانہ کئے گئے (سیرت الصدیق صفحہ ۶۰)

مسیلمہ کے مقابل میں اول تو دو فوجیں عکرمہ اور شرحبیل کی ماتحتی میں بھیجیں پھر اُس کے بعد سیف اللہ خالد بن الولید کے مدد کے لئے انصار کے سردار ثابت بن قیس کو زید بن الخطاب حضرت عمر کے بھائی کے ہمراہ روانہ کیا (سیرت الصدیق ۶۵)

Marfat.com

اس طوفان کے روکنے کے بعد حضرت صدیق نے اپنی توجہ اُن دو زبردست دشمنوں کی جانب مائل کی جو مسلمانوں کو گھیرے ہوئے اسلام کے فنا کرنے کی فکر میں تھے یعنی فارس اور روم اسی اثنا میں ایک شخص نے اپنے قبیلہ کا ایک معاملہ پیش کرنا چاہا تو فرمایا کہ میں ان دو شیروں کے زیر کرنے کی فکر میں ہوں جو مسلمانوں کی تاک میں ہیں اور تم میری توجہ معمولی کاموں کی طرف مائل کرتے ہو (سیرت الصدیق ص ۶۹)

فتوح شام کے زمانے میں حضرت ابو عبیدہ نے اپنی فوجیں حمص کے قریب جمائیں اور حضرت عمر کو کمک کے لئے لکھدیا۔ حضرت عمر نے آٹھ بڑے بڑے شہروں میں فوجی چھاؤنیاں قائم کر رکھی تھیں اور ہر جگہ چار چار ہزار گھوڑے تیار رکھے تھے ابو عبیدہؓ کا خط آیا تو چاروں طرف قاصد دوڑا دیئے (الفاروق صفحہ ۱۵۸)

حضرت عمر نے ایک خطبہ دیا اور اپنے یعنی خلافت کے فرائض بتائے اور فرمایا کہ تمہارا ایک حق مجھ پر یہ ہے کہ سرحدوں کو محفوظ رکھوں (الفاروق صفحہ ۲۰)

حضرت عمر نے فوج کی ترتیب فوجی مشقیں، بارکوں کی تعمیر گھوڑوں کی پرداخت قلعوں کی حفاظت، جاڑے اور گرمی کے لحاظ سے حملوں کی تعین فوج کی نقل و حرکت، پرچہ نویسی کا انتظام، افسران فوجی کا انتخاب، قلعہ شکن آلات کا استعمال یہ اور اس قسم کے امور کے نہایت عمدہ انتظام کئے (الفاروق صفحہ ۱۰)

حضرت عمر نے تمام قلمرو میں چند بڑے بڑے فوجی مرکز قائم کئے جن کا نام جُند رکھا (الفاروق صفحہ ۹۷)

Marfat.com

فوجوں کے لئے بارکیں تھیں ہر جگہ بڑے بڑے اصطبل تھے جس میں چار چار ہزار گھوڑے ہر وقت تیار رہتے ہر سال گھوڑ دوڑ بھی کرایا کرتے تھے متعدد چراگاہیں بھی تیار کرائی تھیں (الفاروق صفحہ ۹۸)

کوفہ کی نسبت علامہ طبری نے تصریح کی ہے کہ وہاں حضرت عمر کے عہد میں ایک لاکھ آدمی لڑنے کے قابل بسائے گئے جن میں سے چالیس ہزار باقاعدہ فوج تھی اور ہر سال دس ہزار نئی فوج فتوحات پر بھیجی جاتی (الفاروق صفحہ ۱۰۴)

حضرت عمر نے رسد کا محکمہ قایم کیا جس کا نام اہراء تھا (الفاروق صفحہ ۱۰۹)

فوج کے ساتھ افسر خزانہ، محاسب، قاضی، مترجم، طبیب و جراح بھی مقرر کئے۔ الفاروق صفحہ ۱۱۳)

فوجی افسروں کو تاکید ہوتی تھی کہ تیرنے، گھوڑے دوڑانے، تیر لگانے کی مشق نہ چھوڑیں (الفاروق صفحہ ۱۱۴)

منجنیقیں استعمال کیا کرتے تھے، چنانچہ بہرشیر کے محاصرہ کے لئے بیس منجنیقیں کام میں لائی گئیں (الفاروق صفحہ ۱۱۵)

حضرت عمر نے دبابہ (قلعہ شکن آلہ) کا بھی استعمال کیا (الفاروق صفحہ ۱۱۵)

سنہ ۱۵ میں حضرت عمر نے فوج کا مستقل محکمہ قائم کیا وہ اس مسئلے کو کہ ہر مسلمان فوج اسلام کا ایک سپاہی ہے باقاعدہ طور سے عمل میں لائے اور اول قریش و انصار سے شروع کیا اور بعض بزرگوں کے سپرد یہ کام کیا کہ تمام قریش و انصار کا دفتر تیار کریں۔

Marfat.com

جس میں ہر شخص کا نام ونسب مفصل درج ہو رجسٹر تیار ہونے پر سب کی تنخواہیں مقرر فرمائیں جس کا تذکرہ ہم پیشتر کر چکے ہیں الغرض تمام مسلمان ہر وقت فوجی خدمت کے لئے بالکل تیار رہتے تھے (الفاروق صفحہ ۹۴)

حضرت عمر سال بھر اُن اونٹوں کے سامان (پالان، کجاوہ وغیرہ) مہیا کرنے میں لگے رہتے جنھیں فی سبیل اللہ بھیجنا ہوتا، جب کسی کو اونٹ دیتے تو اس کے ساتھ تمام سازوسامان دیا کرتے (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۲۲۰)

حضرت عمر ہر سال چالیس ہزار اونٹ صیغہ فوج میں دیتے تھے (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۲۱۸)

حضرت عمر نقیع کی چراگاہ مسلمانوں کے گھوڑوں کے لئے اور زبدہ اور شرف کی چراگاہیں صدقہ کے اونٹوں کے لئے روک رکھتے تھے (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۲۲۰)

(۸) قربانی و ایثار

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ	اللہ نے مسلمانوں سے اُن کی جانیں اور اُن کے مال خرید لئے ہیں کہ اُن کے بدلے میں اُن کو جنت دیگا۔
یُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ وَلَوْ کَانَ بِھِمْ خَصَاصَۃٌ	اور اپنے اوپر تنگی ہی کیوں نہ ہو (اپنے بھائیوں کو) اپنے سے مقدم رکھتے ہیں۔

Marfat.com

فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ

تو جن لوگوں نے ہمارے لئے اپنے دیس چھوڑے اور اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے اور ہمارے ہی لئے ستائے گئے اور لڑے اور مارے گئے ہم اُن کی خطاؤں کو ضرور محو کرینگے

جنگ اُحد میں ابو دجانہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنے آپ کو سپر بنالیا چنانچہ اُن پر تیر آآکر لگتے تھے اور وہ اُسی طرح سے کھڑے رہے۔

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تیر چلایا تو طلحہؓ نے اُسے اپنے ہاتھ پر روک لیا (طبقات ابن سعد جلد ۲ قسم ثانی)

سعد بن الربیع انصاری مجروح ہوگئے اُن میں ذرا سی جان باقی تھی کہ ایک شخص ان کے پاس آیا انھوں نے اُس سے کہا کہ اگر تم لوگوں کے ہوتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ نقصان پہنچا تو ہرگز تم لوگ معذور نہ سمجھے جاؤ گے (ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۰۰)

حضرت ابوبکر صدیق تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کا ارادہ کیا تو حضرت صدیق آپ کے ہم رکاب ہوئے اور اپنے تمام اہل و عیال کو چھوڑ کر آپ کے ساتھ چلنے پر تیار ہو گئے پھر غار کے واقعات پیش آئے جو مشہور ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضؓ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام کو جو دشمن ملت تھا بدر کی لڑائی میں قتل کیا اور پھر اسلام کی خاطر ہجرت کی (الریاض النضرۃ جلد ۱ صفحہ ۲۷ و ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۴۴)

Marfat.com

حضرت عثمان بھی اکثر غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب رہے اور دو مرتبہ آپ نے ہجرت فرمائی (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۸۵)

حضرت علی مرتضیٰ تمام غزوات میں آنحضرت صلعم کے ہمرکاب رہے اور جس دن رسول خدا نے ہجرت فرمائی اُس دن آپ کی جگہ حضرت علی مرتضیٰ ہی سوئے کفار مکان کا محاصرہ کئے ہوئے تھے اور آنحضرت صلعم کو شہید کرنے کی غرض سے آئے تھے۔

حضرت طلحہؓ تمام غزوات میں آنحضرت کے ساتھ شریک رہے اور احد کے دن اپنے ہاتھ پر تیر روک کر رسول کریم کو محفوظ رکھا جس میں ان کی ایک اُنگلی شل ہو گئی اور پیشانی پر بڑا زخم آیا۔ اور اس واقعہ میں آپ کے بدن پر تیس سے زیادہ تلوار نیزے اور تیر کے زخم آئے آپ نے ہجرت بھی کی (ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۸۴، وابن سعد جلد ۳ قسم اول ص ۱۵۵)

حضرت زبیرؓ تمام غزوات میں شریک رہے اور فرمایا کرتے تھے کہ میرا کوئی عضو ایسا نہیں ہے جس میں رسول خدا کی ہمرکابی میں زخم نہ لگا ہو جسم پر نیزے اور تیر کے زخموں کے گڑھے پڑ پڑ گئے تھے (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۲۷۰)

جب حضرت زبیرؓ اسلام لائے تو آپ کا چچا آپ کو بورئے میں لپیٹ کر آگ لگا دیتا اور کہتا کہ اسلام چھوڑ دو مگر آپ یہ فرماتے کہ میں ہرگز اسلام نہ چھوڑوں گا آپ نے بھی دو دفعہ ہجرت کی (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۲۶۳ وابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۱۳۵)

مصر کی ایک لڑائی میں جب ایک دفعہ قلعہ کے محاصرہ میں دیر ہوئی تو حضرت زبیرؓ نے فرمایا کہ میں مسلمانوں کے نفع کی خاطر اپنی جان قربان کرتا ہوں اور قلعہ پر چڑھتا

Marfat.com

ہوں جب میں تکبیر کہوں تو تم سب ایک بار ٹوٹ پڑنا چنانچہ تنہا تشریف لیگئے اور سیڑھی لگاکر باوجود دشمنوں کے پہروں کے اور انتظاموں کے اوپر چڑھ گئے اور بالآخر قلعہ فتح ہوگیا (اشہر مشاہیر الاسلام جلد ۳ صفحہ ۸۰)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف بھی تمام معرکوں میں آنحضرت کے ہمراہ رہے اور دو دفعہ ہجرت کی (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۲۸۲)

حضرت سعد بن ابی وقاص تمام غزوات میں آنحضرت کے ہمراہ رہے اور جنگ احد میں کارنمایاں انجام دیئے پھر جنگ قادسیہ میں آپ کے کارنامے مشہور ہیں۔

حضرت سعد فرماتے ہیں کہ میں اپنی ماں کی بہت اطاعت کرتا تھا جب مسلمان ہوگیا تو اُنھوں نے کہا کہ یہ کیا نیا مذہب تم نے بدلا ہے اس کو چھوڑ دو ورنہ میں کھانا پینا سب ترک کردوں گی اور اسی طرح مرجاؤں گی چنانچہ ایک دن اور رات اُنھوں نے کچھ نہ کھایا نہ پیا۔ دوسرے روز اُن کی حالت بہت نازک ہوگئی۔ میں نے کہا کہ واللہ اگر تمہارے اندر ہزار جانیں ہوں اور یکے بعد دیگرے نکلیں تو بھی میں اسلام نہ چھوڑوں پھر اُنھوں نے مجبور ہوکر کھانا کھایا (اشہر مشاہیر الاسلام جلد ۳ صفحہ ۵۲۰)

حضرت ابوعبیدہؓ تمام غزوات میں رسول کریم کے شریک رہے شام کی فتوحات میں آپ کے کارنامے مشہور ہیں۔

حضرت ابوعبیدہؓ نے جنگ اُحد میں اپنے باپ کو جو مسلمانوں کا دشمن تھا قتل کردیا (الریاض النضرۃ جلد ۱ صفحہ ۲۷)

Marfat.com

حضرت سعید بن زید اور اُن کی بی بی جب اسلام لائیں تو حضرت عمرؓ اپنے اسلام لانے سے قبل ان دونوں کو طرح طرح کی سزا دیتے تھے اور باندھ کر رکھتے تھے ایک دفعہ حضرت عمر نے حضرت سعید کی بی بی کو جو حضرت عمر کی بہن تھیں اس قدر مارا کہ اُن کے بدن سے خون بہنے لگا اس پر اُنھوں نے فرمایا کہ ہم تو اب اسلام لا چکے جو چاہے سزا دے لو۔

(ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۴۰)

حضرت سعیدؓ بھی بدر کے علاوہ تمام غزوات میں شریک رہے آپ نے بھی ہجرت کی۔

حضرت ابو عبیدہؓ ایک مرتبہ حضرت سعید کو دمشق کا والی بنا کر حفاظت اسلام کے لئے کسی طرف تشریف لیگئے، حضرت سعید نے اُن کو لکھا کہ آپ تو خدا کی راہ میں مسلمانوں کی حفاظت کے لئے جائیں اور میں یہاں گورنری کروں یہ نہیں ہوسکتا اس کام پر کسی اور کو بھیجئے میں عنقریب آپ کے پاس راہ خدا میں جان دینے آتا ہوں۔

(الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۳۰۴)

حضرت خالد بن الولید فتح عراق پر مامور ہوئے تو ایرانی سرداروں کے نام خطوط لکھے اُن میں سے ایک خط میں لکھا۔ میں ایسی جماعت کے ساتھ تم پر حملہ کرونگا جو موت کو ایسا محبوب سمجھتی ہے جیسا تم حیات کو عزیز سمجھتے ہو (اشہر مشاہیر الاسلام جلد ۳ صفحہ ۱۷۴)

ایک خط میں لکھا کہ ہمارے ہمراہ ایسے لوگ ہیں جنھیں موت سے ایسی محبت ہے جیسی تم کو شراب سے (اشہر مشاہیر الاسلام جلد ۳ صفحہ ۱۷۴)

Marfat.com

حضرت بلال، عمار بن یاسر، اُن کے باپ اور اُن کی ماں، خباب بن الارت، عامر بن فہیرہ، ابو فکیہہ، زنیرہ، نہدیہ، ام عبیس وغیرہم اُن مظلومین میں تھے جنھیں کفار صرف اسلام کی وجہ سے طرح طرح کا عذاب دیتے تھے جلتی دھوپ میں گرم ریت پر ان کو لٹا کر اُن کے سینوں پر بھاری پتھر رکھ دیتے تھے آگ میں اُن کے اعضا جلاتے تھے مگر کسی نے اسلام نہ چھوڑا۔ یہاں تک کہ ان میں سے بعض اسی حالتِ عذاب میں شہید ہو گئے اور بعض کی آنکھیں پھوڑ ڈالی گئیں بعض کو تلواروں اور نیزوں سے شہید کیا گیا (ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۳۰ و ۳۱ و ۳۲)

جنگ اُحد میں ایک انصاری عورت کا خاوند اور باپ دونوں شہید ہو گئے جب لوگ مدینہ واپس آئے اور اُنھیں اس کی خبر دی تو اُس خاتون نے سب سے پہلے یہ پوچھا کہ بتلاؤ رسول کریم کیسے ہیں، لوگوں نے کہا کہ الحمد للہ خیریت سے ہیں اُس نے کہا کہ مجھے آپ کی زیارت کرا دو چنانچہ لوگوں نے زیارت کرا دی جب چہرہ انور کو دیکھ لیا تو کہا کہ آنحضرت جب صحیح و سالم ہیں تو پھر تمام مصیبتیں ہیچ ہیں۔

بئر معونہ کے واقعہ میں کچھ لوگ آکر تعلیم کی غرض سے بعض صحابہ کو ہمراہ لیگئے جب صحابہ کرام وہاں پہنچے تو مشورہ کر کے حرام بن ملحان کو رسول اللہ صلعم کا خط دیکر عامر بن الطفیل کے پاس بھیجا اُس نے خط دیکھنے کی عوض حرام بن ملحان کے نیزہ مارا نیزہ اُن کے سینے کے پار ہوا تو فرمایا فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا (ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۸۲)

Marfat.com

جنگ اُحد میں انس بن نضر حضرت انس کے چچا چند صحابہ کی طرف مخاطب ہوئے اور کہا کہ تم لوگ رُک کیوں گئے اُنھوں نے جواب دیا کہ سنا ہی کہ رسول کریم تو شہید ہوگئے آپنے فرمایا کہ تو پھر آنحضرت کے بعد زندہ رہکر کیا کروگے، چلو ہم سب اُسی بات پر جان دیدیں جس کے لئے رسول کریم نے جان دیدی یہ کہکر قتال میں مشغول ہوئے اور شہید ہوگئے۔ لڑائی ختم ہونے پر ان کو دیکھا گیا تو بدن پر ستر سے زیادہ تلوار اور نیزوں اور تیروں کے زخم تھے۔ ان کی بہن بھی بہ مشکل انھیں پہچان سکیں۔ (ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۵۳)

معاذ بن عمرو ابن جموح کے جسم پر عکرمہ نے جنگ اُحد میں ایک تلوار ماری۔ ان کا ایک ہاتھ مونڈھے سے الگ ہوکر لٹکنے لگا، آپ فرماتے ہیں کہ میں دن بھر لڑائی میں اس کو گھسیٹتا پھرا جب اُس سے زیادہ دقت ہوئی تو ایک پاؤں اُس پر رکھکر زور سے جھٹکا دیا اور علیحدہ کرکے پھینک دیا۔ پھر جنگ میں مشغول ہوگیا (ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۶۰)

غزوہ موتہ میں حضرت جعفر شہید ہوئے تو اُن کے بدن پر نوے سے زیادہ نیزے تیر اور تلوار کے زخم تھے (طبقات ابن سعد جلد ۴ قسم اول صفحہ ۲۶)

جنگ قادسیہ کی سفارت میں جب مغیرہ، رستم کے پاس سے واپس آنے لگے تو اُس نے ایک آدمی بھیجکر اُن سے کہلا دیا کہ نجوم کے ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ کل تمھاری ایک آنکھ پھوٹ جائے گی آپنے یہ سُن کر جواب دیا کہ یہ تو بڑی خوشخبری ہی اگر تم جیسے دشمنان اسلام سے آئندہ جنگ کی آرزو نہ ہوتی تو میں پسند کرتا کہ دونوں

Marfat.com

گھس خدا کی راہ میں پھوٹ جائیں (ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۲۳)

جنگ بدر کے موقعہ پر حضور سرور کائنات صلعم نے لوگوں کو مخاطب کر کے رائے دریافت فرمانا چاہی سعد بن معاذ انصاری نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ شاید آپ ہم لوگوں کی رائے دریافت فرمانا چاہتے ہیں ہم لوگ ایمان لا چکے۔ آپ سے عہد کر چکے جو حکم خدا نے آپ کو دیا ہی شوق سے پورا کریں قسم ہی خدا کی اگر آپ ہمیں سمندر میں گھس جانے کا حکم دیں تو ہم اُس میں جانے کے لئے تیار ہیں ہم لوگوں کو آپ نہایت ثابت قدم اور دلیر پائیں گے (ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصعب بن عمیر کا ذکر کرتے تو فرماتے تھے کہ مصعب سے زیادہ خوبصورت اور اچھے کپڑے پہننے والا اور ناز و نعمت میں پلا ہوا مکہ میں میں نے اور کسی کو نہ دیکھا مصعب کو یہ خبر پہنچی کہ آنحضرت اسلام کی دعوت دیتے ہیں اور ارقم بن ابی الارقم کے گھر میں تشریف فرما ہیں مصعب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے پھر اپنی قوم اور اپنی ماں کے خوف سے اپنے اسلام کو پوشیدہ رکھا اور آنحضرت کی خدمت میں بھی پوشیدہ آیا جایا کرتے تھے عثمان بن طلحہ نے انھیں نماز پڑھتے ہوئے دیکھ لیا اور ان کی ماں اور ان کی قوم کو اس کی خبر دیدی ان کی قوم نے انھیں پکڑ کر محبوس کر دیا اور اسی طرح مقید رکھا یہاں تک کہ جب حبشہ کی ہجرت کا وقت آیا تو یہ بھی ہجرت کر کے چلے گئے جب مسلمان حبشہ سے واپس آئے تو یہ بھی آئے اب ان کا وہ پہلا عیش و تنعم باقی نہ تھا حالت بدل گئی تھی اور بڑی تکلیف

Marfat.com

اور تنگی میں گذرتی تھی (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۸۲)

عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ ایک دن میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس بیٹھا تھا انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلعم اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ اتنے میں مصعب بن عمیر ایک صوف پہنے ہوئے آئے جس میں چمڑے کا پیوند لگے ہوئے تھے صحابہ نے اُنھیں دیکھکر سر نیچے کر لئے کیونکہ کسی کے پاس ان کی مدد کے لئے کچھ نہ تھا مصعب نے آکر سلام کیا رسول اللہ صلعم نے سلام کا جواب دیا اور مصعب کی تعریف کی اور فرمایا کہ میں نے انھیں مکہ میں اس حالت میں دیکھا ہے کہ قریش کا کوئی لڑکا ان کی طرح اپنے ماں باپ کا ناز پروردہ نہ تھا پھر خدا اور اُس کے رسول کی محبت نے ان سے وہ تمام ناز و نعمت چھڑا دیئے (ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۸۲)

صہیب نے ہجرت کا ارادہ کیا تو اہل مکہ نے کہا کہ تم یہاں بالکل حقیر اور مفلس آئے تھے ہم لوگوں میں رہکر تم مالدار بنے اور اس حالت تک پہنچے اب خود بھی جاتے ہو اور اپنا سارا مال بھی لیجانا چاہتے ہو ایسا کبھی نہیں ہوسکتا صہیب نے اُن سے کہا کہ اچھا اگر میں اپنا سارا مال تمہارے حوالہ کر دوں تو مجھے جانے دوگے مشرکین نے کہا ہاں صہیب نے تمام مال اُن کے لئے چھوڑ دیا رسول اللہ صلعم کو معلوم ہوا تو فرمایا کہ صہیب نفع میں رہے (ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۱۶۲)

جنگ اُحد میں مصعب بن عمیر نے عَلم اُٹھایا مسلمان منتشر ہوئے تو بھی یہ اپنی جگہ سے نہ ہلے اتنے میں ابن قمیئہ جو سوار تھا ان کی طرف بڑھا اور آتے ہی ان کے دائیں ہاتھ پر

Marfat.com

تلوار کا وار کیا ان کا ہاتھ کٹ گیا فوراً انھوں نے علم بائیں ہاتھ سے سنبھال لیا ابن قمیئہ نے بائیں ہاتھ پر تلوار ماری وہ بھی کٹ کر گر گیا تو مصعب نے دونوں کٹے ہوئے بازوؤں سے علم سنبھال کر سینہ سے ملا لیا، ابن قمیئہ نے پھر ان کے نیزہ مارا جو بدن کے پار ہو کر ٹوٹ گیا مصعب گر پڑے اور علم بھی گر گیا (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۸۵)

خباب کہتے ہیں کہ ہم نے خدا کی رضامندی کی غرض سے اُس کے کام کے لئے آنحضرت کے ساتھ ہجرت کی جس کا اجر خدا کے یہاں ضرور ہے پھر بعض تو ایسے ہیں جو دنیا سے چلے گئے اور یہاں اپنا اجر نہ لے سکے بعض ایسے ہیں جن کی کوششیں بار آور ہوئیں اور وہ یہاں بھی ثمرہ اُٹھا رہے ہیں مصعب بن عمیر پہلے لوگوں میں ہیں کہ جنگ اُحد میں شہید ہوئے تو بجز ایک صوف کے اور کوئی کپڑا اُن کے کفن کے لئے نہ تھا وہ بھی اتنا چھوٹا کہ سر چھپاتے تو پاؤں کھل جاتے اور پاؤں چھپاتے تو سر کھل جاتا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ سر چھپا دو (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۸۶)

سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ عرب کا وہ پہلا شخص جس نے راہ خدا میں تیراندازی کی میں ہوں۔ ہماری یہ حالت تھی کہ آنحضرت کے ساتھ غزوہ میں جاتے تھے اور خار دار درختوں اور ببول کے پتوں پر گذارہ کرتے تھے (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۹۹)

شروع میں ابوبکر، بلال، خباب، صہیب، عمار اور سمیہ نے اسلام ظاہر کیا ابوبکرؓ کی حفاظت اُن کی قوم نے کی باقی چاروں کو مشرکین لوہے کے زرہیں پہنا کر دھوپ میں ڈال دیا کرتے اور بیحد تکلیف پہنچاتے، شام کے وقت ایکدن ابوجہل آیا۔ اور سمیہ کو خوب

Marfat.com

بُرا بھلا کہا پھر نیزہ مار کر اُنھیں شہید کر دیا چنانچہ اسلام میں سب سے پہلے سمیہ شہید ہوئیں
حضرت بلال نے اللہ کی محبت میں اپنی جان کو ہیچ سمجھا اور ہر طرح کی تکلیف برداشت کرتے رہے یہاں تک کہ مشرکین آپ سے عاجز آ گئے، اور انھوں نے اپنے لڑکوں سے کہا کہ بلال کے گلے میں رسی ڈال کر مکہ کے ارد گرد گھسیٹتے پھرو، بلال اس نازک حالت میں بھی احد احد کہا کرتے تھے (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صہ ۱۶۶)

عمار کہتے ہیں کہ مکہ میں میری حمایت کرنے والا کوئی نہ تھا ایک دن میری یہ حالت ہوئی کہ مشرکین نے مجھے پکڑا اور آگ جلا کر مجھے اُس میں ڈالدیا پھر ایک شخص میرے سینہ پر پاؤں رکھکر کھڑا ہو گیا مجبوراً مجھے اپنی پیٹھ زمین سے لگانی پڑی، حضرت عمرؓ نے اُن کی پیٹھ دیکھی تو سفید داغ موجود تھے (ابن سعد جلد ۳ قسم اول صہ ۱۱)

عمّار بن یاسر کہا کرتے تھے کہ خدایا اگر مجھے معلوم ہو کہ تیری رضامندی اس میں ہے کہ میں اپنے آپ کو اس پہاڑ سے نیچے گرا کر ہلاک کر دوں یا یہ کہ بہت سی آگ جلا کر اُس میں جل جاؤں یا یہ کہ پانی میں کود کر ڈوب جاؤں تو فوراً ایسا کروں میں اپنے تو صرف تیری رضامندی کے لئے قتال کرتا ہوں اور مجھے اُمید ہے کہ جب تیری رضامندی مدنظر ہے تو مجھے تو کبھی ناکام نہ کریگا (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صہ ۱۸۴)

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جنگ احد میں، میں دائیں بائیں جس طرف مڑتا تھا، ام عمارہ کو اپنی حفاظت میں قتال کرتے ہوئے دیکھتا تھا (طبقات ابن سعد جلد ۸ صفحہ ۳۰۳)

Marfat.com

جنگ اُحد میں ام عمارہ کے بدن پر بارہ زخم آئے اور جنگ یمامہ میں ہاتھ کٹ جانے کے علاوہ اور گیارہ زخم لگے مدینہ واپس آئیں تو سخت مجروح تھیں خلیفہ رسول اللہ صلعم حضرت ابو بکرؓ ان کی عیادت کے لئے آیا کرتے اور ان کے حالات دریافت کرتے (طبقات ابن سعد جلد ۸ صفحہ ۳۰۴)

حضرت عثمان اسلام لائے تو اُن کے چچا حکم بن ابی العاص نے اُنھیں رسی سے باندھ رکھا اور کہا کہ تم اپنے آباء واجداد کے دین کو چھوڑ کر ایک نیا مذہب قبول کرتے ہو واللہ جب تک اس نئے دین کو نہ چھوڑو گے کبھی رہا نہ کروں گا حضرت عثمان نے فرمایا کہ میں کبھی یہ مذہب نہ چھوڑوں گا حکم نے مجبور ہو کر آپ کو چھوڑ دیا (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۳۸)

مصعب بن عمیرؓ نے جنگ بدر میں اپنے حقیقی بھائی عبید بن عمیر کو جو مسلمانوں کا دشمن تھا قتل کر ڈالا (الریاض النضرۃ جلد ۱ صفحہ ۲۷)

صحابہ نے ایک دن تذکرہ کیا کہ اب تک قریش کے مجمع عام میں قرآن نہیں سنایا گیا عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ میں جاتا ہوں آپ نے مسجد حرام میں پہنچکر کفار مکہ کو سنا کر آواز بلند سورہ رحمٰن پڑھنا شروع کی کفار یہ دیکھکر نہایت غضب آلود ہوئے اور آپ کو مارنے لگے مگر آپ نہیں ہٹے اور برابر پڑھتے رہے ختم کرنے کے بعد واپس تشریف لائے واپسی کے وقت آپ کا بدن زخموں سے چور تھا۔ لوگوں نے کہا ہمیں اسی کا اندیشہ تھا آپ نے فرمایا کل بھی اسی طرح جانیکا قصد ہے (ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۲۹)

Marfat.com

جنگ بدر میں جس وقت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ مسلمانوں کے مقابلے کے لئے آئے اور اپنا مقابل طلب کیا تو حضرت ابوبکرؓ نے رسول اللہ سے اُنکا مقابلہ کرنیکی اجازت طلب کی (سیرت الصدیق صفحہ ۲۲)

حضرت صدیق اکبرؓ نے خالد بن الولید کو یہ نصیحت فرمائی اِحْرِصْ عَلَی الْمَوْتِ تُوْهَبْ لَكَ الْحَيٰوةُ موت کی آرزو کرو تو تم کو حیات دی جائے گی۔

(سیرت الصدیق صفحہ ۱۰۷)

شماس بن عثمان نے جنگ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنے آپ کو سپر بنا لیا یہاں تک کہ اسی حالت میں شہید ہو گئے (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۱۷۵)

بدر میں جانے کیلئے جب رسول اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا تو خیثمہ بن حارث نے اپنے بیٹے سعد سے کہا کہ ایک آدمی کو گھر میں اہل وعیال کی حفاظت کے لئے رہنا چاہیئے تو مجھے لڑائی میں جانے دو اور تم گھر میں رہو سعد نے کہا کہ اس معاملہ میں ایثار نہیں کر سکتا اور آپ کو جانے نہ دوں گا مجھے شہید ہونے کی اُمید ہے چنانچہ قرعہ ڈالا گیا تو سعد ہی کا نام نکلا اور یہ جنگ میں شریک ہوئے اور وہیں شہید ہو گئے

(طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم دوم صفحہ ۴۷)

اشاعت وحفاظت اسلام کے لئے اپنی جان اور عزیز واقربا کی قربانی کے یہ چند واقعات تھے اب مال کی قربانی کے چند واقعات بیان ہوتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت ابو بکر صدیقؓ جب اسلام لائے تو آپ کا سرمایہ چالیس ہزار درہم نقد تھا جسے وہ برابر خدمت اسلام میں صرف کرتے رہے، یہاں تک کہ پانچ ہزار رہ گئے، ہجرت کے وقت وہ بھی ساتھ لے لیا اہل و عیال کو کفار مکہ کے نرغہ میں اور خدائے ذوالجلال کی پناہ میں چھوڑ گئے (سیرۃ الصدیق صفحہ ۱۵) (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۱۲۲)

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنا پورا سرمایہ چالیس ہزار خدمت اسلام میں صرف کر دیا اور تجارت سے جو مال حاصل کیا تھا وہ اس کے علاوہ صرف کیا (ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۲۰۵)

غزوۂ تبوک کے موقع پر جب آنحضرتؐ نے سرمایہ کی تحریک کی تو حضرت صدیق نے گھر میں جو کچھ تھا سب لاکر حاضر کر دیا۔ آنحضرتؐ نے دریافت کیا کہ اہل و عیال کے لئے کیا چھوڑا۔ عرض کیا کہ بجز اللہ اور رسول کے کچھ نہیں چھوڑا (سیرت الصدیق صفحہ ۳۱)

حضرت عمر فاروقؓ نے ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ خیبر میں جو زمین ہے اس سے زیادہ عزیز اور کوئی مال مجھے نہیں ہے آپ فرمائیں تو اُسے فی سبیل اللہ دیدوں آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اصل اپنے پاس رکھو اور اُس کے منافع کو وقف کر دو چنانچہ آپؓ نے وقف فرما دیا (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۲۶۰)

تبوک کے موقعہ پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انفاق کی تحریک فرمائی تو حضرت عثمانؓ نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ سو اونٹ معہ ساز و سامان کے

Marfat.com

نذریں۔ آپ نے پھر تحریک فرمائی تو حضرت عثمان نے سو اونٹ مع ساز و سامان کے او
پیش کیے آپ نے پھر تحریک فرمائی تو حضرت عثمان نے تین سو اونٹ اور پچاس گھوڑے
اور ہزار اشرفیاں پیش کیں (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۹۱)

جب مسلمان ہجرت کرکے مدینہ آئے تو اُن کو پانی کی قلت سے تکلیف ہوئی تو حضرت
عثمان رضؓ نے بیر رومہ (کنواں) پینتیس ہزار درہم میں خرید کر کے مسلمانوں کے لئے وقف
کر دیا (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۹۲)

مسجد نبوی کے توسیع کے لئے زمین کی ضرورت ہوئی تو حضرت عثمان رضؓ نے ۲۵ ہز
میں ایک قطعہ خرید کر وقف کر دیا (الریاض النضرۃ جلد صفحہ ۹۲)

حضرت طلحہ رضؓ نے ایک دن لاکھ درہم فی سبیل اللہ دے (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۲۵
حضرت طلحہ رضؓ کے پاس مال زیادہ جمع ہوگیا تو ایک رات اپنی بی بی سے فرمایا ک
اب مال بہت زیادہ ہوگیا ہے انھوں نے جواب دیا کہ پریشانی کی کیا بات ہے راہ خد
میں دیدیجیے صبح اُٹھ کر اُنھوں نے سارا مال مسلمانوں میں تقسیم کر دیا، کل سرمایہ
چار لاکھ نقد تھا (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۱۵۷)

حضرت طلحہ رضؓ بنی تیم کے تمام مفلس اور نادار لوگوں کی پرورش کیا کرتے تھے
قرضداروں کا قرض ادا کرتے تھے اور اُن کی ہر طرح کی خبرگیری کرتے رہتے تھے۔
حضرت عبدالرحمن بن عوف نے اپنی ایک زمین چالیس ہزار دینار میں فروخت
کی اور سب روپیہ مسلمانوں میں تقسیم کر دیا (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۹۴)

Marfat.com

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے جنگ کے موقع پر پانچ سو گھوڑے اور ڈیڑھ ہزار اونٹ پیش کیے۔

حضرت عبدالرحمٰن کے پانسو اونٹ غلہ لے کر آئے۔ حضرت عبدالرحمٰن نے سب اونٹ مع تمام غلہ کے مسلمانوں میں تقسیم کر دیئے (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۹۳)

وفات کے وقت حضرت عبدالرحمٰن رضؓ نے پچاس ہزار دینار راہ خدا میں صرف کیے جانے کی وصیت کی (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۹۶)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کی عیادت کے لئے تشریف لائے تو انھوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے پاس بہت مال ہے میں چاہتا ہوں کہ وقف کر جاؤں جناب کی رائے ہو تو دو تہائی وصیت کروں؟ آنحضرت نے ارشاد فرمایا، اس قدر نہیں، پھر حضرت سعد نے عرض کیا کہ نصف؟ آپ نے فرمایا نہیں پھر حضرت سعد نے عرض کیا کہ تہائی؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں تہائی بہت کافی ہے (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۳)

حضرت علی مرتضیٰ رضؓ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ میں اب تک چالیس ہزار درہم فی سبیل اللہ صرف کر چکا ہوں (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۲۲۶)

حضرت زبیر رضؓ نے ایک زمین چھ لاکھ میں فروخت کی۔ لوگوں نے کہا کہ آپ نقصان میں رہے آپ نے فرمایا واللہ میں نقصان میں نہیں رہ سکتا میں نے سب راہ خدا

Marfat.com

میں صرف کر دیا (الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۲۷۲)

حضرت طلحہؓ نے ایک زمین سات لاکھ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ فروخت کی جب قیمت لائی گئی تو دیکھکر حضرت طلحہ نے فرمایا یہ مال اپنے پاس ہرگز نہیں رکھوں گا۔ چنانچہ رات ہی رات میں تمام مال مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۵۰)

جان و مال کی قربانی کے واقعات کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے واقعہ شہادت پر ختم کرتا ہوں جس وقت مصریوں نے مختلف وجوہ کی بنا پر حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مکان کا محاصرہ کر لیا تو اکثر صحابہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور محاصرہ کرنے والوں سے لڑائی کی اجازت طلب کی حضرت زید بن ثابت حضرت عثمانؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ انصار حاضر ہیں حکم دیجئے آپ نے کہا کہ میں قتال کی اجازت نہیں دیتا (طبقات ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۴۸)

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ نے گھر میں محصور ہونے کے دنوں میں فرمایا کہ مجھے سب سے زیادہ نفع پہنچانے والا وہ شخص ہوگا جو اپنے ہاتھ اور ہتھیار روکے رکھے (ابن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۴۹)

ابن سیرین کہتے ہیں کہ حضرت عثمان کے ساتھ اُس دن گھر میں سات سو آدمی تھے اگر وہ اُن کو لڑنے کی اجازت دیتے تو یہ لوگ باغیوں کو نکال دیتے (طبقات

Marfat.com

بن سعد جلد ۳ قسم اول صفحہ ۴۹)

سب کے جواب میں آپ نے یہی فرمایا کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تلواریں پھینکدو،
اگر میں لڑنا چاہتا تو فوجوں کو بُلا سکتا تھا، لیکن میں وہ پہلا شخص ہرگز نہیں ہونا چاہتا
جو مسلمانوں میں آپس میں قتال و خونریزی کرائے زیادہ سے زیادہ یہ لوگ میرے
جان کے خواہاں ہو سکتے ہیں میں جان دے کر مسلمانوں کو اس باہمی جنگ و
جدال کی مصیبت عظمیٰ سے ضرور بچالوں گا جس وقت آپ کے تلوار کا کاری زخم
لگا اور آپ خون میں تڑپنے لگے تو آپ بار بار فرماتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اجْمَعْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ — اے خدا امت محمد کو متحد و متفق کردے

(الریاض النضرۃ)

یہ ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بعض اخلاق و اعمال کا نہایت اجمالی
تذکرہ۔ افسوس ہے کہ ہم نے ان اخلاق و اعمال کو بالکل فراموش کردیا، دوسرے تو ان
حالات کو پیش نظر رکھکر ترقیاں کریں، اور ہم ان سے کوئی فائدہ نہ اُٹھا سکیں۔

در مجلس وصالت دریا کشند مستان
چوں دور خسرو آید مے در سبو نماند

نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کے ساتھ جب یہ اخلاق و اعمال بھی شریک ہوں تب
اسلام کے اصلی چہرہ سے نقاب اُٹھ سکتا ہے اور اسلام کا اصلی اور پورا چہرہ نظر آسکتا ہے
اور قرآن کی تعلیم پر صحیح عمل ہو سکتا ہے۔

Marfat.com

افسوس ہے ہم نے قرآن اور مذہب کے اس قدر اہم حصے بھلا دیے اور اسی لئے اس ذلت و ادبار کے عذاب میں گرفتار ہیں۔

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ	تو کیا کتاب الٰہی کی بعض باتوں کو مانتے ہو
تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ	اور بعض کو نہیں مانتے تو جو لوگ تم میں سے ایسا
يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي	کریں اس کے سوا اُن کا اور کیا بدلہ ہو سکتا ہے کہ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ	دنیا کی زندگی میں اُن کی ذلت اور رسوائی ہو اور
اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ	آخرکار قیامت کے دن بڑے سخت عذاب کی طرف لوٹا دیئے جائیں۔

مسلمانوں کو اُن کی موجودہ مہلک غلطی سے بچانے کی صرف یہ صورت ہو سکتی ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اُن اخلاق و اعمال کے مفصل حالات جو اُن میں تعلیم قرآن مجید سے پیدا ہوئے تھے کثرت سے مسلمانوں میں شائع کیے جاویں اُن کو معلوم کرنے کے بعد مسلمان صحیح طور سے سمجھیں گے کہ اسلام اور قرآن کی اصلی اور حقیقی تعلیم کیا ہے اور جب قرآن کی حقیقی تعلیم کا معیار اُن کو معلوم ہو جائیگا تو پھر وہ بہت جلد اس کا اندازہ کر سکیں گے کہ قرآن کے نام سے جو تعلیم آج شائع کی جاتی ہے وہ قرآن کی مکمل اور حقیقی تعلیم ہے یا نہیں اور پھر اُس کے بعد وہ اُس مہلک زہر سے محفوظ رہیں گے جس نے اُن کو ہلاک و برباد کر رکھا ہے۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

Marfat.com

التماس

ناظرین کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ متن کتاب میں مفصلہ ذیل مقامات کو اسطرح ترمیم کر لیں کہ

صفحہ	۳	سطر	۶	میں بجائے	"باوجود اسکے کہ"		"باوجود اس کے"
″	۵	″	۱۷	″	″	انھی	اُنھیں
″	۶	″	۴	″	″	وَسَیخ	رَسَیخ
″	۹	″	۶	″	″	الصَفَة	الصِفَة
″	″	″	۷	″	″	ہِیَ	یُحصُل فیہا
″	۱۰	″	۴	″	″	جمع کریگا	جما کر رہیگا
″	۱۱	″	۴	″	″	اجر	اور اجر
″	۲۰	″	۱۲	″	″	لو	تو
″	″	″	۱۷	″	″	کہ	کہ آخر کار
″	۲۱	″	۱	″	″	وہ	وہ بحیثیت مجموعی
″	۲۵	″	۲	″	″	کوئی	کوئی گہرا
″	۲۹	″	۸	″	″	والدنانیر	والدنانیر یقیم بہا الرجل دینہٗ ودنیاہٗ
″	۳۱	″	۹	″	″	المسکر	المنکر
″	۳۴	″	۲	″	″	رنیت	زینت
″	۵۸	″	۱۲	″	″	کامل ابن اثیر	کامل ابن اثیر و الفاروق
″	۸۷	″	۱۰	″	″	وقا	وفا
″	۱۱۱	″	۱۶	″	″	اتفاق	الفاق

پڑھیں۔

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com